علامہ کیفی اکیڈمی "سدھارتھ نگر یوپی کی انقلابی آواز، مسلکِ اعلیٰ حضرت اور مشربِ صدر الافاضل کا سچا ترجمان"

سالنامہ

رضا نگر متھنا

خزائن العرفان

کا

تاج الشریعہ خصوصی شمارہ

اہلِ سنن کی آنکھ کا تارا چلا گیا
احمد رضا کا راج دلارا چلا گیا



ایڈیٹر

ازہر القادری

"کچھ لوگ کہتے ہیں کہ حضور تاج الشریعہ کے جنازے میں لاکھ ڈیڑھ لاکھ کا مجمع تھا: میں کہتا ہوں ارے میاں! اتنی تعداد تو صرف ان کے حاسدین وہاں آئے تھے۔ اس کے علاوہ جو تعداد تھی وہ شمار میں ہی نہیں آئی۔ بے شمار تعداد تھی، کوئی تعداد کو گن ہی نہیں سکتا، بریلی شریف کے چپہ چپہ پر سر ہی سر نظر آتے تھے۔"

رفیقِ ملت حضور سید نجیب میاں صاحب قبلہ۔ بموقع عرس سیدنا شاہ فضل اللہ قادری قدس سرہٗ کالپی شریف ۲۹ جولائی ۲۰۱۸ء

اشاعت بتعاونِ خاص

عالی جناب الحاج سیٹھ محمد ہاشم خان صاحب

ناظمِ اعلیٰ جامعہ اہلِ سنت امداد العلوم، متھنا کھنڈسری، سدھارتھ نگر، یوپی، انڈیا

رابطہ نمبر +919920777550

بیادگار: صدر الافاضل حضرت علامہ الحاج الشاہ سید محمد نعیم الدین مراد آبادی، قدس سرہ الہادی

سال نامہ خزائن العرفان رضا نگر مٹھنا

کا

''تاج الشریعہ خصوصی شمارہ'' بموقع: عرس چہلم

بظل نورانی

شمس الاساتذہ، علامہ مفتی زین العابدین شمسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

سابق صدر المدرسین جامعہ مٹھنا

بتائید روحانی

مفکر ملت، علامہ حکیم شاہ محمد قادری کیفی بستوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

سابق نائب صدر المدرسین جامعہ مٹھنا

مدیر اعلیٰ	نائب مدیر	مدیر مسئول	مدیر منتظم
ازہر القادری	شفیق اللہ نظامی	محمد طیب علیمی	شعلہ گونڈوی

جنوری ۲۰۱۹ء تا دسمبر ۲۰۱۹ء

جلد نمبر: ۱ شمارہ نمبر: ۱ قیمت: ۵۰

YEARLY

KHAZAAINUL IRFAN

"ALLAMA KAIFI ACADEMY"

Tenwwan Grant Road, Raza nagar, Matehna
P.O.Khandsari, Distt: Siddharth Nagar (U.P.) India-272192
Mob:9559494786, 9451207213, 9450387786
Email.kalamahmad926@gmail.com

مراسلت وترسیل زر کا پتہ

دفتر سال نامہ ''خزائن العرفان'' ٹینواں گرانٹ روڈ، رضا نگر مٹھنا،
پوسٹ کھنڈسری ضلع سدھارتھ نگر (یو۔پی) انڈیا۔272192

ایڈیٹر ازہر القادری نے الحاج محمد قاسم اشرفی مینیجر مکتبہ قادریہ اٹوا بازار کی معرفت دہلی سے چھپوا کر دفتر سال نامہ ''خزائن العرفان'' رضا نگر مٹھنا سے شائع کیا۔

بساط مضامین

انتساب

وارث علوم رضا، جانشین مفتی اعظم ہند، پرتوِ حجۃ الاسلام، شہزادۂ مفسر اعظم، نور چشم خانوادۂ رضویہ،

قاضی القضاۃ فی الہند، تاج الشریعہ، حضرت علامہ الحاج الشاہ

مفتی محمد اختر رضا خان ازہری

سقی اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ

بانی:۔ مرکز الدراسات الاسلامیہ ''جامعۃ الرضا'' سی بی گنج بریلی شریف یوپی الہند

------------ کے نام ------------

ہدیۂ تبریک

ببارگاہ:۔ نمونۂ سلف، عمدۃ الخلف، صاحب جاہ وحشم، معدن وجود وکرم، مخزن علم وحکم استاذ العلماء، مرجع الفضلاء،

شمس الاساتذہ، جامع معقول ومنقول، حضرت علامہ الحاج الشاہ

مفتی زین العابدین شمسی رضوی

سابق صدر المدرسین جامعہ اہل سنت امداد العلوم مٹھنا، کھنڈسری، سدھارتھ نگر، یوپی

------- **نذر عقیدت** -------

بحضور: مفکر ملت، ممتاز الادباء، استاذ الاساتذہ، صاحب تصانیف

حضرت علامہ **شاہ محمد قادری کیفی بستوی** نور اللہ مرقدہ

سابق نائب صدر المدرسین جامعہ اہل سنت امداد العلوم مٹھنا، کھنڈسری، سدھارتھ نگر، یوپی

گر قبول افتد زہے عز وشرف

_____ ازہر القادری

نبی مختار کل ہیں جس کو جو چاہیں عطا کردیں

نعت پاک، صاحب لولاک ﷺ ۔۔۔

کلام: حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ

جہاں بانی عطا کردیں بھری جنت ہبہ کردیں
نبی مختار کل ہیں جس کو جو چاہیں عطا کردیں

جہاں میں ان کی چلتی ہے وہ دم کیا سے کیا کردیں
زمیں کو آسماں کردیں ثریا کو ثرا کردیں

فضا میں اڑنے والے یوں نہ اترائیں ندا کردیں
وہ جب چاہیں، جسے چاہیں، اسے فرماں روا کردیں

مری مشکل کو یوں آساں مرے مشکل کشا کردیں
ہر اک موج بلا کو میرے مولیٰ نا خدا کردیں

منور میری آنکھوں کو مرے شمس الضحیٰ کردیں
غموں کی دھوپ میں وہ سایۂ زلف دوتا کردیں

عطا ہو بے خودی مجھ کو خودی میری ہوا کردیں
مجھے یوں اپنی الفت میں مرے مولیٰ فنا کردیں

جہاں میں عام پیغام شہ احمد رضا کردیں
پلٹ کر پیچھے دیکھیں پھر سے تجدید وفا کردیں

نبی سے جو ہو بیگانہ اسے دل سے جدا کردیں
پدر مادر برادر مال وجاں ان پر فدا کردیں

تبسم سے گماں گزرے شب تاریک پر دن کا
ضیاے رخ سے دیواروں کو روشن آئینہ کردیں

کسی کو وہ ہنساتے ہیں کسی کو وہ رلاتے ہیں
وہ یوں ہی آزماتے ہیں وہ اب تو فیصلہ کردیں

گل طیبہ میں مل جاؤں گلوں میں مل کے کھل جاؤں
حیات جاودانی سے مجھے یوں آشنا کردیں

انہیں منظور ہے جب تک یہ دور آزمائش ہے
نہ چاہیں تو ابھی وہ ختم دور ابتلا کردیں

سگ آوارۂ صحرا سے اکتا سی گئی دنیا
بچاؤ اب زمانے کا سگان مصطفیٰ کردیں

مجھے کیا فکر ہو اختر مرے یاور ہیں وہ یاور
بلاؤں کو جو میری خود گرفتار بلا کردیں

☆☆☆

چل دیے تم آنکھ میں اشکوں کا دریا چھوڑ کر

منقبت: درشان حضور مفتی اعظم ہند

کلام: حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ

چل دیے تم آنکھ میں اشکوں کا دریا چھوڑ کر
رنج فرقت کا ہر اک سینہ میں شعلہ چھوڑ کر

لذت مے لے گیا وہ جام و مینا چھوڑ کر — میرا ساقی چل دیا خود مے کو تشنہ چھوڑ کر
ہر جگر میں درد اپنا میٹھا میٹھا چھوڑ کر — چل دیے وہ دل میں اپنا نقش والا چھوڑ کر
جامۂ مشکیں لیے عرش معلیٰ چھوڑ کر — فرش پر آئے فرشتے بزم بالا چھوڑ کر
عالم بالا میں ہر سو مرحبا کی گونج تھی — چل دیے جب تم زمانے بھر کو سونا چھوڑ کر
موت عالم سے بندھی ہے موت عالم بے گماں — روح عالم چل دیا عالم کو مردہ چھوڑ کر
متقی بن کر دکھائے اس زمانے میں کوئی — ایک میرے مفتی اعظم کا تقویٰ چھوڑ کر
خواب میں آکر دکھاؤ ہم کو بھی اے جاں کبھی — کون سی دنیا بسائی تم نے دنیا چھوڑ کر
ایک تم دنیا میں رہ کر تارک دنیا رہے — رہ کے دنیا میں دکھائے کون دنیا چھوڑ کر
اس کا اے شاہ زمن سارا زمانہ ہو گیا — جو تمہارا ہو گیا سارا زمانہ چھوڑ کر
رہنمائے راہ جنت ہے تیرا نقش قدم — راہ جنت طے نہ ہوگی تیرا رستہ چھوڑ کر
مثل گردوں سایۂ دست کرم ہے آج بھی — کون کہتا ہے گئے وہ بے سہارا چھوڑ کر

ہو سکے تو دیکھ اختر باغ جنت میں اسے
وہ گیا تاروں سے آگے آشیانہ چھوڑ کر

☆☆☆

”کون کہتا ہے گئے وہ بے سہارا چھوڑ کر“

منقبت: درشان حضور تاج الشریعہ

کلام: ازہر القادری، جامعہ متھنا

غم زدہ ،غم خوردہ و روتا بلکتا چھوڑ کر
چل دیے تاج الشریعہ ہم کو تنہا چھوڑ کر

اعلیٰ حضرت مفتی اعظم کے گلشن کی بہار
ہوگئی افسوس رخصت! آشیانہ چھوڑکر

عاشقوں کی بھیڑ میں دولہا کے جیسا کروفر
حاسدوں کو چل دیے حیرت میں تکتا چھوڑکر

کس کی شامت تھی؟ کہ آتا سامنے اس شیر کے
دُم دبائے بھاگتا ہر ایک رستہ چھوڑکر

دل سے شیدا ہوگیا وہ جس نے دیکھا اک نظر
حاسدوں کو کیا ملا؟ ان کا کف پا چھوڑکر

آپ کا علمی تبحر دیکھ کر اہل عرب
بول اٹھے جینا عبث ہے ان کا پایا چھوڑکر

آپ کی ہر ہر ادا سے سنتیں تھیں آشکار
ہے بدل! کوئی ؟ کہیں؟ گزرا زمانہ چھوڑکر

آپ کی شان فقیہانہ کے سب ہیں معترف
ہے کسی کی شان یہ؟ رضوی گھرانا چھوڑکر

مفتی اعظم کی نگہ ناز کا فیضان ہے
آگئی دنیا بریلی میں زمانہ چھوڑکر

پرتو احمد رضا ہے شان اقدس سے عیاں
دنیا میں جیتے رہے، انبار دنیا چھوڑ کر

”والـلـذين جاهدوا“ کی بن کے تفسیر مبیں
قتل باطل کا کیا سر، دوستانہ چھوڑ کر

چھوڑا ہے عسجد میاں کو اہل سنت کے لیے
”کون کہتا ہے گئے وہ بے سہارا چھوڑ کر“

منزل مقصود پاسکتے نہیں ! ازہؔر کبھی
ان کے جلوؤں کی تجلی، ان کا سایہ چھوڑ کر

☆☆☆

ابتدائیہ

’’چل دیے تم آنکھ میں اشکوں کا دریا چھوڑ کر‘‘

از ہرالقادری

عدیم النظیر ---فقید المثال---نابغۂ روزگار---یگانۂ وقت---یکتائے زمانہ---وحید دہر---فرید عصر---رازی زماں---غزالی دوراں---جلیل القدر---ہر دل عزیز---مرکز عقیدت---آبروئے اہل سنت---فخر سنیت---نازش علم وحکمت---سراپا استقامت---پیکر عزیمت---ناصر دین وملت---بحر علم ومعرفت---صاحب کشف وکرامت---مصدر رشدوہدایت---مخزن خلوص وللہیت---رہبر شریعت وطریقت---پاسبان شان الوہیت---محافظ ناموس رسالت--- جامع الفت ومحبت---سراج بزم عزیمت---نیر برج ولایت---واقف سر شریعت---میر بزم اصفیا---عبقری الشرق---صاحب زہدوورع---حامل صدق وصفا---رقیق القلب---قوی الحافظہ---ذکی الطبع---وسیع المطالع---کثیر المعلومات---دقیق النظر---عظیم المرتبت---صاحب طرز مصنف---فی البدیہ شاعر---باکمال سخن ور---صاحب رعب ووجاہت --- صدرالعلماء---شیخ العلماء---ملک لعلماء--- بدرالعلماء،--- خیرالاذکیاء---ممتازالعلماء---فقیہ اسلام---تاج الاسلام --- مفکر اسلام---فقیہ ملت---فقیہ النفس---فقیہ اعظم--- رئیس الفقہاء---سراج السالکین--- قدوۃ الواصلین --- نورالعارفین---شمس العابدین--- قمرالساجدین---صدرالمفتیین---سندالمحققین---ملک المحدثین---راس المفکرین--- قدوۃ العلما--- افضل الکملاء---مرجع الفضلاء---اعظم المشائخ فی العصر---عارف باللہ---فنافی الرسول---مرشد برحق---پیراجل---ع---

ایسے گئے کہ سب کو رلا کر چلے گئے!

ژرف نگاہی---فکر کی بالیدگی---علم کی بلندی---فقہی بصیرت---علمی ثقاہت---فنی لیاقت---ادبی نزاکت---تنقیدی صلاحیت---تقویٰ و طہارت--- عظمت ورفعت---شان لطافت---شوکت وسطوت---عزت وشہرت---بصارت وبصیرت---خوف وخشیت---شریعت وطریقت---مہبط انوار قدسی--- مورد فیض ازل---روح تصوف---میزان شریعت ---اخلاق وکردار---تبلیغ وارشاد---عبادت وریاضت---عفوودرگزر---علم وعمل---فکروفن---علم و دانش---تدبر وتفکر ---توکل واستغنا---اخلاص وتصوف---سلوک واحسان---مروت و مودت---شرافت ونجابت--- صبروقناعت --- آدمیت وانسانیت---رأفت ورحمت---جودو سخاوت---بحث

وتمحیص۔۔۔تعلیم و تربیت۔۔۔محاسن ومحامد۔۔۔فہم وذکا۔۔۔ وسعت نظر۔۔۔قوت حفظ واتقان۔۔۔حق گوئی و بے باکی۔۔۔جودت طبع۔۔۔حذاقت ومہارت۔۔۔دیدہ وری۔۔۔قوت زبان و قلم۔۔۔ فضائل وکمالات۔۔۔سیرت وصورت۔۔۔تدین وتقویٰ۔۔۔متانت وسنجیدگی۔۔۔طاعت وبندگی۔۔۔ایثاروہم دردی۔۔۔ عشق و وفا۔۔۔ ایقان واذعان۔۔۔بینائی و دانائی۔۔۔صداقت وراست بازی۔۔۔امانت ودیانت۔۔۔غیرت وحمیت۔۔۔تہذیب وتمدن۔۔۔نورونکہت۔۔۔سخن سنجیاں۔۔۔نکتہ آفرینیاں۔۔۔ تعلیمی موشگافیاں۔۔۔خطابت کی جولانیاں۔۔۔منابع فکر۔۔۔معادن ذوق۔۔۔تصلب فی الدین۔۔۔اور۔۔۔استقامت علی الشرع کے جامع۔۔۔ع ۔۔۔

ایسے گئے کہ سب کورلا کر چلے گئے

دینی سمجھ۔۔۔علمی رمق۔۔۔فکری کمک۔۔۔تعلیمی چمک۔۔۔تربیتی دمک۔۔۔تدریسی مہک۔۔۔تبلیغی لچک۔۔۔فلاحی سوچ۔۔۔اصلاحی نظریہ۔۔۔تصنیفی کارنامے۔۔۔تالیفی جواہر پارے۔۔۔فقہی بصیرتیں۔۔۔تحقیقی قوتیں۔۔۔تنظیمی صلاحیتیں۔۔۔ملی درد۔۔۔سماجی تڑپ۔۔۔روحانی تواریخ۔۔۔تحریری نظم۔۔۔تقریری بزم۔۔۔ملکی خیر خواہی۔۔۔غیر ملکی بہی خواہی۔۔۔اپنے چھپن انچ کے سینے میں لیے۔۔۔ع۔۔۔

ایسے گئے کہ سب کورلا کر چلے گئے!

☆☆☆

اظہار حقیقت

قارئین کرام! سال نامہ ''خزائن العرفان'' رضا نگر مٹہنا کی اشاعت جنوری ۲۰۱۹ء تا دسمبر ۲۰۱۹ء سے متعلق تھی، لیکن حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کے تعلق سے ''خصوصی شمارہ'' نکالنے کی وجہ سے اس کی اشاعت ماہ اگست ۲۰۱۸ء ہی میں ہورہی ہے! جبکہ اندرون صفحات مذکورہ میعاد ہی درج ہے۔ آئندہ اسی پر عمل ہوگا! ان شاءاللہ!

اداریہ

چند حروف! کتابِ حیات سے

حضرت علامہ قاری عبد الرحمٰن خان قادری،
ایڈیٹر ماہ نامہ ''اعلیٰ حضرت'' بریلی شریف

دور حاضر میں تاج الشریعہ کا کوئی جواب نہیں۔ علم وعمل، تصنیف وتالیف، بیعت وارشاد، تقویٰ و پرہیز گاری، مقبولیت عوام و خواص اور صورت وکردار میں وہ اپنی مثال آپ ہیں۔ علم وفضل، حکمت ودانائی، فتویٰ نویسی، شعر وسخن اور اردو وعربی نثر نگاری گویا کسی بھی لحاظ سے انہیں دیکھیے وہ اپنے اوصاف وکمالات میں اپنے عہد کے یکتا و یگانہ نظر آئیں گے۔ عربی، انگلش اور اردو میں، نہایت اہم موضوعات پر انتہائی تحقیقی، مستند اور قابل اتباع کتابیں لکھنا آپ ہی کا حق وحصہ ہے۔ فتویٰ نویسی میں احتیاط، دور اندیشی اور شانِ فقاہت کا یہ عالم کہ حضور مفتی اعظم ہند کی یاد تازہ ہوجائے۔ شاعری میں بھی آپ یکتا روزگار رہیں۔ قادر الکلام اور برجستہ شعر گوئی پر آپ کو ملکہ حاصل ہے۔ یہ وصف تو آپ کا موروثی اور آبائی ہے۔ چلتے پھرتے نہایت آسانی سے شعر کہنا اپنے خیالات کو نہایت عمدگی کے ساتھ شاعری کا جامہ پہنانا اور اپنے کلام بلاغت نظام کو محاسنِ شاعری اور صنعاتِ ادب سے مرصع کرنا آپ کے لیے معمولی کام اور ادنیٰ سا کارنامہ ہے۔ اہل ذوق ''سفینۂ بخشش'' کا مطالعہ کریں، عشق وادب، فنی محاسن، وارداتِ قلب اور حسنِ عروض کے چمن زارِ پُر بہار کی فرحت بخش فضاؤں میں سیر کریں گے۔

آپ جس طرف کا رخ کرلیں۔ جس شہر میں گزر جائیں، جس علاقے پر قدم رنجہ فرمادیں۔ مسلکِ اعلیٰ حضرت کی دھوم مچ جائے۔ لوگ پروانہ وار آپ پر فدا ہونے کے لیے تیار ہوجائیں۔ آپ کے رخ زیبا کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے عاشقوں کا جمّ غفیر امنڈ پڑے۔ آپ کی آمد سے پہلے خواہ کتنے ہی چراغ روشن ہوں اس نیّر تاباں کے طلوع ہوتے ہی سب ماند پڑ جائیں۔ اور سب اسی کے جلووں میں گم ہوجائیں۔

ایں سعادت بزور بازو نیست تانہ بخشد خدائے بخشندہ

آپ کے خلفا کی تعداد درجنوں میں نہیں بلکہ سینکڑوں میں ہے، آپ کے مریدین کی تعداد لاکھوں میں نہیں بلکہ کروڑوں میں ہے، وہ رہبر سنیت ہیں۔ شمع بزم رضویت ہیں ''الولد سر لابیہ'' کے تحت آپ نے جد کریم اعلیٰ حضرت، حضور حجۃ الاسلام، حضور مفتی اعظم ہند اور جیلانی میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے علوم ومعارف کے سچے وارث وعکس جمیل ہیں۔ آپ کا علم دیکھ کر آپ کے بزرگون کا علم یاد آجاتا ہے۔ آپ کی کتابوں میں حضور مفتی اعظم ہند کی بے مثال فقاہت کا نور جھلکتا ہے، آپ کے فتاویٰ کمالِ احتیاط اور تحقیق عمیق میں حضور مفتی اعظم کا آئینہ نظر آتے ہیں۔ آپ جس موضوع پر قلم اٹھاتے ہیں تحقیق کے دریا بہادیتے ہیں، کوئی سوال تشنۂ جواب نہیں چھوڑتے، معترض کو شافی جواب سے مطمئن کردینا، ہر گوشے پر اپنی شانِ فقاہت کے پرچم لہرادینا آپ کا موروثی ملکہ وحق ہے۔

آپ کے توسل سے اہل عقیدت اعلیٰ حضرت اور مفتی اعظم کا روحانی فیض حاصل کرتے ہیں، آپ کی بہت سی کرامات بھی

آپ کے حلقۂ ارادت میں مشہور و معروف ہیں۔ آپ کے دست حق پرست پر اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد بھی خاصی ہے۔ آپ نے اسلام و سنیت کی تبلیغ کے لیے جتنے ملکوں کے دورے کیے ہیں شاید کسی اور شیخ طریقت نے کیا ہو۔ دور دراز ملکوں میں سنیت کے جتنے چراغ آپ نے روشن کیے ہیں شاید کسی نے کیا ہو۔ بریلی شریف میں دینی درسگاہ جامعۃ الرضا، ہر علاقے میں آپ کے باعمل خلفا، آپ کے پسر مسعود، حضرت مولانا عسجد رضا خاں قادری اور ہند و بیرون ہند میں سینکڑوں جامعات و مساجد اور دینی ادارے، درجنوں پُر تحقیق کتابیں اور ہزاروں آپ کے معتبر و مستند فتاویٰ آپ کی سچی یادگار ہیں ۔

اسی چراغ کی نورانیت ہے چاروں طرف　　　اسی چراغ سے روشن ہیں بام و در میرے

اپنے عہد کی بے مثال شخصیت: حضور تاج الشریعہ کے دور میں علما و فضلا اور مشائخ و سجادگان تو بہت دیکھے مگر آپ جیسا نہیں دیکھا، آپ اپنے عہد میں اپنی مثال آپ ہیں۔ عربی زبان و بیان پر مہارت تامہ کے ساتھ ساتھ فارسی اور انگریزی زبانوں پر بھی آپ کو کامل عبور حاصل تھا۔ جب انگریزی میں تقریر فرماتے تو انگلش گرامر کی پوری رعایت و پاسداری کا جو ہر نمایاں رہتا، انگریزی داں سامعین آپ کی تقریر انگریزی میں سُن کر حیرت زدہ و ششدر رہ جاتے۔ اور جب آپ عربی ادب کا مظاہرہ کرتے یعنی عربی زبان میں بیان فرماتے تو بڑے سے بڑا عربی داں آپ کی زبان و ادب، فصاحت و بلاغت اور لہجے کی شستگی کے سامنے پست نظر آتا۔ عربی نثر نگاری میں بھی آپ کا جواب نہیں اور اس سے بھی بڑی بات یہ ہے کہ عربی ادب میں شاعری کرنا نہایت دشوار مرحلہ ہے، مگر آپ عربی شاعری میں بھی کہنہ مشق استاذ نظر آتے ہیں۔ آپ کا عربی کلام پڑھنے اور سمجھنے کے بعد ایسا لگتا ہے کہ جیسے فنِ عروض اور ادبی محاسن آپ کے لبوں کا بوسہ لیتے ہوں۔ علما و مشائخ اور صاحبان زبان و ادب تو بہت دیکھے مگر اتنی خوبیوں اور اتنے علوم و فنون کا جامع کہاں؟ جو درسِ حدیث عطا کرے تو بڑے بڑے محدثین اس کی شاگردی پر ناز کریں، قرآن کی تفسیر بیان کرے تو علوم و معارف کے چشمے ابلتے نظر آئیں۔ جو خاموش بھی رہے تو تبلیغ و ارشاد کے گلشن لہلہا اٹھیں، مسند وعظ و بیان پر متمکن ہو تو لوگ اس کے قدموں پر متاع دل قربان کریں۔ اور فصاحت و بلاغت اس کے مقدس لبوں کا بوسہ لے، بہت سے لوگوں کی تقاریر سے وہ کام نہیں ہوتا جو اس کی موجودگی اور خاموشی سے انجام پا جاتا ہے۔ بڑے بڑے دانش وران، عقلا اور ارباب علم و حکمت اس کی ''ذات والا صفات'' اور اس کی دینی و مسلکی خدمات دیکھ کر یہ کہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ ۔

ایسا کہاں سے لاؤں کہ تجھ سا کہوں جسے　　　عکسِ حیاتِ مفتیِ اعظم ہے تیری ذات

جلوس جنازہ: ۲۰ رجولائی ۲۰۱۸ء جمعہ کی اذانِ مغرب رضا مسجد میں گونج رہی ہے۔ حضرت تاج الشریعہ اپنے دولت کدہ میں اذان کے کلمات دہرا رہے ہیں نماز کے لیے تیار ہیں باوضو بھی ہیں اور باہوش و حواس بھی۔ نہ چہرے پر کوئی حزن و ملال کی لکیر، نہ بظاہر کسی پریشانی و بے چینی کا آثار۔ پیشانی سے سکون و اطمینان کے آثار نمایاں، رُخِ زیبا ہشاش بشاش۔ اذان کے کلمات دہراتے رہے۔ اللہ کی مرضی کہ اذان ختم ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کی حیات کے لمحات بھی تمام ہو گئے۔ اور آپ نے اللہ اکبر اللہ اکبر۔ اشھد ان محمد رسول اللہ، لا الہ الا اللہ۔ کی دل آویز اور جان بخش صداؤں کے سائے اپنے خدا و رسول کی وحدانیت و رسالت کا

اعلان کرتے ہوئے اپنی جان، جاں آفریں کے سپرد کردی اور اس دار ناپائیدار سے دارِ سکون وقرار کی طرف کوچ فرمایا۔ دیکھتے ہی دیکھتے آپ کا یہ شعر فضا میں رقص کرنے لگا۔

دیکھنے والوں جی بھر کے دیکھو ہمیں　　　　پھر نہ کہنا کہ اختر میاں چل دیے

چند لمحوں میں یہ خبر ساری دنیا میں پھیل گئی۔ اور سارا ماحول سوگوار ہوگیا۔ فضا پر اُداسی چھا گئی۔ ہر چہرہ اُتر گیا، ہر دل مرجھا گیا۔ ہر آنکھ نم ناک ہوگئی، لوگ شہر بریلی کی طرف دوڑ پڑے۔ رات ہی میں سوداگران کی گلیاں فُل، سوگواروں کے ہجوم کا عالم نہ پوچھو۔ اُن کے چہرۂ پُر ضیا کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے ہر دل بے چین و بے قرار۔ زائرین کی لمبی لمبی لائنیں۔ کوئی رو رہا ہے، کوئی سسکیاں بھر رہا ہے۔ کوئی اُن کے ذکر سے دل کو تسکین دے رہا ہے۔ کوئی اُن کی یادوں کے سمندر میں ڈوبا ہوا ہے۔ کوئی خاموش تصویرِ حیرت بنا کھڑا ہے۔ کوئی درود پاک اور کلمۂ طیبہ پڑھنے میں مصروف ہے۔

سبحان اللہ! عقیدت ہو تو ایسی کہ اُن کی یادوں میں ڈوب کر اُن کے رُخِ زیباں کی زیارت کے شوق میں ۶/۶ گھنٹے لائن میں لگے رہے، گرمی بھی پورے شباب پر، پسینہ بہہ رہا ہے۔ کپڑے پسینے سے تر بہ تر ہیں، مگر پروا نہیں، آخر کئی گھنٹوں کی سخت مشقت کے بعد کہیں زیارت کا موقع نصیب ہو رہا ہے، وہ بھی چلتے چلتے۔ رکنے کا موقع نہیں ورنہ کثرت ہجوم سے انتظام بدنظمی کا شکار ہو جائے گا!!!۔ لوگ لمبی لمبی لائنوں میں لگے ہوئے ہیں۔ عورتوں کی لائن الگ ہے۔ اللہ کی شان کہ بارش آگئی، تیز موسلادھار بارش میں بھی لوگ لائن میں لگے رہے۔ اوپر سے تیز برسات، نیچے روڈ پر سیلاب ہی سیلاب، کمر کمر تک پانی، جس میں لوگ گھنٹوں کھڑے رہے! اور پانی کی تیز رفتاری کا یہ عالم کہ اگر کوئی بچہ گر جائے تو سنبھلنا مشکل۔ پانی کے تیز ریلے میں نہ جانے کہاں تک بہتا چلا جائے، پانی میں بھیگنے اور گھنٹوں کمر کمر تک پانی میں کھڑے رہنے کی کوئی پروا نہیں مرشد کا دیدار ہو جائے تو ساری محنت وصول!۔

میری جاں سختیاں جھیلیں ہیں تو پایا ہے تجھے　　　　اک نظر دیکھ لے کہ دِل کو قرار آجائے
تیرا پھیرا ہو مرے صحنِ دلِ پُرغم میں　　　　میری سوکھی ہوئی کھیتی میں بہار آجائے

اُن کی موت ایسی کہ زندگی کو رشک آئے، خبرِ موت پھیلتے ہی دنیا سوگوار، در و دیوار اداس اداس، فضا خاموش خاموش، ہر طرف ایک سکتے کا عالم، ہر شخص غمزدہ غمزدہ، ہر انجمن سونی سونی، ہر ادارہ رنجیدہ رنجیدہ، یہ کوئی معمولی حادثہ نہیں ایک زبردست عالم دین اور قاضی شرع متین بلکہ دنیا کی سب سے بڑی علمی شخصیت نے دنیا سے منہ موڑا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گلشن سنیت کی رونق اُڑ گئی۔ اہل سنن کے دل مرجھا گئے۔ اور فضا پکار اٹھی۔

رنگِ بہار اُڑ گیا چھائی اُداسیاں　　　　تم کیا گئے کہ رونقِ محفل چلی گئی

جلوسِ جنازہ میں کثرتِ زائرین کا یہ عالم کہ بریلی کے گوشے گوشے میں سوگوار ہی سوگوار، کوئی میدان ایسا نہیں کہ اس میں یہ تمام اہل عقیدت سما سکیں اسلامیہ انٹر کالج کا وسیع و عریض میدان بھی اس کثرت ہجوم کو دیکھ کر اپنی تنگ دامانی اور تہی دستی کا اعتراف کر رہا تھا۔ ہر کالج، ہر میدان، ہر اسپتال، ہر ہوٹل، ہر اسکول، ہر روڈ پر، بس اُنھیں کے دیوانوں کی بھیڑ۔ سارے شہر میں جہاں دیکھیے

اُنھیں کے سوگواروں کا جم غفیر، کوئی ۲۰ رلاکھ بتا رہا ہے، کوئی ۳۰ رلاکھ، کوئی ۴۰ رلاکھ بتا رہا ہے تو کوئی 50 لاکھ! سچائی یہ ہے کہ بریلی کی سرزمین نے اپنی تاریخ میں آج تک کبھی اتنی بھیڑ اور اتنے افراد کا جم غفیر نہیں دیکھا۔ ہر سال عرس رضوی کے موقع پر اسلامیہ انٹر کالج اور بریلی شریف میں لاکھوں زائرین حاضر ہوتے ہیں مگر ایک اندازے کے مطابق اس سے بھی زیادہ اس جلوسِ جنازہ میں ہجوم تھا۔ انسان ہجوم کا اندازہ تو کسی نہ کسی طرح لگایا جاسکتا ہے مگر اس جنازے میں جو دیگر مخلوقات کی کثرت تھی، اس کا اندازہ کون لگائے؟ ۴۰ رنیک مسلمانوں کی جماعت میں ایک ولی ہوتا ہے، یہاں تو لاکھوں لاکھ مسلمان تھے، کتنے صالحین، کتنے عرفا، کتنے صوفیا، کتنے درویش اور کتنے اللہ والے اس جلوس جنازہ میں شامل ہوئے ہوں گے!۔ اگر کوئی تعداد کا پیمانہ ہو تو بتایا جائے؟ وہاں تو ہر طرف سوگوار ہی سوگوار، ہر طرف اُن کے دیوانے ہی دیوانے، اتنی زبردست بھیڑ کا ہر طرف سے سمٹ آنا اُن کی کرامت نہیں تو اور کیا ہے؟ اور یہ بھی یقیناً کرامت ہی ہے کہ اتنا ازدحام اور جم غفیر ہونے کے باوجود کوئی حادثہ نہیں۔ اُن کی موت نے وہ کام کردیا جو لوگوں کی زندگیاں نہیں کرپاتیں۔ کفار کے دلوں پر اسلامی ہیبت چھاگئی، دیوبندیت یہ نظارہ دیکھ کر لرزہ براندام ہوگئی، کتنے حاسدین نے توبہ کی اور اقرار کیا کہ ہم غلطی پر تھے آج ہم اپنی غلطی پر نادم ہیں۔ وہ حق پرست تھے حق پر قائم تھے اُن کا جنازہ اُن کی حقانیت کی واضح دلیل ہے۔

اختر قادری خلد میں چل دیا　　　خلد وا ہے ہر اک قادری کے لیے

چند یاد داشتیں: ۱۹۸۲ء میں اجمیر معلیٰ بیت النور میں رضویوں اور مداریوں کے مابین مناظرہ ہوا۔ مداریوں کی کتابوں میں کثرت سے غیر اسلامی عبارات موجود ہیں نیز یہ طبقہ سرکار غوث اعظم کی سیادت وسرداری کا منکر اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا و مفتی اعظم کی فضیلت وعظمت اور خدمات دینیہ کا شدید مخالف ہے۔ مداریوں کی غیر اسلامی عبارات پر مناظرہ طے ہوگیا۔ رضویوں کی جانب سے حضرت مولانا الحاج محمد مختار احمد صاحب قادری اور مداریوں کی جانب سے ڈاکٹر مرغوب عالم مداری مناظر منتخب ہوئے۔ مداریہ نے ثالثی کے لیے سید ہاشمی میاں صاحب کچھوچھوی کا نام پیش کیا جسے رضویوں نے تسلیم کرلیا۔ فریقین اپنے اپنے نمائندوں اور احباب کے ساتھ اجمیر شریف حاضر ہوگئے۔ اس سلسلے میں خلیفہ مفتی اعظم الحاج محمد غوث خاں صاحب حامدی بریلوی پیش پیش تھے۔ حضور تاج الشریعہ۔ سید ہاشمی میاں صاحب اور اُن کے برادر اکبر سید مدنی میں صاحب، مولانا مختار احمد صاحب، حاجی محمد غوث خاں صاحب، راقم الحروف گدائے قادری (عبدالرحمٰن خان) اور مرادآبادی مولوی انتخاب قدیری اجمیر شریف میں حاضر ہیں۔ مناظرہ کا دن آیا۔ حضرت تاج الشریعہ نے بعض وجوہ کی بنا پر مناظرہ گاہ میں جانے سے انکار کردیا۔ اب بڑی بے چینی اور فکر و تشویش کا عالم۔ انتخاب قدیری اس وقت تک راہِ حق وصواب پر گامزن تھے۔ مداریوں کے خلاف تقریریں کرنا، اُن کی غیر اسلامی عبارتوں پر ان کا محاصرہ کرنا، مداریوں کی گمراہی اور ان کی مخالفت پر اُن کو للکارنا انتخاب قدیری کا حسین مشغلہ تھا۔ مداری بھی انتخاب قدیری سے سخت خائف ولرزہ براندام تھے۔ انتخاب قدیری نے بھی حضرت تاج الشریعہ کی خوشامد کی اور مناظرہ گاہ میں تشریف لے جانے کی بار بار نہایت ادب واحترام کے ساتھ گزارش کی۔ حضور مناظرہ میں آپ کا جانا ضروری ہے۔ آپ کے بغیر مناظرہ نہیں ہوسکتا۔ ہم آپ کے سپاہی ہیں بغیر حاکم سپہ سالار کے نہیں جاسکتے۔ خیر حضرت راضی ہوگئے۔ اور اسی موقع پر حضرت نے راقم الحروف

اور حاجی محمد غوث خاں صاحب سے فرمایا ''اس انتخاب کا کوئی بھروسہ نہیں۔ آج حامی ہے کل مخالف بھی ہوسکتا ہے اس کی باتوں میں مت آنا مجھے یہ ٹھیک نہیں لگتا''۔ (حقیقت حال: ''ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے'')

بیت النور میں مناظرہ ہوا۔ اور مداری مناظر کی جہالت و لاعلمی بھی خوب خوب ظاہر ہوئی۔ جہاں فارسی کی کتاب میں ''او می گوید'' لکھا ہوتا وہاں مداری مناظر ''آدمی گوید'' پڑھتا اور حضرت تاج الشریعہ زیر لب مسکراتے۔ اس مناظرے میں انتخاب قدیری اور سید ہاشمی میاں صاحب کے درمیان کچھ تلخ کلامی بھی ہوئی۔ مناظرہ ہو گیا۔ ایک زمانے کے بعد ''فیصلۂ شرعیہ در بارۂ مداریہ'' کے نام سے کتابچہ بھی شائع ہوا، جس میں سید فخر الدین اشرف صاحب اور دیگر علمائے کرام نے مداریوں کی غیر اسلامی عبارات پر فیصلۂ شرعیہ بھی صادر فرمادیا۔ تاج الشریعہ نے انتخاب قدیری کے سلسلے میں جو فرمایا تھا۔ ''اس کا کوئی بھروسہ نہیں آج حامی ہے کل مخالف بھی ہوسکتا ہے'' صدفی صد درست ثابت ہوا۔ جو کل تک مداریوں کا شدید ترین مخالف تھا، اس پر شیطان رجیم کا ایسا کامیاب حملہ ہوا کہ وہ اعلیٰ حضرت، مفتی اعظم اور تاج الشریعہ کا مخالف ہو گیا۔ جن مداریوں کو رات دن کوستا تھا انھیں کی حمایت و پاسداری اور سیادت و ولایت کے ڈھنڈورے پیٹنے لگا۔ آخر حضرت تاج الشریعہ نے کس نظر سے اس کا مستقبل دیکھ کر کہا تھا کہ ''اس کا کوئی بھروسہ نہیں یہ آج حامی ہے کل مخالف بھی ہوسکتا ہے'' یقیناً یہ وہی نظر تھی جس کے بارے میں حدیث شریف میں فرمایا گیا کہ مومن کی فراست ایمانی سے ہوشیار رہو اس لیے کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ مولانا رومی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

حضرت تاج الشریعہ اپنی جوانی کے ایام میں بریلی شریف کے پروگراموں اور ضیافتوں میں رکشہ سے بھی تشریف لے جاتے تھے۔ بعد میں وقت کی قلت کے مدنظر، ٹائم بچانے کے لیے آپ کار سے جانے لگے۔ رہ پورہ چودھری ایک پروگرام میں تشریف لے گئے بذریعہ رکشہ واپسی کر رہے ہیں، راقم الحروف بھی ساتھ ہے، دوڑ کر ایک نوجوان آیا۔ ادب سے دست بوسی کی اور دعا کا طالب ہوا۔ حضرت نے اُس کا نام پوچھا۔ بتایا میرا نام ''امجد'' ہے حضرت نے نام کی تعریف کی اور ''امجد'' کے سر پر ہاتھ رکھ کر دعا کی۔ بس اسی دن سے ''امجد'' کے معاشی حالات سدھر گئے، کاروبار ترقی کر گیا۔ مفلسی کا خاتمہ ہو گیا۔ اللہ رب العزۃ نے معاشی کشادگی بھی عطا فرمادی اور اپنے پیاروں کے طفیل پانچ لڑکیوں کے بعد ایک لڑکا بھی عطا فرمایا۔ ''امجد'' نے لڑکے کی خواہش کا اظہار نہیں کیا تھا مگر دل میں یہ تمنا تھی۔ حضرت نے ہاتھ رکھ کر دعا کر دی اور رب نے اپنا فضل خاص فرمادیا۔ آج ''امجد'' تو دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں، مگر ان کا اکلوتا بیٹا موجود ہے جو پلاٹنگ کا کاروبار کے ذریعہ اپنا گھر بار نہایت عمدگی کے ساتھ چلاتا ہے۔

بریلی شریف کے ایک گاؤں ''کانسی'' کے رہنے والے ''اختر رضا'' سے ملاقات ہوئی وہ اپنے گھر واقع بدر پور دہلی لے گئے خوبصورت اور پائیدار و شاندار مکان دیکھ کر طبیعت باغ باغ ہو گئی۔ اختر رضا نے بتایا کہ ان کا بھائی ایک مقدمے میں پھنس گیا تھا، حضرت تاج الشریعہ کے کرم سے مقدمے کے عذاب سے بھی نجات مل گئی اور ان کی دعاؤں سے یہ مکان بھی اللہ رب العزت نے عطا فرمادیا۔ کاروبار بھی تسلی بخش ہے۔ کوئی پریشانی نہیں۔ جب کوئی الجھن یا مصیبت درپیش ہوتی ہے حضرت کو یاد کرتا ہوں اور جا کر

ان سے دعا کراتا ہوں بہت جلد سب کچھ ٹھیک ہو جاتا ہے۔

غالباً ۱۹۸۱ء میں مکرانا (راجستھان) سے چند حضرات حضور تاج الشریعہ سے ملے اور عرض کی حضور ہمیں ایک ایسے امام کی ضرورت ہے جو عالم ہونے کے ساتھ ساتھ قاری بھی ہو۔ اب تک جو امام ہماری مسجد میں تھے وہ قاری تھے۔ انھوں نے اہل سنت اور معمولاتِ اہل سنت پر تنقید کرنا شروع کر دیا۔ ہم نے انھیں امامت سے معزول کر دیا، اب وہ کھل کر وہابیہ کی حمایت کرتے ہیں۔ لہٰذا ایسا امام ہو جو اُن کی نازیبا اور اہل سنت مخالف باتوں کا بھرپور جواب بھی دے سکے۔ حضرت تاج الشریعہ نے راقم الحروف کا انتخاب فرمایا۔ میں نے عرض کی حضور! میں قاری نہیں ہوں فرمایا ''آپ اچھا قرآن پڑھتے ہیں انشاءاللہ قاری ہو جائیں گے'' میں نے عرض کی حضور سابق امام کے اعتراضات کا جواب دینا میرے لیے مشکل ہے کیونکہ میں عالم نہیں ابھی طالب علم ہوں۔ ارشاد فرمایا۔ ''یا تو وہ آپ کے سامنے نہیں آئے گا اور اگر آئے گا تو آپ اطمینان بخش جواب دے پائیں گے'' میں نے عرض کی حضور میں طالب علم ہوں تعلیم کا بہت نقصان ہوگا فرمایا۔ ''صرف ایک ماہ کے لیے چلے جاؤ! ایک ماہ میں ماحول سازگار ہو جائے گا اور ان حضرات کا خوف بھی نکل جائے گا۔ میں حضرت کے حکم سے ایک ماہ کے لئے ''محمدی مسجد'' مکرانہ پہونچا ایک ماہ تک میں نے امامت کی خدمت انجام دی، الحمدللہ! وہی ہوا جو حضرت نے فرمایا تھا۔ سابق امام کے دل پر بریلی شریف کی ایسی ہیبت طاری ہوئی کہ نہ وہ سامنے آئے اور نہ انھوں نے اعتراض کا منہ کھولا۔ اہل مسجد میرے اخلاق، پابندی اوقات اور تلاوتِ قرآن سے خوش اور مطمئن رہے۔ جبکہ میں خوف زدہ تھا کہ سابق امام اچھا قاری تھا۔ میں کہیں واپس نہ کر دیا جاؤں! ایسا کچھ نہیں ہوا جب ایک ماہ کے بعد میں بریلی شریف کے لیے واپس ہو رہا تھا تو کئی لوگ غمزدہ اور آبدیدہ نظر آئے۔ یہ سب حضرت تاج الشریعہ کی پرخلوص دعاؤں کا اثر اور میرے مرشد برحق حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کی زندہ کرامت ہے، کہ اس وقت میں تجوید و قرأت کے مسائل سے قطعاً واقف نہیں تھا، آج! الحمد للہ! کچھ مسائل قرأت جانتا ہوں۔ اور لوگ ''قاری'' کہتے ہیں۔ ع یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے

تقریباً ۲۵ رسال پہلے ایک ناخواندہ مقرر نے اپنی تقریر میں کہا ''اگر نبوت کا دروازہ بند نہ ہوا ہوتا تو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نبی ہوتے'' حضرت تاج الشریعہ کے سامنے یہ قول رکھا گیا فرمایا ''مقرر کو اپنی بات سے رجوع کرنا چاہیے اس نے غلط کہا''۔ سوال کیا گیا حضور! ہمارے نبی نے بھی تو فرمایا ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتے۔ فرمایا اس میں حصر ہے جن کے بارے میں ہمارے نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے صرف اُنھیں کے لیے کہا جاسکتا ہے کسی اور کے لیے نہیں۔

ایک صاحب نے حضرت تاج الشریعہ کو خوش کرنے کے لیے اُن کے ایک مخالف کی خوب مذمت کی۔ حتیٰ کہ مخالف کے لیے لفظ ''سالا'' بھی استعمال کیا! حضرت ناخوش ہو گئے۔ اور فرمایا لفظ ''سالا'' آپ نے گالی کے طور پر استعمال کیا ہے۔ اس سے احتراز اور رجوع لازم ہے۔ آپ مجھے خوش کرنے کے لیے میرے حاسد کے لیے نامناسب اور اخلاق سے گرے ہوئے الفاظ استعمال کر رہے ہیں یہ مجھے پسند نہیں۔ کسی سے اختلاف بھی ہو تو معیاری اور حدودِ شرع میں ہونا چاہیے۔ یہ سُن کر وہ صاحب خاموش ہو گئے اور معذرت خواہ ہوئے۔ اس واقعہ سے حضرت کے حلم و اخلاق اور دینداری کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

تاج الشریعہ! نقوش حیات

ازہرالقادری

رقیق القلب، قوی الحافظہ، ذکی الطبع، وسیع المطالع، کثیرالمعلومات، دقیق النظر، عظیم المرتبت، وارث علوم اعلیٰ حضرت، پرتو حجۃ الاسلام، جانشین مفتی اعظم، فخرازہر، قاضی القضاۃ فی الہند، تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری، رضوی، ازہری، علیہ الرحمۃ والرضوان کی ولادت ۲۶ محرم الحرام ۱۳۶۲ھ/ ۲ فروری ۱۹۴۳ء محلّہ سوداگران بریلی امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ کے علمی و عملی خانوادے میں ہوئی۔ آپ کا سلسلہ نسب اس طرح ہے: تاج الشریعہ مفتی اختر رضا ابن محمد ابراہیم رضا ابن حامد رضا ابن احمد رضا ابن نقی علی ابن رضا علی۔ اصلی نام محمد اسماعیل رضا عرفیت محمد اختر رضا قرار پایا۔ یہی عرفیت ہی عالم گیر شہرت کی حامل ہوئی۔

چار سال چار ماہ چار دن کی عمر میں والد ماجد مولانا ابراہیم رضا نے تقریب بسم اللہ خوانی منعقد کی۔ ابتدائی تعلیم گھر ہی پر ہوئی۔ اس کے بعد والد ماجد نے آپ کا داخلہ دارالعلوم منظر اسلام میں کرادیا۔ جہاں پر آپ نے قابل قدر اور ذی استعداد اساتذۂ کرام سے معقولات و منقولات کی تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۶۳ء میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے آپ جامعۃ الازہر مصر تشریف لے گئے اور مسلسل تین سالوں تک فن تفسیر و حدیث، اصول فقہ اور اصول حدیث کے ماہر اساتذہ سے اکتساب علم و فضل کیا۔ ۱۹۶۶ء میں جامعہ ازہر کے سالانہ امتحان میں آپ پورے جامعہ کے طلبہ میں درجہ اول پر رہے۔ جس کے سبب آپ کو ''فخر ازہر'' ایوارڈ اور سند سے نوازا گیا۔ آپ کے مخصوص اساتذۂ کرام کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں قادری بریلی، مولانا سید افضل حسین مونگیری، مولانا ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں بریلی، فضیلۃ الشیخ محمد سماحی جامعہ ازہر مصر، فضیلۃ الشیخ محمود عبدالغفار جامعہ ازہر مصر، مولانا ریحان رضا خاں قادری بریلی، مولانا مفتی محمد جہانگیر خاں رضوی اعظمی۔

تاج الشریعہ نے تحصیل علم کے بعد درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ ۱۹۶۷ء میں آپ دارالعلوم منظر اسلام میں تدریس کی مسند پر فائز ہوئے اور ۱۹۷۸ء میں صدر المدرسین کے اعلیٰ عہدے پر متمکن ہوئے۔ آپ ایک بہترین مدرس رہے ساتھ ہی ساتھ ''رضوی دارالافتاء'' کے مفتی بھی۔ درس و تدریس کا یہ سلسلہ مسلسل بارہ سال تک چلتا رہا۔ پھر تبلیغی اسفار کے سبب کچھ عرصہ کے لیے یہ سلسلہ منقطع ہوگیا۔ مگر کچھ ہی دنوں کے بعد آپ نے اپنے دولت کدہ پر درس قرآن و درس حدیث کا سلسلہ شروع کیا۔ جس میں منظر اسلام، مظہر اسلام، جامعہ نوریہ اور جامعۃ الرضا کے طلبہ کثرت سے شرکت کرتے رہے۔ اور یہ سلسلہ تاحین حیات جاری تھا۔ یوں تو آپ سے بے شمار طلبہ اکتساب علم سے مشرف ہوئے جن کی تعداد ہزاروں سے متجاوز ہے۔

تاج الشریعہ کو بچپن میں ہی مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں نے بیعت فرمالیا تھا۔ اور جب آپ کی عمر ۲۰ رسال کی ہوئی تو مفتی اعظم ہند نے سلسلہ قادریہ برکاتیہ رضویہ کے تمام سلاسل کی اجازت و خلافت سے سرفراز فرمایا۔ والد ماجد مولانا ابراہیم رضا جیلانی

میاں نے اپنی حیات میں آپ کو اپنا جانشین بنا دیا تھا۔ حضور مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں نے بھی اپنی حیات میں ہی آپ کو اپنا جانشین اور قائم مقام بنا دیا تھا۔ جہاں آپ وارث علوم اعلیٰ حضرت ہیں وہیں مفتی اعظم ہند کے سچے جانشین بھی ہیں۔

آپ کے روحانی فیض سے ایک عالم مستفیض ہے۔ آپ کے مریدوں کی ایک کثیر تعداد ہے جو ایک اندازے کے مطابق کروڑ کے متجاوز ہے۔ ہندوستان کے علاوہ بیرون ممالک میں بھی آپ کے مریدین کی کثیر تعداد موجود ہے۔ جو پاکستان، بنگلہ دیش، سعودی عرب، ساؤتھ افریقہ، تنزانیہ، برطانیہ، ہالینڈ، امریکہ، موریشش، عراق، ایران، ترکی، سری لنکا وغیرہ ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ آپ کے خلفا کی بھی ایک کثیر تعداد ہے۔

تاج الشریعہ نے پہلے حج وزیارت کی سعادت ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء میں حاصل کی، دوسرے حج سے ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء میں اور تیسرے حج سے ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء میں مشرف ہوئے۔ اس کے علاوہ بھی کئی بار حج اور عمرہ وزیارت سے مشرف ہوئے۔ جب آپ تیسرے حج پر گئے تو سعودی حکومت نے آپ کی بے جا گرفتاری کر لی اس موقع پر آپ نے جو حق گوئی و بے باکی کا مظاہرہ کیا وہ آپ ہی کا حصہ ہے۔ اس حادثے کی مکمل روداد بنام "سعودی حکومت کی کہانی اختر رضا کی زبانی" ۱۹۸۷ء میں بریلی شریف میں شائع ہو چکی ہے۔

ستمبر ۱۹۸۶ء/۱۴۰۶ھ میں دوران حج آپ کو حکومت سعودی عرب نے مکہ مکرمہ میں بلا جرم صرف غلبہ نجدیت کی خاطر گرفتار کر کے گیارہ دن تک قید و بند میں رکھا اور مزید ستم یہ کہ انہیں دیار حبیب پاک ﷺ کی حاضری سے محروم کر دیا۔ لیکن آپ اپنے موقف اور مسلک پر قائم رہے اور پائے ثبات میں لغزش نہ آنے پائی۔

آپ کی گرفتاری سے عالم اسلام میں غم و غصہ کی ایک لہر دوڑ گئی تھی۔ اور نہ صرف ہندوستان بلکہ بیرون ہند بیشتر اسلامی اور غیر اسلامی ممالک میں سواد اعظم اہل سنت کے احتجاجات کا لمبا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اخبارات و رسائل نے بھی آپ کی اس بے جا گرفتاری کی مذمت کی۔

بالآخر قربانی رنگ لائی اہل سنت کے احتجاجات نے حکومت سعودیہ کو یہ سوچنے پر مجبور کر دیا اور لندن میں سعودی فرماں رواں "شاہ فہد" کو یہ اعلان کرنا پڑا کہ "حرمین شریفین" میں ہر مسلک کے لوگوں کو ان کے طریقے پر عبادات کرنے کی آزادی ہوگی۔ ارکان ورلڈ اسلامک مشن برطانیہ نے لندن میں شاہ فہد اور ان کے بھائی ترکی ابن عبدالعزیز سے ملاقات کر کے اختلافی مسائل پر مذاکرہ کے سلسلے میں گفتگو کی، علامہ ارشد القادری رضوی نے سعودی سفیر کو بہ زبان عربی ایک میمورنڈم بھی دیا۔

۱۲/ مئی ۱۹۸۷ء/۱۴۰۷ھ کو سعودی سفارت خانہ دہلی سے جانشین مفتی اعظم کے دولت کدہ پر ایک فون آیا اور خود سفیر سعودیہ نے آپ کو یہ خبر دی کہ حکومت سعودی عرب نے آپ کو زیارت مدینہ منورہ اور عمرہ کے لیے ایک ماہ کا خصوصی ویزا دیا ہی۔ آپ ۲۴/ مئی ۱۹۸۷ء/۱۴۰۷ھ کو سعودی فلائٹ سے وایا جدہ مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ (ماہ نامہ یٰس کا مفتی اعظم نمبر جنوری رفروری ۱۹۹۲ء کان پور، ص: ۱۷۴/۱۷۵)

تاج الشریعہ درس و تدریس میں جہاں ماہر تھے وہیں پر فقہ و افتا، قرأت و تجوید، منطق و ریاضی، علم جفر و تکسیر، علم توقیت میں بھی ید طولیٰ رکھتے تے۔ مسلسل چالیس سال سے زائد آپ مسند افتا پر جلوہ افروز رہے۔ آپ کے فتاویٰ اقصاے عالم میں سند کا درجہ رکھتے

ہیں۔ آپ کے فتاوے اور آپ کی نگرانی میں لکھے گئے فتوے کی تعداد کافی ہے۔ جو ہزاروں صفحات پر مشتمل ہے۔ ابتدا میں آپ حضور مفتی اعظم ہند اور مفتی سید افضل حسین رضوی مونگیری کی زیرنگرانی فتاویٰ لکھتے رہے۔ مفتی اعظم قدس سرہٗ کے پاس فتاویٰ کی کثرت کی وجہ سے کئی مفتی کام کرتے۔ مفتی اعظم نے فرمایا:

''اختر میاں اب گھر میں بیٹھنے کا وقت نہیں یہ لوگ جن کی بھیڑ لگی ہوئی ہے کبھی سکون سے بیٹھنے نہیں دیتے۔ اب تم اس کام کو انجام دو۔ میں تمہارے سپرد کرتا ہوں لوگوں سے مخاطب ہو کر مفتی اعظم نے فرمایا:'' آپ لوگ اب اختر میاں سلمہٗ سے رجوع کریں، انہیں کو میرا قائم مقام اور جانشین جانیں'' (ماہ نامہ یٰس، ص:۱۶۸)

اسی دن سے لوگوں کا رجحان آپ کی طرف ہو گیا اور آپ خود اپنی فتویٰ نویسی کی ابتدا کے متعلق یوں فرماتے ہیں:

''میں بچپن سے ہی حضرت (مفتی اعظم) سے داخل سلسلہ ہو گیا ہوں۔ جامعہ ازہر سے واپسی کے بعد میں نے اپنی دلچسپی کی بنا پر فتاویٰ کا کام شروع کیا۔ شروع شروع میں مفتی سید افضل حسین صاحب علیہ الرحمہ اور دوسرے مفتیان کرام کی نگرانی میں یہ کام کرتا رہا۔ اور کبھی کبھی حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر فتویٰ دکھایا کرتا تھا۔ کچھ دنوں بعد اس کام میں میری دلچسپی زیادہ بڑھ گئی اور پھر میں مستقل حضرت کی خدمت میں حاضر ہونے لگا حضرت کی توجہ سے مختصر مدت میں اس کام میں مجھے وہ فیض حاصل ہوا کہ جو کسی کے پاس مدتوں بیٹھنے سے بھی نہ ہوتا'' (ماہ نامہ استقامت کا مفتی اعظم نمبر ۱۹۸۳ء، ص:۱۵۱)

تاج الشریعہ کی ذات والا صفات، علم وفضیلت، رشد وہدایت، زہد وتقویٰ، سیاسی شعور وآگہی، صداقت شعاری، راست بازی اور اتباع سنت رسول میں اپنی مثال آپ اور یگانۂ روز ہے۔ ہر فن میں آپ کی سیاست اور تاجداری مسلم ہے۔ تصنیف وتالیف میں بھی انہوں نے جو علم وفن کے جواہر دکھائے ہیں اس سے بھی دنیائے علم وفن میں آپ کی تاجداری کا پتہ چلتا ہے۔ آپ شریعت وطریقت کی روشن کتاب ہیں، علم وفضل کے دریائے ناپیدا کنار ہیں۔ حق گوئی و بے باکی، فقہی بصیرت اور حقیقت ومعرفت میں آپ یکتائے روزگار ہیں۔ پوری دنیا نے آپ کو'' قاضی القضاۃ فی الہند'' تسلیم کیا ہے اور اکابر علما ومشائخ نے آپ کو'' تاج الشریعہ'' کے معزز لقب سے یاد فرمایا۔

حضرت مفتی قاضی عبدالرحیم بستوی رقمطراز ہیں:

''آپ کے اندر اعلیٰ اور افضل نسبتوں کے لحاظ سے اوصاف حمیدہ واخلاق کریمانہ کی جھلک رہی ہے اور سب ہی حضرات گرامی کے کمالات علمی وعملی سے آپ کو گراں قدر حصہ ملا ہے۔ فہم وذکا، قوت حافظہ واتقا اعلیٰ حضرت فاضل بریلی قدس سرہٗ سے جودت طبع ومہارت تامہ (عربی ادب) حضرت حجۃ الاسلام قدس سرہٗ سے۔ فقہ میں تبحر واصابت حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ سے۔ قوت خطابت وبیان پدر بزرگوار حضرت جیلانی میاں قدس سرہٗ سے۔ گویا مذکورۃ الصدر ارواح اربعہ سے وہ تمام کمالات علمی وعملی آپ کو وراثۃ حاصل ہو گئے ہیں۔ جس کی ایک رہبر شریعت وطریقت کو ضرورت ہوتی ہے۔ اور سلسلہ قادریہ برکاتیہ رضویہ کی مسند رشد وارشاد بھی موصوف کی ذات گرامی سے آراستہ وپیراستہ ہے اور ہزار ہا بندگان خدا آپ ہی سے اپنی عقیدت کو وابستہ کر چکے ہیں''۔ (مقدمہ شرح حدیث نیت، ص:۴)

شہر بریلی اہل سنت کا وہی دینی علمی اور روحانی مرکز ہے جہاں ں سے امام احمد رضا خاں قادری بریلوی نے علم وفن، عشق

وعرفان اور شعور آ گہی کی ایسی انقلاب آفریں تحریک چلائی کہ دنیاے سنیت کا نقشہ ہی بدل گیا۔ آج جس قدر بھی عشق وایمان نظر آرہا ہے اسی تحریک کا عطیہ ہے اور حضور تاج الشریعہ نے تاحین حیات اس تحریک کی باگ ڈور سنبھال رکھی تھی۔ ان سب کے باوجود مرکز اہل سنت میں ایک ایسی مرکزی کروفر کی حامل درس گاہ کی کمی عرصۂ دراز سے محسوس کی جارہی تھی، جو ہمہ جہت ہونے کے ساتھ ساتھ مرکز کے شایان شان بھی ہو، اوراعلیٰ ومعیاری تعلیم کی آماج گاہ بھی۔ جس میں فرزندان توحیدورسالت کی تعلیم وتربیت اس اندازفکر سے ہو کہ ایک طرف وہ اسلامی شعوروآ گہی سے بہرہ ورہوں تو دوسری طرف دنیاوی پیچ وخم کو شرعی نقطۂ نظر سے سلجھانے کی صلاحیت کے بھی حامل ہوں۔ اس عظیم منصوبے کی تکمیل کے لیے حضور مفتی اعظم ہند کے وصال کے بعد اہل سنت کی پرامید نگاہیں آپ کی ذات بابرکات کی طرف مرکوز ہوگئیں، چنانچہ احباب کے پیہم اصرار اور مرکز کی ضرورتوں کے پیش نظر اس عظیم ذمہ داری کی انجام دہی کے لیے آپ مردانہ وار اٹھ کھڑے ہوئے اور شب وروز اس کے لیے کوشاں رہے۔

بالآخر ۲۴ رصفر المظفر ۱۴۲۱ھ ۲۹ رمئی ۲۰۰۰ء بروز وہ ساعت سعید قریب آ ہی گئی جب آبروے مرکز حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ نے اپنے دست حق پرست سے علماے کرام اور مشائخ عظام کے زیرسایہ ہزاروں محبان مرکز کی موجودگی میں ''مرکز الدراسات الاسلامیہ جامعۃ الرضا'' کا سنگ بنیاد رکھا، اور دیکھتے ہی دیکھتے سرزمین بریلی شریف پر دین وسنت کا ایک پرشکوہ تعلیمی قلعہ معرض وجود میں آگیا۔ جس کے ذریعہ مستقبل قریب میں آنے والے تعلیمی انقلاب کی دھمک روز اول ہی سے ہی سے محسوس کی جانے لگی تھی۔

بحمدہ تعالیٰ جامعۃ الرضا اس وقت تاج الشریعہ کی بافیض روحانی سرپرستی وسربراہی اور سہزادہ گرامی وقار حضرت مولانا عسجد رضاخاں قادری بریلوی کی عمدہ نظامت اور ''امام احمد رضا ٹرسٹ'' کے زیراہتمام نہایت ہی قلیل مدت اپنے منفرد نظام، عصری تقاضوں سے لیس، جامع نصاب تعلیم اور ٹھوس طریقۂ تعلیم کی بناپر عوام وخواص کی توجہ کا مرکز بن گیا ہے، اور اپنی چھیڑی ہوئی تعلیمی انقلاب کی مہم میں کامیاب تعلیمی سفر کی شاہ راہوں سے گزرتا ہوا منزل مقصود کی جانب رواں دواں ہے۔ (امام احمد رضا۔۔۔ ص:۴۷۴)

آپ کو شعروشاعری سے بھی پوری ذہنی مناسبت تھی۔ وہ ایک قادرالکلام فطری شاعر تھے۔ شاعری انہیں وراثت میں ملی تھی۔ آپ کی حیات کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کی زندگی کے خزانے میں وہ تمام جواہر پوری آن بان اور تب تاب کے ساتھ موجود ہیں۔ جو ایک مکمل نعت کہنے کے لیے ضروری ہیں۔ علوم دینی ودنیوی کی گہرائی، فکری وذہنی صلاحیت ف، فقیہانہ بصیرت، عالمانہ تبحر اور عشق رسول ﷺ سبھی کچھ ان کے یہاں پایا جاتا ہے۔ اصناف شعر میں نعت سے زیادہ مقدس، نازک اور دشوار گزار کوئی دوسری صنف نہیں ہے۔ اسی لیے فارسی شاعر عرفی کہتے ہیں، ''نعت لکھنا تلوار کی دھار پر چلنا ہے'' اس کی وجہ یہ ہے کہ نعت میں ذراسی چوک ایمان سے خارج کردیتی ہے۔ آپ کے دیوان ''سفینۂ بخشش'' کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ آپ مشکل اور نازک مرحلوں سے گزرنا پڑا ہے۔ لیکن ذرا بھی کہیں لغزش نہیں ہوئی۔

آپ کی نعتیہ شاعری عشق کی وارفتگی کا ایک حسین گلدستہ ہے۔ جو ہماری سیرت وبصیرت میں خوبصورت اضافے کرتی ہے۔ اس میں خلوص کی خوشبو بھی ہے اور عقیدت کی روشنی بھی۔ ایمان کی لذت وحلاوت بھی ہے اور بیان کی نفاست اور پاکیزگی بھی۔ یعنی ایک حیات

آفریں اور روح پرور فضا نے ان کی نعتوں کو دلکشی و رعنائی کا مرقع بنا دیا ہے۔ انہوں نے نعتیہ شاعری برائے شاعری نہیں کی ہے بلکہ جذبۂ بے اختیار شوق کے تحت کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا کلام عشق و عقیدت سے لبریز ہے۔ سرور کائنات، فخر موددات، حسن جہاں، جمال زمان و مکاں، سید المرسلین سیدنا حضرت محمد مصطفی ﷺ کے عاشق صادق ہیں۔ آپ سے انہیں والہانہ محبت ہے۔ ان کے دل میں عشق کا جو طوفان موجزن ہے، جو آگ بھڑک رہی ہے، جو سرور و کیف انہیں مسرور مسحور کیے ہوئے ہے۔ اس کی جھلک پوری آب و تاب کے ساتھ، اس کا اثر پوری آن و بان کے ساتھ اور اس کا پرتو مکمل شان کے ساتھ ان کی نعتوں کے ہر شعر اور شعر کے ہر ہر لفظ سے ظاہر ہے۔

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کے یہاں داخلی کیفیات، ذاتی احساسات جذباتی واقعات اور قلبی واردات کا ایک اچھوتا انداز پایا جاتا ہے۔ چونکہ ان تمام تجربات کا منبع و سرچشمہ اور مرکز ومحور ان کی اپنی ذات ہے۔ جو عشق رسول ﷺ کی یکتائی میں گم ہے اور ان کی کائنات ان کے دل کی دنیا ہے۔ جس میں عشق رسول کا جوہر بے مثال ولازوال ضوفشاں ہے۔ انہوں نے جو کچھ کہا وہ اسی کائنات دل میں ڈوب کر کہا۔ لہذا ان کے اشعار میں ان کے دل کی آواز صاف سنائی دیتی ہے ان کے جذب دروں نے ان کے کلام کو سوز وساز بخشا اور ان کے علم وفن نے ان کے پیرایۂ اظہار کو جلا عطا کیا۔

آپ کے یہاں نازک خیالی، تخیل کی بلند پروازی، نکتہ آفرینی اور ندرت خیال کی کارفرمائی جابجا دیکھنے کو ملتی ہے۔ ان کا گ خلوص، ان کا جذبۂ صادق، ان کا والہانہ عشق، ان کی عقیدت، ان تبحر علم، ان کی روحانی بلندی اور ان کی زبان دانی نے ان کے کلام کو پرکشش بنا دیا ہے۔ انھوں نے رواں بحروں اور آسان ردیفوں میں زبان وبیان کے جو جوہر دکھائے ہیں یقیناً وہ قابل ستائش ہیں۔

آپ کے کلام میں جہاں عشق وعقیدت کی وارفتگی ہے وہیں پیکر تراشی، استعارہ سازی، تشبیہات، اقتباسات، فصاحت وبلاغت، حسن تعلیل، لف ونشر مرتب، لف ونشر غیر مرتب، تجنیس ناقص، تجنیس تام، تلمیحات، اشتقاق، وغیرہ اصناف سخن کی جلوہ گری ہے۔

آپ نے نعت کے ضروری لوازمات کے استعمال سے مدحت سرکار ﷺ کی انتہائی کامیاب ترین کوشش کی ہے۔ آپ کے بعض کلام کو اردو ادب کے اعلیٰ شاہ کار کا درجہ نہ دینا رواں صدی کے اردو ادب اور آپ کی تخیل پروازی کے ساتھ کھلا مذاق اور اعلیٰ درجے کی ناانصافی ہوگی۔

القصہ! ۶؍ ذی قعدہ ۱۴۳۹ھ/ ۲۰؍ جولائی ۲۰۱۸ء بروز جمعہ بوقت اذان مغرب بریلی شریف میں آپ کے دولت خانے پر آپ کا وصال ہوا (اناللہ وانا الیہ راجعون) آپ کی نماز جنازہ آپ کے صاحبزادہ و جانشین نمونۂ سلف، عمدۃ الخلف حضرت علامہ مفتی محمد عسجد رضا خان مدظلہ النورانی کی اقتدا میں دنیا بھر سے آئے ہوئے اور پورے شہر کے حضور میں بکھرے ہوئے کروڑوں مسلمانوں کی موجودگی میں (بریلی شریف کے سب سے بڑے میدان ''اسلامیہ انٹر کالج'' کے گراؤنڈ میں) بروز اتوار دن کے ساڑھے دس اور گیارہ بجے کے درمیان ادا کی گئی۔ امام اہل سنت سیدی سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، حجۃ الاسلام شاہ حامد رضا خان اور مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے مزارات مقدسہ سے متصل ''ازہری گیسٹ ہاؤس'' میں آپ کا مزار مقدس مرجع خلائق ہے۔

''کون کہتا ہے گئے وہ بے سہارا چھوڑ کر
چھوڑا ہے عسجد میاں کو اہل سنت کے لیے''

تاج الشریعہ: جہان علوم معارف

علامہ محمد شمیم القادری
صدرالمدرسین مدرسہ غوثیہ فیض العلوم بڑھیا، کھنڈسری، سدھارتھ نگر، یوپی

یکم رفروری ۱۹۴۳ء کا دن تھا، سردی اپنے اختتام کی جانب رواں دواں تھی، فضا میں ہلکی ہلکی دھندھ خوش گوار موسم کی نوید لے کر آ رہی تھی، لوگ دھیمی دھیمی دھوپ کا مزہ لے رہے تھے، ماحول پر ایک عجیب سارنگ چڑھ رہا تھا، اتنے میں آیۃ من آیات اللہ، معجزۃ من معجزات رسول اللہ، عظیم البرکت، مجدد دین وملت، امام عشق ومحبت، حامی سنت، ماحی بدعت، اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کے خانوادہ سے ایک گل سرسبد کے تولد کی نوید جاں فزا آئی، جس کے حسن وجمال سے آنکھیں خیرہ ہو رہی تھیں، کشادہ پیشانی ابروے خم دار، متوسط ناک، رخسار پر جیسے چاندنی کا غازہ مل دیا گیا ہو۔

بالاے سرش زہوش مندی　　می تافت ستارۂ بلندی

ہر طرف خوشیوں کے نغمے بکھر رہے تھے، قطب الاقطاب، تاج دار اہل سنت، جانشین اعلیٰ حضرت، سرکار مفتی اعظم ہند علامہ مصطفیٰ رضا خان نوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لبہاے ناز پر تبسم مچل رہا تھا اور کیوں نہ ہو آج ان کے یہاں ایسے نواسے کی جلوہ گری ہوئی تھی جس کی ضوفشانی سے پورا علم عرب وعجم منور ہونے والا تھا، جس کی ضیا پاش کرنوں سے ظلمت کدوں کا خاتمہ ہونے والا تھا، اس ہونہار شہزادے کا اصلی نام محمد اسمٰعیل رضا اور عرفی نام محمد اختر رضا رکھا گیا، محمد کے نام پر عقیقہ ہوا، جس کو آج دنیا ''وارث علوم اعلیٰ حضرت''، ''جانشین مفتی اعظم ہند''، ''فخر ازہر''، ''قاضی القضاۃ فی الہند''، ''تاج الشریعہ'' اور ''علامہ ازہری میاں'' (علیہ الرحمہ) کے نام نامی اسم گرامی سے جانتی اور پہچانتی ہے۔

جب آپ کی عمر شریف ۴ رسال ۴ رمہینہ ۴ ردن کی ہوئی تو سرکار مفتی اعظم ہند نے علما طلبہ کی دعوت فرمائی، اور اس گل رعنا کی بسم اللہ خوانی کرائی، دھیرے دھیرے وہی نومولود پودا ایک شجر سایہ دار کی صورت اختیار کر رہا تھا، شباب کی دہلیز پر قدم رکھتے رکھتے سب کے دلوں پر اپنا علمی دبدبہ قائم کر چکا تھا۔

علوم عقلیہ ونقلیہ سے فراغت کے بعد دنیاے اسلام کی مشہور ومعروف یونی ورسٹی جامعہ ازہر مصر سے فارغ ہوئے اور صرف فارغ التحصیل ہی نہیں بلکہ ایسے فارغ التحصیل تھے جس پر جامعہ کو خود ناز تھا، وہ وہاں بھی اپنا سکہ جما چکے تھے، آخر وہ دن بھی آیا کہ جامعہ ازہر کے ارباب حل وعقد نے ''فخر ازہر'' کے ایوارڈ سے بھی نوازا، وہاں سے آپ کی تشریف آوری کے بعد جوں جوں آپ کی عمر شریف آگے بڑھ رہی تھی آپ ک علم وعرفان، اسرار خود آگاہی، اخلاق وکردار، تبحر علمی اور بردباری روز بروز اضافہ ہوتا گیا، آخر ایک دن دنیا نے تسلیم کر ہی لیا کہ واقعی حضور تاج الشریعہ وارث علوم اعلیٰ حضرت ہیں۔

اخلاق وکردار کا عالم یہ تھا کہ چلتے تو سر جھکائے ہوئے آہستہ آہستہ بولتے تو اس طرح ٹھہر ٹھہر کر کہ مفہوم اچھی طرح واضح ہو جائے، معمولی کپڑے زیب تن فرماتے، ہلکے رنگ کا عمامہ سر پر سجاتے، پیغام اعلیٰ حضرت کو عام کرنے میں حتی المقدور کوشاں رہتے، سکوت فرماتے تو جیسے ایک راز سربستہ ہو، کلام کریں تو جیسے علم وحکمت کے آبدار موتی جھڑ رہے ہوں، شریعت پر آنچ آنے کی

بات آتی تو قہر وجلال کے شعلۂ جوالہ اور اپنا وجود محل خطر ہو تو صبر واستقامت کے جبل شامخ اور عجز وانکساری کے پیکر جمیل نظر آتی جن کی درس گاہ سفر وحضر میں جاری رہتی، لاینحل مسائل کی عقدہ کشائی کے لیے علما کی جماعت ہالہ کیے رہتی جیسے شمع کو پروانوں نے گھیر لیا ہو۔

آپ کثیر التصانیف مصنف بھی ہیں، آپ کے چند مصنفات بطور نمونہ درج ذیل ہیں: ''شرعی فیصلہ''، ''ٹی وی ویڈیو کا آپریشن''، ''حضرت ابراہیم کے والد تارخ تھے آزر نہیں''، ''آثار قیامت''، ''فضیلت صدیق اکبر''، ''ازہار الفتاویٰ'' اور ''حاشیہ بخاری شریف'' بنام ''تعلیقات ازہری''۔

اللہ نے زبان پر ایسی قدرت عطا فرمائی کہ آپ بے شمار زبانوں پر عبور رکھتے تھے، عالم اسلام کا دورہ فرماتے وقت کبھی فارس ہیں تو فارسی میں گفتگو فرما رہے ہیں، برطانیہ انگلینڈ جیسے ملکوں میں آپ کی انگریزی بول چال نے وہاں کے پیدائشی افراد کو ہکا بکا کر دیا، اہل عرب آپ کی عربی پر مہارت تامہ دیکھ کر حیران وششدر رہ گئے مزید عربی پر عبور اس قدر تھا کہ فی البدیہہ اشعار فرماتے اور اردو تو آپ کی مادری زبان تھی ہی! غرض کہ ؎ جس سمت آگئے ہیں سکے بٹھا دیے ہیں

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ نے تاحین حیات ''الحب فی اللہ والبغض فی اللہ'' کو عملی جامہ پہناتے ہوئے اپنے اہل خانہ، کروڑوں مریدین، معتقدین، متوسلین نیز تمام وابستگان سلسلہ کو اسی کے سایہ تلے رہ کر زندگی گزارنے کا تاکیدی درس دیا۔ ان کی ضیاپاش کرنوں سے پورا عالم منور ہو چکا۔

آخر وہ دن بھی آگیا کہ جس دن اسلام کے اس مقدس شہزادے، مجدد اعظم کی آنکھوں کے تارے، مفتی اعظم کے جگر پارے، مفسر اعظم کے راج دلارے، اہل سنت کی کشتی کے کھیون ہارے، ہم غربائے اہل سنت کے سہارے، علم وعرفان کے بحر ناپیدا کنار، عمل پیہم کے پیکر جمیل، یقین محکم کی آہنی دیوار اور صبر واستقامت کا کوہ ہمالہ ۶/ ذی قعدہ ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۰/ جولائی ۲۰۱۸ء بروز جمعہ مبارکہ بوقت مغرب، اذان کا جواب دیتے دیتے واصل بحق ہو گیا۔ (اناللہ وانا الیہ راجعون)۔

آپ کے سانحۂ ارتحال کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پوری دنیا میں پھیل گئی، جو جہاں سنا وہیں دم بخود ہو کر رہ گیا، لوگ جوق در جوق بریلی شریف کی جانب روانہ ہو گئے، وارفتگان تاج الشریعہ کا حال قابل داد و دید تھا، ہر ایک کی خواہش تھی کہ اے کاش! ایک لمحہ بھر کی ہی زیارت نصیب ہو جائے، بریلی شریف کی سرزمین اپنی تمام تر تنگیوں کے باوجود بھی تاحد نگاہ وسیع وعریض ہو چکی تھی، تاحد نگاہ انسانی سروں کا نا ختم ہونے والا سلسلہ دراز سے دراز تر ہوا جا رہا تھا، اللہ اکبر انسانوں کا وہ سیلاب کہ ماضی قریب میں ایسا نظارہ چشم فلک کو بھی میسر نہیں ہوا ہوگا! دس کلومیٹر مربع آمد ورفت کا راستہ بند کر دیا گیا تھا، ہر کوئی جنازے کو کاندھا دینے کے لیے بے چین وبے قرار تھا، ہر شخص جنازہ میں شرکت کے لیے اپنے قدم آگے بڑھا رہا تھا۔ ؎ عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

اعلان کے مطابق دن کے ساڑھے دس اور گیارہ کے درمیان آپ کی نماز جنازہ آپ کے ولی عہد وجانشین علامہ مفتی محمد عسجد رضا خان مدظلہ النورانی کی اقتدا میں ادا کی گئی، وہ بھی بغیر لاؤڈ سپیکر کے! اللہ! اللہ آخری مرحلے میں بھی شرع کا حکم دامن گیر تھا۔ سبحان اللہ!

حضور تاج الشریعہ کی مقبولیت علما وعوام کے درمیان یکساں تھی، علم وعمل، زہد وتقویٰ اور فکر وتدبر کا نیر تاباں افق بریلی پر شام کے وقت غروب ہو گیا۔ ؎ ہزاروں رحمتیں ہوں اے امیر کارواں تم پر

تاج الشریعہ ایک عالمی داعئ اسلام اور مبلغ‘‘

حضرت مولانا فیاض احمد مصباحی، شراوستی

Email:. faiyazmisbahi@gmail.com

اللہ تعالیٰ اپنے دین متین کی حفاظت وصیانت اور تبلیغ وترویج کے لیے ہمیشہ اپنے ایسے چنندہ بندے کو پیدا فرماتا ہے جس پر اس کی محبت اور رحمت کی خاص نظر ہوتی ہے، جو اپنے اخلاق وکردار صورت وسیرت اور علم وعمل کے ساتھ اس پاکیزہ تر دین کی خدمت میں اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ صرف کر دیتا ہے، جس کی نظر میں پاکیزگی کے ساتھ وسعت اور فکر میں پختگی کے ساتھ قدسی تخیلات موجزن ہوتے ہیں۔ وہ بارگاہ نبوت سے کئی واسطوں سے مربوط ہوتا ہے، ولایت ونبوت کے سرچشمے سے اس کے لیے بلا واسطہ سوتے جاری ہوتے ہیں۔ اللہ رب العزت ایسے بندے کے لیے اپنے کرم کے سارے باب کھول دیتا ہے اور اس کی محبت کو اپنی پاکیزہ محبت بنا کر عالم پر بکھیر دیتا ہے، کائنات کا ہر ذرہ ایسے مخصوص بندے کا متبع وفرماں بردار ہوتا ہے۔ وہ رہتا تو ہے اسی زمین پر لیکن اس کی عظمت کے ترانے عرش بریں پر گونجتے ہیں، زمین پر ہو کر بھی رشک ملائکہ ہوتا ہے، عالم الغیب کے علم سے اس کے حصے میں اس قدر علمی وسعتیں آتی ہیں کہ علم کا بحر ذخار بھی اس کے علم کی پنہائیوں میں کھو کر خود کو ایک چھوٹا سا پرنالہ تصور کرتا ہے۔ اس کے افکار کی وسعتیں ثریا سے گل بوٹے چنتی ہیں، کردار کی بلندی ملائکہ مقربین کو تقدیس کی قسمیں کھانے پر مجبور کرتی ہیں۔ جس علاقے سے گذر جائے صدیوں وہاں کے بام ودران کے نام کے نغمے گنگناتے ہیں، جن علاقوں کو اپنے قدم ناز سے رشک جنت نہ بنا سکے وہ علاقے اس مقدس بندے کی گلیوں سے آنے والی پاکیزہ ہوا کی بلائیں لیتے ہیں۔ اللہ کا ایسا بندہ ساری کائنات کا مطلوب ومقصود ہوتا ہے اور خود خالق مطلق ایسے بندے کا مطلوب ٹھہرتا ہے، اس کی نظر میں سارے حسن داغدار ہوتے ہیں، ساری عظمتیں اور تمام بلندیاں اس کے لیے دھوئیں کے ایک ہیولے سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتی، اس کی سانسیں رب ذوالجلال کی تقدیس بولتی ہیں، اس کا دھڑکتا ہوا دل اپنے مالک کے پیارے نام کا جاپ آلاپتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے ایسے بندے کو دعوت وتبلیغ اور رشد وہدایت کے سارے چشمے کا منبع ومرکز بنا دیتا ہے، یعنی ہدایت اور دعوت وتبلیغ کے ہر ندی، نالے سمندر اور پرنالے کو بالواسطہ یا بلا واسطہ اس سے جوڑ دیتا ہے، جس میں جس قدر ظرف ہوتا ہے وہ ہدایت کے آب حیات سے اسی قدر سیراب ہوتا ہے۔ کائنات کی ہر مخلوق ایسے عاشق کے دیدار کے لیے تڑپتی ہے اور مچلتی ہے، وہ وراثت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا امین اور ناموس رسالت کا بے باک پاسبان ہوتا ہے۔ صدیوں بعد اللہ تعالیٰ اپنے ایسے مخصوص بندے کو پیدا فرماتا ہے پھر اس کے توسط سے اپنا اور اپنی رشد وہدایت کائنات کے ہر فرد تک پہونچاتا ہے، جس کے لیے " ختم

اللہ علی قلوبھم "فرمان نہیں ہوتا وہ اس کے دامن ہدایت سے لپٹ جاتے ہیں۔جس کے دل پر ہدایت نہ پانے کی مہر ہوتی ہے وہ کنی کاٹ کر گزر جاتا ہے۔

پندرہویں صدی میں عالم اسلام کی سب سے مقبول شخصیت، خدا ترس، مقبول بارگاہ خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم اور عظیم داعی ومبلغ تاج الشریعہ حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی محمد اختر رضا خان ازہری محدث بریلوی اس عالم فانی کے لیے محتاج تعارف نہیں ہیں۔حضور تاج الشریعہ کو اللہ نے ان تمام خوبیوں سے نواز رکھا تھا جو ایک عالمی مبلغ اور داعی میں ہونا چاہیے تھی، ظاہری حسن ایسا لاجواب تھا کہ جو دیکھتا بس دیکھتا ہی رہ جاتا، عالمانہ جاہ وجلال اتنا پرکشش تھا کہ پوری دنیا کے اہل علم ہر پیچیدہ مسائل میں آپ کی طرف رجوع کرتے اور آپ کی علمی تحقیق کے سامنے سرخم تسلیم کرتے۔آپ کی نماز جنازہ میں مخلوق خدا جس طرح شمع پر پروانے کی طرح نثار ہونے کے لئے ٹوٹی اسے پوری دنیا نے اسے کھلی آنکھوں سے دیکھا۔ہندوستان کے مسلمان جس طرح اپنے ایک عظیم داعی اور مبلغ کا آخری دیدار کرنے کے لیے اکٹھا ہوئے اسے کوئی بھی صاحب عقل وخرد نظرانداز نہیں کر سکتا۔

ساتھ ہی ایک اخباری رپورٹ کے مطابق ۱۲۷ ملکوں سے آپ کے عشاق اور آپ کے میخانے کے رندوں نے ساری بندشیں توڑ کر آپ کا آخری دیدار کیا۔یہ بھی وطن عزیز ہندوستان کے لیے فخر کی بات ہے کہ اس کے سپوت کو آخری سفر پر الوداع کہنے کے لیے پوری دنیا ہندوستان میں سمٹ آئی تھی۔تاریخ میں یہ شرف ومنزلت اللہ نے اب تک کسی بندے کو عطا نہیں کیا تھا۔دور ودراز کا سفر طے کر کے جو لوگ آپ کو الوداع کہنے پہونچے تھے ان پر آپ نے دنیاوی احسان نہیں کیا تھا، وہ سب ایک عالمی داعی کے دینی احسان تلے دبے ہوئے تھے، انسانی سمندر کی موجیں زبان حال سے کہہ رہی تھیں کہ ''حضور تاج الشریعہ نے نسلوں پر دینی احسان کیا ہے اور اس فریضے کو بحسن وخوبی انجام دیا جو اللہ نے آپ کے سپرد کیا تھا''۔

تبلیغ دین اور ترویج شریعت کو آپ نے ایک بہت ہی اہم فریضے کے طور پر ادا کیا، دنیا کے جس خطے میں جس وقت جیسی ضرورت ہوئی آپ نے اسے پورا کیا، دنیا کے ہر حصے کے علماء سے آپ کے مضبوط روابط تھے، ہر علاقے اور خطے پر آپ کی گہری نظر تھی جس ملک میں جیسے فرد کی ضرورت ہوتی بھیج دیتے جہاں آپ کی ضرورت ہوتی خود تشریف لے جاتے۔کئی بڑی زبانوں پر ملکہ حاصل ہونے کی وجہ سے کبھی بھی آپ نے تبلیغی میدان میں کوئی دقت محسوس نہیں کی۔ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاسبانی کے لیے آپ نے کبھی کسی بات کی پرواہ نہیں کی نہ ہی اہل ہوس واہل دول کو کبھی خاطر میں لائے۔تاریخ اس بات کی بھی گواہ ہے کہ بہت سے دنیادار اپنی دنیا سمیٹے تاج الشریعہ کے قدم مبارک میں پہونچے اور قدم بوسی کی اجازت طلب کی لیکن آپ نے ان لوگوں پر نظر غیر بھی ڈالنا مناسب نہیں سمجھا۔آپ کی مقدس ذات کے علاوہ کوئی بھی ہوتا اس موقع کو غنیمت جان کر ان کی آؤ بھگت کرتا اور ان کے قدموں میں بچھ جاتا۔لیکن آپ نے اپنے کردار سے ثابت کیا کہ ایک مبلغ کی نظر صرف دین کی تبلیغ پر ہوتی ہے، وہ کبھی بھی دنیا کو اور

اہل دنیا کو خاطر میں نہیں لاتا۔ایک داعی کو کیسا ہونا چاہیے،آپ اس کی زندہ تصویر تھے۔اس زمانے میں دینی ٹھیکیداری کا ڈھنڈورا پیٹنے والے ہزار جتن کرتے ہیں کہ دین کے ہی نام پر سہی اہل منصب سے تال میل ہو جائے، چھوٹے موٹے سیاسی لیڈران سے تعلق پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، جب کوئی "دین نما دنیاوی جال" میں پھنس جاتا ہے تب خوب اتراتے ہیں اور شیخی بگھارتے ہیں کہ میری پہونچ فلاں دنیادار لیڈر تک ہے۔میں بہت سے ایسے اہل ہوا وہوس کو بھی جانتا ہوں جنھوں نے "دینی رہنما" کا چولہ پہن کر اپنی خانقاہوں اور اداروں میں کسی صاحب اقتدار کو لانے کے لیے رات کی تاریکی اور دن کے اجالے میں اپنے شرکیہ عقیدے کا بت توڑ کر ان صاحبوں کے چوکھٹ پر سجود نیاز لٹاتے ہیں۔یہودی خاندان کے "بطن پر فتن" سے جس اسلام نے جنم لیا ہے اس کے مبلغین کو اتنا تو ضرور کرنا چاہیے کہ ان کا کردار ان کے در پردہ یہودی ہونے کی غمازی کرے۔۱۷۰۵ء کے بعد سے یہودیوں نے اسلام کا روپ دھارن کر کے جس طرح مسلمانوں کے ہاتھوں سے اقتدار چھینا ہے یہ بھی یہودیانہ تاریخ کا سیاہ ترین باب ہے اور بنی اسرائیلی نسل نے برائے نام اسلام کا چولہ پہن کر پوری دنیا میں مسلمانوں کے مساجد، مکاتب اور مدارس کے ساتھ عوام اسلام پر قبضہ کیا ہے اس پر بھی سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے۔دوسروں کی جائداد پر جبریہ قبضہ کرنا یہودیت کو اجاگر کرتا ہے، یہ خون جہاں بھی ہوگا دوسروں کی ملکیت پر قبضہ کرے گا،اسلام کے نام پر یہودیت کے گھس پیٹھ کی یہ ایک سادہ سی پہچان ہے

حضور تاج الشریعہ کی تبلیغ اور دعوت دین متین کی جو شہرت آفاق میں پھیلی تو باد صبا کے جان فزا جھونکوں نے آپ کی محبت کی خوشبو گھر گھر پہونچا دی اور ہر زبان ازہری میاں کے نغمے گنگنانے لگی جسے دیکھ کر آپ کا مادر علمی اور عالم اسلام کا سب بڑا علمی مرکز الجامعہ الازہر نے آپ کے روحانی اور علمی فرزند ہونے پر فخر کا اظہار کرتے ہوئے آپ کو " فخر ازہر " کے ایوارڈ سے نوازا۔آپ کو دینی حمیت اور دعوت تبلیغ کے عالمی تناظر میں " کعبہ معظمہ " کے غسل کے لئے دعوت دی گئی،"یہودی ازم" کی اسلامی تشکیل کے بعد ہندوستان کے کسی اہل سنت عالم کو اس اعزاز سے نوازنا یوں ہی نہیں تھا بلکہ آپ کی دعوت وتبلیغ اور تقوی وطہارت نے چہار دانگ عالم میں جو اسلامی بیداری پیدا کی تھی اسی سے متاثر ہو کر بلکہ مجبور ہو کر عرب کے " مسلم نما یہودیوں " نے آپ کو اس اعزاز سے نوازا، ہم تو یہ کہتے ہیں کہ اللہ نے ان چھپے ہوئے یہودیوں کے دلوں میں بھی تاج الشریعہ کی ہیبت بیٹھا دی تھی۔

حضور تاج الشریعہ کے بین الاقوامی تبلیغی اسفار کی تعداد دیکھ کر ہی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ آپ دنیا کے کس خطے میں کس قدر مقبول تھے۔جب تک تاج الشریعہ کے سفر کی مکمل روداد سامنے نہیں آجاتی آپ کی دعوت وتبلیغ پر کما حقہ روشنی نہیں ڈالی جا سکتی۔نظر بینا تو دیکھ لے گی کہ جن کے جانے پر ہر سو سناٹا چھا گیا تھا وہ کیسا عظیم مبلغ ہوگا البتہ کور چشمی کے لیے بین الاقوامی اسفار کی تفصیل اہمیت کی حامل ہوگی۔تاج الشریعہ دعوت وتبلیغ کے ہر اسلوب سے کما حقہ واقف تھے،تقریر وتحریر سے تو آپ نے دلوں کا زنگ دور کیا ہی ساتھ ہی اخلاق حسنہ کے ایسے جلوے بکھیرے کہ جامعہ الازہر کے شیخ اور اساتذہ تک نے اپنے موقف سے رجوع کیا اور اکابر علمانے آپ کی

طرف مراجعت کی، بیعت ہوئے، بہتوں نے شرف تلمذ حاصل کیا۔۲۰۰۹ء میں آپ نے جامعہ الازہر میں خصوصی درس دیا جس میں بے شمار طلبہ کے ساتھ اساتذہ نے بھی شرکت کی۔ علما کا آپ کے درس میں شامل ہونا صرف آپ کے علمی طنطنے کی وجہ سے نہیں ہوسکتا، علمی اعتبار سے وہ اس وقت قابل لحاظ سمجھتے ہیں جب عالم کا علم، دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے پھریرے لہرا رہا ہوتا ہے۔ حضور تاج الشریعہ کے کردار اور تقوی کی قسمیں کھائی جاتی ہیں، کوئی بھی چاہے آپ کا جیسا بھی شدید مخالف رہا ہو لیکن آپ کے کردار کی بلندی کے قصیدے پڑھتا ہے۔ ایک کامیاب مبلغ اور داعی کو بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے خوبصورت اخلاق کا جس قدر حصہ ملنا چاہیے آپ کو اس سے بڑھ کر عطا کیا گیا تھا، آپ سے قرب رکھنے والے اور آپ کی غلامی میں رہنے والے اس کے بہتر گواہ ہیں۔

میں ماہ نامہ سنی دنیا جنوری ۲۰۱۲ء میں آپ کے سفر کے متعلق شائع ہوئے ایک مضمون سے صرف ایک اقتباس پیش کرتا ہوں اس امید کے ساتھ کہ معاصر کی گواہی اس باب میں بڑی حجت ہوتی ہے۔ مضمون نگار لکھتے ہیں "ہند و بیرون ہند میں کروڑوں کی تعداد میں مریدین و متوسلین، سیکڑوں کی تعداد میں خلفاء، ہزاروں کی تعداد میں تلامذہ ہیں جو براعظم کے مختلف ممالک میں مسلک اعلی حضرت کی ترویج و اشاعت میں مصروف عمل ہیں۔ آپ براعظم ایشیاء، یورپ، امریکہ، آسٹریلیا وغیرہ کے متعدد ممالک میں تبلیغی دورے فرماتے ہیں۔۲۰۰۲ء میں آپ نے مصر و شام کا دورہ فرمایا، ایک ہفتے کا یہ سفر ایک ایک لمحہ مصروف رہا، جس میں عرب کے علما شیوخ نے آپ کی خوب خاطر مدارت کی اور شایان شان استقبال فرمایا۔ اس سفر کی مکمل تفصیل ہندو پاک کے کئی مذہبی ماہناموں نے شائع کی ہے۔ مولانا مونس اویسی آپ کے سفر شام کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں" حضور تاج الشریعہ کو اعلم علمائے شام الشیخ عبدالرزاق حلبی (آپ کی عمر تقریبا ۱۰۰ رسال ہے اور آپ شام میں ثانی امام اعظم کے لقب سے مشہور ہیں) نے عشائیہ پر مدعو کیا۔ حضور تاج الشریعہ کو لینے کے لیے مفتی دمشق الشیخ عبدالفتاح البزم کے صاحبزادے الشیخ وائل البزم تشریف لائے تھے اس موقع پر شیخ عبدالرزاق حلبی، شیخ عبدالفتاح البزم و دیگر نے آپ کا والہانہ استقبال کیا۔ مفتی دمشق نے حضور تاج الشریعہ کا تعارف کرایا۔ بقول مفتی دمشق شیخ عبدالفتاح البزم جب حضور تاج الشریعہ اور الشیخ عبدالرزاق حلبی معانقہ فرما رہے تھے تو یوں محسوس ہو رہا تھا کہ ۲ روحیں مل رہی ہوں اور مدتوں کی شناسائی ہو حالانکہ دونوں بزرگ کی یہ پہلی ملاقات تھی۔ رات گئے تک یہ علمی محفل جاری رہی۔ اللہ تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کے درجات بلند فرمائے اور ہم سب کو آپ کی دعوت و تبلیغ کا صدقہ عطا کرے۔ آمین یارب العالمین!

تاج الشریعہ! محاسن وکمالات

مولانا اشتیاق احمد مصباحی

استاذ جامعہ اہل سنت امداد العلوم مٹھنا

اللہ رب العزت نے جہاں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قدس سرہ کو جہاں نام ور آبا واجداداور معزز ومقدس قبیلہ میں پیدا فرمایا وہیں آپ کی اولاد امجاداور خاندان میں بھی بے مثال افراد پیدا فرمائے، استاذ زمن، حجۃ الاسلام، مفتی اعظم، مفسر اعظم، حکیم الاسلام اورریحان ملت جس کو دیکھیے اپنی مثال آپ ہے۔ انھیں میں ایک نام سرسبز وشاداب باغ رضا کے گل شگفتہ، روشن فلک رضا کے نیرتاباں، قاضی القضاۃ فی الہند، وارث علوم رضا، جانشین مفتی اعظم ہند، تاج الشریعہ حضرت العلام الحاج الشاہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری قدس سرہ کا ہے۔

جن پر کسی ماں کی گوداور باپ کی آغوش اور علاقہ وخطہ ہی کونہیں بلکہ پورے عالم اسلام کو ناز تھا، آپ اپنے آباواجداد کے سچے خلیفہ، جانشین اورسیدی اعلیٰ حضرت امام اہل سنت، مجدد دین وملت، الشاہ امام احمد رضا خان قادری برکاتی کے فیوض وبرکات اور علوم وفنون نیز ان کی روایتوں کے سچے وارث اور پکے امین تھے۔ آپ بیک وقت عظیم محدث وفقیہ، مفکرومدبر، ادیب وخطیب، تصوف وولایت کے درنایاب، دعوت وتبلیغ کے آفتاب وماہ تاب، رشدوہدایت کے گل خوش رنگ، بافیض معلم مصلح اور سچے عاشق رسول تھے، علوم عقلیہ ونقلیہ میں مہارت تامہ کے ساتھ ساتھ تقویٰ وطہارت، استقامت علی الدین اورخشیت الٰہی کے اعلیٰ منصب پر فائز تھے۔

الغرض آپ کی ذات میں اللہ تعالیٰ نے وہ تمام اوصاف اور محاسن وکمالات جمع فرمادیا تھا جو کسی رہبر شریعت میں ہونے چاہیے، ”لیس علی اللہ بمستنکر ان یجمع العالم فی واحد“ عوام وخواص اورعلما وصلحا کے مابین آپ کی شہرت ومقبولیت عالم اسلام میں آپ کے عقیدت مندوں، وابستگان سلسلہ مریدوں کی کثرت، خبر وصال سے قوم وملت میں بے چینی وبے قراری، کی کیفیت اورملک وبیرون ملک سے سفر کی صعوبتوں کو برداشت کر کے ایک بہت بڑے جم غفیر کی نماز جنازہ میں شرکت اس بات کی روشن دلیل ہے کہ آپ اللہ تبارک وتعالیٰ کے برگزیدہ اور مقبول ومحبوب بندے تھے۔

قرآن کریم میں اللہ نے ارشاد فرمایا:

ان اللذین آمنوا وعملوا الصلحت سیجعل لھم الرحمٰن وُدا۔ (سورۂ مریم، آیت نمبر ۹۶)

ترجمہ: بے شک وہ جو ایمان لائے، اور اچھے کلام کیے عنقریب ان کے لیے رحمٰن محبت کرے گا۔

اور حدیث پاک میں اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ ﷺ "ان اللہ اذا احب عبداً دعا جبریل فقال انی احب فلاناً فاحبہ قال فیحبہ جبریل ثم ینادی فی السماء فیقول ان اللہ یحب فلاناً فاحبوہ، فیحبہ اھل السماء قال ثم یوضع لہ القبول فی الارض". (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی بندے کو محبوب کرتا ہے تو جبریل کو بلاتا ہے، اور فرماتا ہے کہ فلانا میرا محبوب ہے، تو تم بھی اس سے محبت کرو! تو حضرت جبریل اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر حضرت جبریل آسمان والوں میں ندا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں کو محبوب رکھتا ہے ،سب اس کو محبوب رکھیں، تو آسمان والے اس کو محبوب رکھتے ہیں پھر زمین میں اس کی مقبولیت عام کر دی جاتی ہے۔

مذکورہ بالا آیت کریمہ اور حدیث مبارکہ سے پتہ چلا کہ جو بندے اللہ کی یاد میں کھو جاتے ہیں اور اپنی عبادت و ریاضت اور تقویٰ وطہارت کے ذریعہ محبوبیت خداوندی کے مقام پر فائز ہو جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ انھیں گم نام نہیں رہنے دیتا، بلکہ خلق کو ان کی طرف متوجہ فرما دیتا ہے، تاکہ وہ ان سے فیوض و برکات حاصل کر سکیں، اور انھیں ایسی عزت و شہرت اور جاہ مرتبہ عطا فرماتا ہے جسے دیکھ کر اہل جہاں حیران و ششدر رہ جاتے ہیں۔

یقیناً اس "دور قحط الرجال" میں حضور تاج الشریعہ قدس سرہ کی ذات گرامی بھی اللہ کے محبوب اور برگزیدہ بندوں میں سے ایک تھی، جنھوں نے اپنی پوری زندگی دین متین کی خدمت کے لیے وقف کر دی تھی، ملک و بیرون ملک میں تبلیغی دوروں کی کثرت کے باوجود بھی آپ نے مختلف علوم وفنون پر مشتمل متعدد کتابیں تصنیف فرمائیں اور ہمیشہ ہر حال میں کلمۂ حق بلند کیا، رہتی دنیا تک آپ کو اور آپ کے کارناموں کو یاد رکھا جائے گا۔

آپ کا وصال اہل سنت و جماعت کے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے، اللہ تعالیٰ آپ کی قبر انور پر بارش رحمت برسائے اور آپ کے درجات کو بلند سے بلند تر فرمائے۔ آمین!

رب نے رتبہ کیا یوں آپ کا ذی شان اختر — اہل سنت ہیں سبھی آپ پہ قربان اختر
روز شب، صبح و مسا، ہر گھڑی، ہر آن اختر — آپ کی قبر پہ ہو رحمت رحمٰن اختر

☆☆☆

تاج الشریعہ! فقید المثال ہستی

مولانا مبارک علی قادری (خطیب وامام شاہ اولیا مسجد، تانبہ پورا، جلگاؤں، مہاراشٹر)

حضرت سیدنا دباغ علیہ الرحمہ نے فرمایا: ''اگر علما کا مقام عوام سمجھ لے تو ان کی پالکی اٹھانے کے لیے لوگ باریاں مقرر کر لیں''
۶/ذی قعدہ بروز جمعہ بوقت مغرب عالم اسلام پر جو پہاڑ ٹوٹا! اسے بھول جانا کوئی آسان نہیں!!!

تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی ذات محتاج تعارف نہیں! فی زمانہ عالم اسلام میں کسی اور کو جانا جائے یا نہ جانا جائے مگر تاج الشریعہ عوام خواص سب کے دلوں کی دھڑکن بن چکے ہیں۔ مزار بریلی میں ہے بہار پوری دنیا میں، ان کے لیے نہ آنسوؤں کے ہار کم پڑے ہیں نہ تو عقیدتوں کے گلاب مہنگے ہوئے ہیں، وصال پر ملال پر پوری دنیا کا ہائے ہائے کرنا، مسائل میں اختلاف کرنے والوں کے چہروں کا رنگ اڑ جانا، حد تو یہ ہے کہ جس کی زبان پر کبھی تاج الشریعہ کا نام آیا ہی نہیں! اس کی آنکھوں سے بھی آنسوؤں کا چھلکنا اور تاج الشریعہ تاج الشریعہ کرنا، ذہن کو باور کرا رہا ہے کہ۔

اب انھیں چین کیوں نہیں پڑتا　　ایک ہی شخص تھا جہان میں کیا؟

مجھ جیسے لوگوں کا اس علمی وروحانی ذات کی شان میں تقریری یا تحریری طور پر کچھ کہنا اور لکھنا سورج کو چراغ دکھانے کے مرادف ہے۔ کہ تاج الشریعہ علوم وفنون کے اس قطب مینار کا نام ہے جس کی رفعت کی آخری حد تک پہونچنے سے پہلے پہلے بڑے بڑوں کی پگڑیوں کو اک لخت فرش زمیں نے دھول چٹا دیا! تاج الشریعہ علم وعمل کے اس تاج محل کا نام ہے کہ جس کے حسن وجمال کی ادنیٰ سی ایک جھلک نے اچھے اچھے انکھیاروں کو بے بصارت کر دیا! تاج الشریعہ فضل وکمال کے اس لال قلعہ کا نام ہے کہ جس سے ٹکرانے والے خود اپنا ہی وجود لہولہان کر بیٹھے!

آج کنویں کے مینڈک تاج الشریعہ پر نہ جانے کیسی کیسی چھینٹا کشی کرتے ہیں! لیکن انھیں معلوم ہونا چاہیے کہ جامعہ ازہر ٹاپ کرنے کے موقع پر آپ کے والد گرامی حضور مفسر اعظم نے کہا تھا: ''**میں غروب ہو رہا ہوں، لیکن میرا اختر طلوع ہو رہا ہے**''۔ حاسدو! ایک ولی کامل کی زبان فیض ترجمان سے نکلا ہوا تیر کیا اب تک تمہارے سینوں میں پیوست نہیں ہوا؟۔ اب تک تمہارے کلیجے چھلنی نہیں ہوئے؟؟۔ عالم گیر شہرت، جہانگیر سطوت اور بے پناہ عزت ومقبولیت، اتنا سب کچھ ہونے کے باوجود بھی تمہاری آنکھوں کی بصارت کا دامن اب بھی تار تار نہیں ہوا؟؟؟ بریلی کے اس حشر نما وادی کے بعد اب بھی تمہیں کسی دنیاوی میدان محشر کا انتظار ہے؟؟؟؟ اس کی طلعت کی قصیدہ خوانی میں کیسے کیسے لوگوں نے اپنے اپنے لبہائے نازنین کو جنبش دی ہے دیدۂ اعتبار ہو تو اوراق گردانی کرتے جاؤ اور ان کی عظمتوں کی قصیدہ خوانی میں رطب اللسان ہو جاؤ اسی میں عافیت ہے بصورت دیگر تمہارے لیے قعر مذلت تیار ہے!

(۱) محدث مکہ سید محمد علوی عباسی نے آپ کو "محدث حنفی، محدث عظیم اور عالم کبیر" کہا۔

(۲) محدث فلسطین شیخ جمیل حسینی نے "شیخ الاسلام والمسلمین، شیخ الکامل، عارف باللہ کہہ کر فرمایا" ان کے وسیلے سے دعا مانگو اللہ ضرور قبول فرمائے گا"

(۳) خطیب دمشق اولاد غوث اعظم عبدالعزیز فرماتے ہیں "الامام الشیخ اختر رضا صاحب قبلہ کا فیضان ہمارے اوپر جاری ہے"

(۴) پیر سید علاء الدین گیلانی علیہ الرحمہ پاکستان بلاتے ہیں تو ۲۱ توپوں کے ذریعہ صدر مملکت کے جیسا استقبال ہوتا ہے!

(۵) سید تراب الحق علیہ الرحمہ "مرکزی ذات" بتا کر اور بجنل نعلین پاک تحفہ میں عطا فرماتے ہیں!

(۶) اولاد سرکار موسیٰ کاظم الشیخ الصباح کو تاج الشریعہ جہاں قدم رکھ دیتے ہیں وہاں نور برستا نظر آتا ہے۔

(۷) مارہرہ کے تاجدار جب خلافت دیتے ہیں تو قائم مقام مفتی اعظم کا نعرہ لگتا ہے۔

(۸) حضور مدنی میاں صاحب قبلہ فرماتے ہیں "تاج الشریعہ کے بعد علمی وروحانی دنیا میں جو خلا پیدا ہوا، اس کی تکمیل مستقبل قریب میں ممکن نہیں!

(۹) الجامعۃ الاشرفیہ کے سربراہ اعلیٰ رطب اللسان ہیں "اے اللہ ہمیں اور ہمارے ان بچوں کو تاج الشریعہ کے نقش قدم پر چلا دے۔

ان مقدس شخصیات کے علاوہ اور بھی بہت سی معتبر و معتمد ہستیوں نے آپ کے تعلق سے بہت کچھ پیغام دیا ہے، جن کی علمی، عملی اور شرافتی ہائٹیں خود آسمان کی بلندیوں سے باتیں کرتی ہیں۔ آپ نے عربی میں لکھا ہوا اپنا کلام جب خطیب دمشق کو سنایا اور مقطع پڑھا "ھٰذا اختر ادنا کم، ربی احسن مثواہ" تو خطیب دمشق پکار اٹھے "اخترنا سیدنا وابن سیدنا"۔

اب آپ اندازہ لگائیں! کون ہیں تاج الشریعہ جب سردار خود اپنا سردار کہہ رہے ہیں۔۔۔!!!

ان کے بارے میں بھلا ہم سا کوئی کیا بولے — جن کی ٹھوکر کا اشارہ ہو تو مردہ بولے

یہ فضل والے ہیں جو فضل والے کا خطبہ پڑھ رہے ہیں۔ چند حسد کے کینسر میں مبتلا اور اپاہج ذہن کے چوپائے اگر سکرات میں پہنچ جائیں تو انھیں گرم گھر میں جانے سے ہم کون ہوتے ہیں روکنے والے؟۔

جتنی مخالفت تاج الشریعہ کی کی گئی میرا خیال ہے کہ اگر اتنی مخالفت کسی اور پیر کی کی گئی ہوتی تو شاید اس کے مرنے کے لیے وہی کافی ہوتی!!! لیکن واہ رے تاج الشریعہ! واہ رے روح سنیت! واہ رے جانشین مفتی اعظم! واہ رے کلک رضا! آپ نے کیا ایڑ لگائی کہ مخالفت کے تمام "شیش محل" زمیں بوس ہوگئے اور مخالفین مجسمۂ حیرت بنے دیکھتے رہ گئے! تیس سے چالیس گھنٹے کے اندر عالمی ریکارڈ قائم کر دیا! دنیا کے کونے کونے سے کروڑوں دیوانے بریلی شریف کی مقدس سرزمین پر اپنا دل لے کر حاضر تھے! جاتے جاتے بتا دیا کہ تم آفتاب میں کیڑے تلاش کرو! اکیلا کرنے والے اکیلے رہ گئے! اور جو اکیلا تھا اس کے ساتھ زمانہ ہوگیا۔

اختر قادری خلد میں چل دیا — حاسدین رضا دیکھتے رہ گئے

حضور تاج الشریعہ! سرمایۂ اہل سنت

مولانا محمد قمر الدین رضوی مصباحی
مدرسہ غوثیہ فیض العلوم بڑھیا، کھنڈسری، سدھارتھ نگر یوپی

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

اس فرش گیتی پر ہر روز لاکھوں افراد جنم لیتے ہیں اور لاکھوں داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے اس جہان جاودانی کے مہمان بن جا تے ہیں انھیں نفوس میں ایک مقتدر ہستی مرجع العلماء والمشائخ سند الفقھاء، شیخ الاسلام والمسلمین، قاضی القضاۃ فی الہند، جانشین حضور مفتی اعظم ہند، مرشدی حضور تاج الشریعہ، علامہ الشاہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری علیہ الرحمہ والرضوان کی ذات ستودہ صفات بھی ہے۔آپ حضور سیدی اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی، حجۃ الاسلام علامہ الشاہ حامد رضا خان، حضور مفتی اعظم ہند اور حضرت مفسر اعظم ہند رحمھم اللہ علیھم اجمعین کے علوم کے سچے وارث اور مظہر اتم نیز اسلاف کرام کے اقدار وروایات کے وارث وامین تھے اور سواد اعظم اہل سنت کے اکابر علما و مشائخ اور صوفیاے کرام کی اسی روش پر قائم ودائم رہے جو انہیں آبا و اجداد سے بطور وراثت ملی تھی۔

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کا اپنے نانا جان حضور مفتی اعظم جو اپنے وقت کے فرد فرید علوم عقلیہ کے درشاہ وار میدان فقاہت کے شہسوار تھے عرب وعجم میں جن کی دھوم تھی اور وہ علم و عمل کے ایسے کارخانہ تھے جہاں پرزے نہیں ڈھلتے شخصیت سازی ہوتی تھی اس روشن اور شخصیت ساز ماحول میں عہد طفلی شروع ہوا۔ ہوش کی آنکھیں کھلیں تو ہر طرف قرآن وسنت کی حکمرانی نظر آئی، فقہ حنفی کا سکہ چلتے دیکھا، دین متین اور عظمت رسول کی حمایت اور اسکے رسول کے دشمنوں کی عداوت میں اپنے نانا جان اور والدہ ماجدہ کو یکتاے روز گار پایا، بلاشبہ حضور تاج الشریعہ اسی درسگاہ عظیم کے تربیت یافتہ اور خوشہ چیں تھے، یہی وجہ ہے کہ آپ لوگوں پر ہی نہیں بلکہ ان کے دلوں پر حکومت فرماتے ،اور آپ کی ذات بابرکات بین الاقوامی سطح پر مرجع خلائق تھی نیز آپ کی ذات گرامی ان نفوس قدسیہ میں سے تھی جن کی علمی شوکت وجلالت ،عظمت و بزرگی ،تقوی وطہارت مسلم الثبوت کے درجہ پر فائز تھی اور علمی وروحانی دنیا میں مشار الیہ و معتمد اور مستند، مرجع علما وفقہا اور مشائخ وصوفیا تھے۔

آپ نے علما و مشائخ کرام اور خانوادۂ رضویہ کی پاکیزہ اور مقدس روایات وعقائد ونظریات کو زندہ وتابندہ رکھا، درس رضا اور فقہ رضا وعشق رضا سے قوم کو روشناس کیا اور خاندان رضا کے علمی پلیٹ فارم سے اپنے عہد میں قوم وملت کی بھرپور نمائندگی کی اور اپنی زریں خدمات سے ایسی غیر معمولی شہرت ومقبولیت حاصل جس کی نظیر آج دنیا میں نہیں ملتی۔

اعلی حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ نے فقہ حنفی کو استحکام وفروغ بخشا جس کی نظیر نہیں ملتی آپ کی یہ علمی وراثت

منتقل ہوکر آپ کے خلف اکبر حضرت حجۃ الاسلام وسرکار مفتی اعظم ہند علیہم الرحمہ سے ہوتے ہوئے حضرت تاج الشریعہ تک پہونچی، اپنے آباواجداد کے اس سچے وارث نے اس مبارک کام کا آغاز اپنی چودہ سال کی عمر شریف سے کیا، اس دشوار گزار راہ کی منزل کو پا نے کی خاطر نانا جان حضور مفتی اعظم ہند اور استاذ العلماء مفتی سید افضل حسین مونگیری علیہم الرحمہ کے نقوش ہائے قدم کی پیروی کی اور ان باکمال ہستیوں کی نگاہوں سے اپنے لکھے ہوئے فتاوی گذارتے رہے اور اپنا پہلا فتوی اپنے استاذ حضرت مفتی سید افضل حسین مو نگیری علیہ الرحمہ کو دکھایا تو حضرت نے آپ کو بہت بہت شاباشی عطا فرمائی اور داد و تحسین سے نوازا اور حوصلہ افزائی کے لئے ارشاد فرما یا کہ یہ فتویٰ آپ کے نانا جان کی عمیق نگاہوں تک پہنچنا چاہیے، آپ نے حضرت کے حکم پر اپنے نانا جان سرکار مفتی اعظم رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں پیش فرمایا، نانا جان نے دیکھا تو فرط مسرت سے چہرۂ انور کھل گیا اور داد و تحسین سے نوازا۔

اور ایک وقت وہ بھی آیا کہ حضرت مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی پوری ذمہ داری آپ کو سونپ دی۔ حضور مفتی اعظم کے الفاظ بقول حضرت مولانا شہاب الدین رضوی بحوالہ حضرت سید مفتی شاہد علی رضوی رامپوری حیات تاج الشریعہ میں لکھتے ہیں ''اختر میاں اب گھر میں بیٹھنے کا وقت نہیں یہ لوگ جن کی بھیڑ لگی ہوئی ہے کبھی سکون سے بیٹھنے نہیں دیتے اب تم اس (فتوی نویسی کے) کام کو انجام دو میں (دارالافتاء) تمھارے سپرد کرتا ہوں،، موجودہ لوگوں سے مخاطب ہوکر مفتی اعظم نے فرمایا،،اب اختر میاں سلمہ سے رجوع کریں انھیں میرا قائم مقام اور جانشین جانیں'' حضور تاج الشریعہ پر حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ عنہ کی نوازشات اور دعا ئیں ہر وقت شامل حال رہیں اور آپ کا کرم بے پایاں سایہ افگن رہا۔

آپ نے جانشین ہونے کا حق پورے طور پر ادا بھی فرمایا اور ہر وقت اپنے نانا جان کے عکس جمیل ہی رہے نیز اللہ رب العزت نے آپ کو بے شمار علوم وفنون سے نوازا اور آپ کی ہر بات دلائل سے پر اور جامعیت سے لبریز ہوا کرتی تھی۔ ممتاز الفقہا حضور محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفی صاحب قبلہ قادری مدظلہ تحریر فرماتے ہیں ,,آپ کے علمی کارنامے برجستگی سے متصف ہوتے ہیں پھر ہر بات دلائل سے مبرہن دقت معانی سے مشتمل جامعیت سے لبریز ہوتی ہے حضرت تاج الشریعہ کو چالیس علوم وفنون پر عبور وملکہ حاصل ہے جن میں بہت سے علوم وفنون پر آپ کی تصنیفات وتالیفات شاہد وعادل ہیں۔ علم تفسیر، علم حدیث، علم فقہ وافتاء، علم کلام، علم تصوف، علم لغت، علم بلاغت، علم نحو، علم عربی ادب خاص آپ کے موضوعات ہیں''۔

حضور تاج الشریعہ مسلک اعلی حضرت کے روشن مینار تھے، جس کی تابشوں اور ضیاباریوں سے پوری دنیائے سنیت روشن تھی۔ آپ کی رحلت جماعت اہل سنت کے لیے عظیم خسارہ ہے، یہ خلا پر ہونا بہت دش وار کن ہے! رب قدیر آپ کو غریق رحمت فرمائے اور آپ کے فیوض وبرکات سے پوری دنیا کو مالا مال فرمائے! آمین!

ابر رحمت تیری مرقد پر گہر باری کرے ابر رحمت تیری مرقد پر گہر باری کرے
تجھے کیا فکر ہو اختر تیرے یاور ہیں وہ یاور بلاؤں کو جو تیری خود گرفتار بلا کر دیں

تاج الشریعہ! اپنے اوصاف کے آئینے میں

مولانا محمد نظام الدین مصباحی (استاذ دار العلوم منظر حق ٹانڈہ امبیڈکر نگر یوپی)

کائنات کی گردش لیل ونہار میں علم وحکمت کے نہ جانے کتنے آفتاب و ماہتاب جگمگائے اور اپنے اپنے وجود ضیا پاش سے ہر چہار جانب کو ضوبار بنا کر روپوش ہوگئے، اور اس خاکدانِ گیتی پر نہ جانے کتنی نابغۂ روزگار ہستیوں نے آنکھیں کھولیں اور اپنے اپنے وجود بامسعود سے پوری کائنات کو فیض یاب کر کے راہی ملک عدم ہوگئیں۔ انھیں منفرد المثال شخصیتوں میں ایک روشن وتابندہ نام اختر افلاک رضا، جانشین مفتیِ اعظم ہند، نائب حجۃ الاسلام، مظہر مفسر قرآن، وارث علوم رضویہ، عامل شریعت نبویہ، افضل الافاضل، امثل الاماثل، غزالی دوراں، سیوطی زماں، فقیہ اَجل، عالم باعمل، فاضل بے بدل، محقق عدیم النظیر، تاجدار علم وفن، آبروے اہل سنن، رئیس العلماء، ممتاز الفقہاء، سلطان القائدین، زینت مسند افتا، فخر ازہر، بقیۃ الاسلاف، نمونۂ صلحا، پیکر تفقہ، حجۃ العصر، فرید الدہر، یگانۂ روزگار، امینِ رضویات، تاج الشریعہ حضرت علامہ ومولانا مفتی اختر رضا خان قادری رضوی ازہری اَسکنہ اللہ فی جوار رحمتہ کا ہے۔

مجھ جیسے بے مایۂ علم وفن کے لیے آپ کی شخصیت سے متعلق کچھ سپرد بیاض کرنا آفتاب کو چراغ دکھانے کے مرادف ہے، لیکن پھر بھی عقیدتوں کا خراج پیش کرنے کے لیے مافی الضمیر کو تحریر کے جامہ میں ملبوس کر رہا ہوں اور بارگاہ تاج الشریعہ میں اس کی قبولیت کو دارین کی سعادت شمار کرتا ہوں۔

آپ کا بچپن: بقول شیخ سعدی: ع۔۔۔ بالاے سرش زہوش مندی می تافت ستارۂ بلندی

آپ ایام طفولیت سے ہی نیک خصلت، پاکیزہ طینت اور علمی شغف رکھنے والے تھے۔ بچپن سے ہی آپ نے وقت کی قدر و قیمت کو پہچانا اور عام بچوں کی طرح کھیل کود میں تضییع اوقات سے بچتے ہوئے علمی مشاغل میں وقت صرف کرنے کو اپنے لیے سعادت سمجھا۔ یہ اس لیے کہ آپ نے ایسے گھرانے میں آنکھیں کھولی تھیں جس کو ہمیشہ علم وفن کی مرکزیت حاصل رہی اور جہاں سے علم وحکمت کے وہ چشمے پھوٹے جن سے آج بھی پوری دنیا اپنی علمی تشنگی دور کر رہی ہے۔

اباطیل سے اعراض اور علمی انہماک نے ایک وہ وقت بھی دکھایا کہ علم وحکمت کے آسمان پر طلوع ہونے والے اس اختر علم وفن اختر رضا ازہری نے بیرون ملک بھی اپنی علمی استعداد کا لوہا منوایا اور جامع ازہر قاہرہ مصر سے "فخر ازہر" ایوارڈ حاصل کیا۔

آپ کا تصلب فی الدین اور عوام اہل سنت کو اس کی نصیحت:

آپ خود بھی "أشداء على الكفار رحماء بينهم" کے مکمل آئینہ دار، اہل ایمان کے ساتھ محبت ونرمی سے پیش آنے والے اور گستاخان بارگاہ رسالت کے لیے سیف برق بار تھے، اور اپنے مریدین ومحبین وجملہ عوام اہل سنت کو اسی کا حکم صادر فرمایا کرتے تھے۔ اس کا اندازہ درج ذیل اقتباس سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ حضرت مولانا شہاب

الدین رضوی حالات تاج الشریعہ بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

''اسلامیہ انٹر کالج بریلی میں آل انڈیا جماعت رضائے مصطفیٰ نے عظمت مصطفیٰ کانفرنس (۲۰۰۲ء) کا انعقاد کیا تھا۔ حضرت نے ہزاروں کے مجمع سے خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ: آپ لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں اور وصیت کرتا ہوں کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے مسلک پر قائم رہنا۔ وہابیوں اور دوسرے فرقوں سے میل جول، کھانا پینا یا کسی بھی طرح کا اتحاد جائز نہیں ہے۔ ان فرقہائے باطلہ سے تا قیامت اتحاد نہیں ہوسکتا۔ میرے خاندان کے لوگ ہوں یا میرا بیٹا ہی کیوں نہ ہو اگر آپ دیکھیں کہ مسلک اعلیٰ حضرت سے ہٹ گیا ہے تو دودھ کی مکھی کی طرح نکال کر باہر کردیں (چھوڑ دیں)۔

آپ کی زبان دانی:

اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے شمار خوبیوں سے نوازا تھا۔ ان تمام نوازشات الٰہیہ میں اس کی ایک خاص عطا یہ بھی ہے کہ اس نے آپ کو متعدد زبانوں کا علم عطا فرمایا۔ آپ اردو، عربی، فارسی اور انگریزی یکساں سلاست و روانی کے ساتھ بولتے تھے۔ مذکورہ زبانوں میں آپ کے نوک قلم سے بے شمار فتاویٰ بھی معرض وجود میں آئے اور دیگر تصانیف بھی نگارش پذیر ہوئیں۔ اردو عربی اور فارسی زبان میں آپ کے منظومات بھی پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ جب عربی زبان میں کلام فرماتے تو خالص العرب بھی انگشت بدنداں ہو جاتے تھے اور سننے والا اس بات کا احساس تک نہیں کرسکتا تھا کہ یہ کوئی غیر عربی شخص کلام کر رہا ہے۔ جیسا کہ حضور محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب قادری دامت برکاتہ القدسیہ تحریر فرماتے ہیں کہ: ''آپ کی خطابت و شاعری اور ترجمہ نگاری کسی پختہ کار عربی ادیب کے کارناموں پر بھاری نظر آتی ہے۔ جامعہ ازہر کے دور تحصیل میں جب آپ کا عربی کلام ازہر کے شیوخ سنتے تو کلام کی سلاست و نزاکت اور حسن ترتیب پر جھوم اٹھتے اور کہتے تھے کہ یہ کلام کسی غیر عربی کا محسوس ہی نہیں ہوتا۔''

مزید تحریر فرماتے ہیں کہ: ''یہ واقعہ میرے سامنے ہی کا ہے کہ زمبابوے میں ایک مصری شیخ نے آپ کے حمدیہ اشعار سنے تو بہت محظوظ ہوئے اور اس کی نقل کی فرمائش بھی کر ڈالی۔''

یہی حال حضرت کی انگریزی گفتگو کا بھی ہوتا تھا کہ بلا تکلف و تصنع برجستہ اور فی البدیہ آپ انگریزی زبان میں ایسی سلاست و شستگی اور روانی کے ساتھ گفتگو فرماتے کہ سننے والا بغیر متاثر ہوئے نہ رہ پاتا۔ مولانا شہاب الدین رضوی تحریر فرماتے ہیں کہ:

''نائب انکم ٹیکس کمشنر جناب ظہور افسر خاں رضوی بریلوی (مقیم حال اجمیر شریف) سے ابتداء مشورہ فرماتے تھے۔ مگر موصوف کا یہ تأثر تھا کہ: حضرت جن انگریزی الفاظ اور جملوں کا استعمال کرتے ہیں وہ لغات کے اعتبار سے بالکل درست ہوتے ہیں، اس طرح کی سلاست و روانی بھری تحریریں مجھے بہت کم دیکھنے کو ملیں۔''

حضور محدث کبیر مدظلہ العالی تحریر فرماتے ہیں: ''حضرت علامہ ازہری کو میں نے انگلینڈ، امریکہ، ساؤتھ افریقہ، زمبابوے وغیرہ میں برجستہ انگریزی زبان میں تقریر و وعظ کرتے دیکھا ہے، اور وہاں کے تعلیم یافتہ لوگوں سے آپ کی تعریفیں بھی سنیں، اور یہ بھی

ان سے سنا کہ حضرت کو انگریزی زبان کے کلاسیکی اسلوب پر عبور حاصل ہے۔“

آپ کی شہرت و مقبولیت:

آپ کے جملہ اوصاف حسنہ میں سے ایک وصف خاص یہ بھی ہے کہ حق تعالیٰ نے آپ کو بے پناہ شہرت و مقبولیت سے نوازا تھا۔ مفہوم حدیث پاک ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کو اپنا محبوب بندہ بنالیتا ہے تو فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ فلاں بندے کو میں نے اپنا محبوب بنالیا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ فرشتے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر اس بندے کی محبت تمام مومنوں کے دلوں میں ڈال دی جاتی ہے، اور سارے مومن اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔

حضور تاج الشریعہ کو بے پناہ مقبولیت کا حاصل ہونا یقیناً بارگاہ خداوند قدوس میں مقبول و محبوب ہونے کا واضح و بین ثبوت ہے۔ اسی بے پناہ مقبولیت کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر غلام زرقانی تحریر فرماتے ہیں:

”شخصیت کی سحر طرازی بہت مشہور ہے، تاہم میری آنکھوں نے آج تک حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ سے زیادہ کسی کے اردگرد پروانوں کا اس قدر ہجوم نہیں دیکھا۔ جس علاقے سے موصوف کے گزرنے کی خبر ہوجاتی وہاں کے لوگ گھنٹوں ایک جھلک دیکھنے کے لیے بے تاب ہوجاتے۔ دست بوسی کی مہلت نہ مل سکے تو جسم نازک سے لگے ہوئے کپڑے کو ہی چھو کر بوسہ دے لیتے۔

حلقۂ ارادت میں داخلے کے لیے مجمع عام کے سامنے کسی حاضر باش کو تمہید باندھنے کی ضرورت نہ تھی بلکہ لوگ نہ صرف ایک جھلک دیکھ کر، بلکہ تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کے نام سے اس قدر مانوس ہوگئے تھے کہ خود ہی دیر تک حلقۂ ارادت میں داخلے کے وقت کا بے چینی سے انتظار کرتے رہتے۔ ایک ایک بار میں کثرت ازدحام کا یہ عالم تھا کہ لمبی لمبی رسی لائی جاتی اور ہزاروں کی تعداد میں لوگ یہاں وہاں سے رسی کا کونہ تھام لیتے اور یوں تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی غلامی میں آجانے پر فخر کیا کرتے۔ عقیدت مندوں کی بھیڑ جب عروج پر پہنچتی اور ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش میں دھکم دھکا ہوتا، تو حاشیہ نشینوں کو غصہ بھی آتا اور خوشی بھی ہوتی۔ غصہ اس بات پر کہ لوگ اپنے مرکز عقیدت کے تحفظ وصیانت کی بھی پرواہ نہیں کررہے ہیں، اور خوشی اس بات پر ہوتی کہ تاج الشریعہ کی عوامی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ لوگ ایک جھلک دیکھنے کے لیے اپنے آپ کو تکلیف دہ صورت حال کے حوالے کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے ہیں۔“

مختصر اًیں کہ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کو جس جہت سے بھی دیکھا جائے ہر جہت سے تمام خوبیوں کے جامع اور کامل واکمل نظر آتے ہیں۔ اور آپ کی حیات مبارکہ کے جس گوشے پر قلم اٹھایا جائے دفتر کے دفتر ناتمام ہوجائیں۔ نہ تو یہ چند سطور آپ کی حیات مبارکہ کی عکاسی کرسکتی ہیں اور نہ ہی مجھ بے بساط میں یہ بساط کہ آپ کے اوصاف وخصائل کو جامۂ تحریر دے سکوں۔ جو کچھ بھی زیب قرطاس ہوا وہ حضرت کی بارگاہ میں عقیدتوں کا خراج ہے۔

دعا ہے کہ مولائے قدیر ہم تمام اہل عقیدت کو حضرت کے فیضان سے حظ وافر عطا فرمائے۔ **آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلاۃ و اکمل التسلیم.**

تاج الشریعہ! ایک حق گو و بے باک شخصیت

حضرت مولانا: صاحب علی یار علوی چترویدی
چیف ایڈیٹر ''امام احمد رضا میگزین'' سدھارتھ نگر،
پرنسپل دار العلوم امام احمد رضا بندیشر پور، سدھارتھ نگر

اللہ رب العزت نے اس خاکدان گیتی پر بے شمار افراد و اشخاص پیدا کیے اور یہ تسلسل تا قیام قیامت رہے گا، بہت سارے افراد ایسے بھی ہیں جن کو ان کے کارنامے کی بنیاد پر ہمیشہ یاد کیا جاتا ہے، انہیں بطور تمثیل پیش بھی کیا جاتا ہے۔ انہیں پاکباز ہستیوں میں ایک شخصیت قاضی القضاۃ فی الہند، جانشین حضور مفتیٔ اعظم ہند، وارث علوم اعلیٰ حضرت، قائد اہل سنت حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی اختر رضا خاں ازہری 'تاج الشریعہ' علیہ الرحمۃ والرضوان کی ہے!

حضور تاج الشریعہ کو اللہ رب العزت نے اپنے پیارے حبیب صاحب لولاک ﷺ کے صدقہ وطفیل بے شمار خوبیوں سے سرفراز فرمایا ہے، آپ مفسر قرآن، محدث وقت، مجدد عصر، مفتی، محقق، مصنف، پابند احکام شرع، متبع سنت مصطفی ﷺ تھے، حضور تاج الشریعہ کا ایک نمایاں وصف حق گوئی و بے باکی ہے، یہ ایک ایسی خوبی ہے جو سب کو میسر نہیں! حالات زمانہ کے ساتھ بہت سے لوگ مصلحتاً خاموشی اختیار کر لیتے ہیں لیکن حضور ازہری میاں قبلہ نے کسی فرد بشر یا تنظیم یا ادارے کی قطعاً رعایت نہ کی، اگر ان میں ذرہ برابر بھی شرعی خامی نظر آئی تو فوراً اس سے روکا، کبھی قلم سے تو کبھی زبان سے، یہی وجہ ہے کہ بہت سارے لوگ حضور تاج الشریعہ سے اختلاف بھی رکھتے اور اپنی مجلسوں میں برملا اس کا اظہار بھی کرتے، مگر تاج الشریعہ اپنے موقف پر قائم رہے بلکہ یہ کہا جائے تو انسب ہوگا کہ حضور ازہری میاں کی گرفت اپنی ذات کے لیے نہیں بلکہ اللہ اور اس کے پیارے حبیب علیہ السلام کی رضا کے لیے ہوتی، حضور تاج الشریعہ کی حق گوئی و بے باکی کے تعلق سے چند باتیں عرض کر رہا ہوں اس سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ فی زمانہ حضور ازہری میاں قبلہ اس مرد مجاہد کا نام تھا جسے دنیا کی کوئی طاقت نہ جھکا سکی اور نہ مٹا سکی ۱۹۷۵ء میں اندرا گاندھی سابق وزیر اعظم جمہوریہ ہند کی ایما پر ملک میں ایمرجنسی نافذ کیا گیا، بڑے بڑے سیاستداں جو اندرا گاندھی کی ہاں میں ہاں نہیں ملاتے انہیں جیل کی سلاخوں کے پیچھے ڈال دیا گیا! ایسا لگ رہا تھا کہ یہ ملک جمہوری نہیں بلکہ بادشاہی ہے، اندرا گاندھی ایک ظالم و جابر حکمراں بن چکی تھی، اس کا بیٹا سنجے گاندھی خود بھی تاناشاہ تھا، پس پشت اس کو بھی حکومت کی حمایت حاصل تھی، حکومت کے نشے میں چور وزیر اعظم نے نسبندی کا حکم صادر کیا کہ دو بچے سے زیادہ پیدا نہیں کر سکتے حکومت کے اشارے پر پولس والے جبراً نسبندی کروا رہے تھے، حکومت کے ظالمانہ و جابرانہ رویہ سے ہر کوئی خوفزدہ تھا اور حکومت کی ہاں میں ہاں ملانے میں اپنی عافیت تصور کر رہا تھا، یہاں تک کہ دار العلوم دیوبند کے مہتمم مفتی طیب قاسمی نے نسبندی کے جواز پر فتوی دے دیا تھا، لیکن جب یہ بات بریلی شریف کے ایوان میں پہونچی تو تاجدار اہل

سنت، شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند نے حضور تاج الشریعہ کو بلایا اور فرمایا کہ نسبندی کے خلاف فتویٰ لکھو، حضور ازہری میاں نے مفتی اعظم ہند کے حکم کے مطابق قرآن وحدیث کی روشنی میں یہ فتویٰ دیا کہ نسبندی حرام ہے، یہ کسی صورت میں جائز نہیں، پھر اس فتویٰ پر مفتی اعظم ہند، قاضی عبدالرحیم بستوی اور مفتی ریاض سیوانی نے دستخط کیے، جب یہ فتویٰ عام ہوا اور حکومت کی کانوں تک اس کی آواز گونجی، تو سب کے سب گھبرا گئے اور حکومت کی چولیں ہل گئیں، حکومت کے کارندے بریلی شریف پہونچے حضور مفتی اعظم ہند سے ملاقات کے بعد کہا کہ مفتی صاحب اپنا فتویٰ واپس لے لو! ورنہ حکومت کے عتاب کا شکار ہونا پڑے گا! آپ نے فرمایا ''حکومت بدل جائے یہ ممکن ہے، مگر قرآن وحدیث کی روشنی میں لکھا گیا فتویٰ نہیں بدل سکتا'' زمانے نے دیکھا کہ ایک مردِ حق آگاہ کے منہ سے نکلی ہوئی بات حرف بحرف صادق ہوئی، الیکشن ہوا حکومت بدلی، یہاں تک کہ اندرا گاندھی اپنی سیٹ بھی نہ بچاسکی، اور شکست سے دوچار ہوئی اسے کہتے ہیں استقامت فی الدین جسے عملی طور پر خانوادۂ رضا کے چشم وچراغ نے کر کے دکھایا اور یہ ثابت کردیا کہ

جو جان مانگو! تو جان دیں گے جو مال مانگو! تو مال دیں گے
مگر یہ ہم سے نہ ہوگا ہرگز، نبی کا جاہ و جلال دیں گے

پھر جب شری شری روی شنکر نے بابری مسجد کی جگہ مندر بنانے کی مہم حکومت کے اشاروں پر چلانا شروع کیا، وہ روی شنکر جس کے تقریباً ملک وبیرون ممالک میں دوکروڑ سے زیادہ محبین ہیں، جس کے ساتھ بڑے سے بڑے سیاست داں اپنی تصویر کھنچوانے میں فخر محسوس کرتے ہیں! حکومت نے اس کو میدان میں اتارا تاکہ کسی طرح سے مسلمانوں کو آمادہ کرلیا جائے کہ مندر بن جائے! اور اسی سوچ کے ساتھ روی شنکر نے پورے ملک کا دورہ کیا، رافضیوں نے پہلے ہی اعلان کردیا کہ مندر بننا چاہیے، حالانکہ رافضیوں کو کبھی بھی بابری مسجد سے کوئی تعلق نہ تھا، لیکن بنام مسلمان حکومت نے اسے اپنے ماتحت کرلیا، شری شری کو بنام مسلمان تمام فرقوں سے مثبت جواب ملا ہر مکتبہ فکر کے لوگوں نے کھلے دل سے اس کا استقبال کیا! اسے امید قوی تھا کہ ہم کامیاب ہوجائیں گے! اسی ارادے سے وہ بریلی شریف روانہ ہوا اور ۶/ مارچ ۲۰۱۸ء بروز منگل بریلی پہونچا اور حضور تاج الشریعہ سے بات کرنا چاہا تاکہ اپنی بات رکھ سکے، مگر واہ رے سنیوں کے دلوں کی دھڑکن! شیر رضا، اہل سنت کی امانت حضور ازہری میاں قبلہ زندہ باد زندہ باد! ملاقات کرنا تو دور کی بات جب شری شری کا قافلہ جامعۃ الرضا کے گیٹ پر پہونچا تو اس کے ساتھ ایس ڈی ایم، ایس پی، ڈی ایم اور انتظامیہ کے افراد بھی تھے، مگر تاج الشریعہ نے حکم دیا کہ مجھ سے ملاقات تو دور کی بات ہے میں اس شخص کو اپنے مدرسے میں داخل بھی نہ ہونے دوں گا اور گیٹ میں تالا لگوادیا، تقریباً ایک گھنٹہ سے زیادہ یہ لوگ کھڑے رہے! لیکن خالی ہاتھ واپس لوٹنا پڑا اور اسی وقت سے یہ تحریک ختم ہوگئی۔

آئین جواں مرداں حق گوئی و بے باکی   اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

۱۹۸۶ء کا واقعہ جب حضور تاج الشریعہ کو میدان عرفات سے گرفتار کیا گیا آپ نے پوچھا کہ مجھے کس جرم میں پابند سلاسل کیا

جارہاہے، بتایا گیا کہ آپ امام کعبہ کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے، حضور تاج الشریعہ نے فرمایا کہ ہمارے عقیدے کے مطابق ہماری نماز ان کے پیچھے نہیں ہوگی! آپ اس مرد مجاہد کے جملہ پر غور کریں کہ اس سے بڑھ کر حق گوئی و بے باکی کیا ہوسکتی ہے، دوسرا کوئی ہوتا تو بر بنائے مصلحت کچھ الگ ہی گفتگو کرتا، مگر تاج الشریعہ نے یہ بتادیا کہ حق گوئی ہمیں وراثت میں ملی ہے، ہماری حق گوئی و بے باکی اپنی ذات کے لیے نہیں ہوتی بلکہ قرآن واحادیث کے پیغام کو پہونچانے کے لیے ہوتی ہے، سعودی حکومت نے آپ کو مدینہ شریف بھی نہ جانے دیا، وہیں سے ہندوستان واپس بھیج دیا، مگر فضل خداوندی شامل حال رہا، کہ اسی مکہ شریف میں آپ کو مہمان بنا کر بلایا گیا اور آپ کے ہاتھوں کعبۃ اللہ شریف کا غسل کروایا گیا، اس سے پتہ چلا کہ جو بھی شریعت کی حفاظت کے لیے کمر بستہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی محبت لوگوں کے دلوں میں ڈال دیتا ہے، آپ حیات تاج الشریعہ کا بغور مطالعہ کریں تو یہ بات مانند آفتاب وماہتاب عیاں ہوجائے گی کہ جتنی مخالفت تاج الشریعہ کی کی گئی اگر کسی اور کی گئی ہوتی تو اس کا جینا محال ہوجاتا، مگر حضور ازہری میاں قبلہ کی شب وروز مقبولیت بڑھتی گئی، پوری دنیا میں آپ کے مریدین پائے جاتے ہیں، آپ اپنی حیات میں جس سمت تشریف لے جاتے فقط آپ کے دیدار کے لیے خلق خدا کا ایسا ہجوم آتا کہ انتظامیہ حیران ہوجاتی کہ یہ کون انسان ہے جس کو دیکھنے کے لیے اس قدر لوگ اکٹھا ہوتے ہیں، مگر کوئی بدنظمی بھی نہیں ہوتی جبکہ کسی دوسرے موقع پر اگر پچاس ہزار کا مجمع ہوجائے تو انتظامیہ اس کی دیکھ ریکھ میں سرگرداں رہتی ہے، جب مجمع ختم ہوجاتا ہے تب اطمینان کی سانس لیتی ہے، مگر تاج الشریعہ کے دیدار کے لیے اتنے لوگ اکٹھا ہوئے اور کوئی بدنظمی بھی نہ ہوئی! یہ ہے فیضان حضور بڑے پیر سرکار غوث اعظم کا، شریعت مطہرہ کی پاسداری کے لیے جو آپ کی حق گوئی و بے باکی تھی آپ کی مقبولیت میں چار چاند لگا دیا، جب آپ اس دار فانی سے دار بقا کی طرف کوچ کیے اور آپ کی نماز جنازہ میں اہل سنت کی کثیر تعداد کی شرکت نے یہ ثابت کر دیا کہ تاج الشریعہ کا قلم یا آپ کا فرمان اپنی ذات کے لیے نہیں بلکہ مصطفیٰ جان رحمت ﷺ کی تعلیمات کو عام کرنے کے لیے تھا۔

عرش پر دھومیں مچی کہ مومن صالح ملا فرش پر ماتم بچھا کہ طیب وطاہر گیا

☆☆☆

تاج الشریعہ علیہ! نعتیہ شاعری کے آئینے میں

مولانا غلام معین الدین (استاذ مدرسہ غوثیہ فیض العلوم بڑھیا)

نعت گوئی کا سلسلہ عہد رسالت ہی سے چلا آرہا ہے اور جب بھی اس فن کا ذکر ہوتا ہے تو ذاکر کے دماغ میں سیدنا حسان بن ثابت، کعب بن زہیر، عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی یاد آجاتی ہے اور ان کی تخلیقات شعری ہمارے قلوب واذہان میں عشق رسالت کا شمع فروزاں کردیتی ہے جیسے!

سیدنا حسان بن ثابت کا وہ مشہور زمانہ کلام:

واحسنُ منکَ لم ترى قط عینی
واجمل منک لم تلد النساء

سیدنا کعب بن زہیر کا کلام:

انّ الرسول لنور یستضاء بہ
مھنّد من سیوف اللہ مسلول

سیدنا عبداللہ بن رواحہ کا کلام:

روحی الفداء لمن اخلاقہ
شھدت بانہ خیر لولودٍ من البشر

نعت گوئی کے اس پاکیزہ اور مقدس سفر میں جب قافلہ آگے بڑھتا ہے تو بہت سی آوازیں سماعتوں کے افق پر چاند وسورج کی طرح روشنی بکھیرتی نظر آتی ہیں ان میں شیخ محمد بن احمد، جمال الدین یحیٰ، شیخ ابو محمد عبداللہ اور جمال الدین نباتہ رحمھم اللہ کے نام نمایاں طور پر لئے جاسکتے ہیں لیکن ایک اور عاشق زار پیمبر مقبول بارگاہ سرور امام بوصیری مصری کا نام پاک کو چھوڑ دینا ہمارے بس کا نہیں یہ تو عربی زبان کے مقدس نعت خواں تھے لیکن جب دین اسلام کی بہاریں عرب سے باہر پہونچیں تو صحرائے عجم میں بھی ایسے گل وسنبل کھلے جس کی خوشبو سے سارا عرب وعجم معطر ہوگیا عجم کے صحرا کو اپنی نعت گوئی کی خوشبو سے سرمست کرنے والی شخصیتوں میں جامی وسعدی امیر خسرو علیہم الرحمہ وغیرہ کی شخصیتیں خاص طور سے نمایاں نظر آتی ہیں۔

یہی سلسلہ جب آگے بڑھ کر برصغیر ہند وپاک میں پہنچا تو اردو زبان کی نعت میں مرزا رفیع الدین سودا خواجہ میر درد، نظیر اکبر آبادی انشاء اللہ خاں انشاء ذوق شاعر مشرق علامہ ڈاکٹر اقبال وغیرہ نے بڑے ذوق وشوق سے سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کا شرف حاصل کیا لیکن جب یہ سلسلہ بریلی کی سرزمین پر پہنچا تو ایسے گلہائے رنگارنگ سرزمین بریلی سے پیدا ہوئے

جنھوں نے اردو نعتیہ شاعری کے ذریعہ عشق رسالت کا ایسا خوبصورت گلشن بنا دیا کہ عشاق نبی اپنے پیارے نبی کی پیاری خوشبو سے سات سمندر پار کی دوری پر بیٹھے بیٹھے اپنے بے چین دلوں کو سکون وقرار بخشنے لگے۔

مولانا حسن رضا بریلوی کا دیوان اٹھا کر دیکھیں یا مداح الحبیب علامہ جمیل الرحمٰن کا دیوان اٹھالیں یا حضور مفتی اعظم ہند کا اور حضور سیدی سرکار اعلیٰ حضرت عاشق رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیوان حدائق بخشش کی تو بات ہی نرالی ہے اسی زنجیر کی ایک خوبصورت کڑی حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی ذات پاک ہے جس میں امام اہل سنت سیدی سرکار اعلیٰ حضرت کے علوم کا جمیل عکس نظر آتا ہے اور فن نعت گوئی میں بھی حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کا شمار صف اول کے شعر میں ہوا آپ کا مجموعہ کلام سفینہ بخشش کے نام سے مطبوع ہے جس میں نعت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک ایک شعر اتنا پر کیف اور عشق وعرفان سے پر ہے کہ سننے اور سنانے والے پر وجدانی کیفیت طاری جاتی ہے کہیں اپنے آقا ﷺ کے اختیارات کا ذکر جمیل کرتے ہوئے فرماتے ہیں اے دنیا والو میرے آقا جو مختار کائنات ہیں ان کے شان عالی یہ ہے جہاں بانی عطا کر دیں بھری جنت عطا کر دیں نبی مختار کل ہیں جس کو جو چاہیں عطا کر دیں فضا میں اڑنے والے یوں نہ اترائیں ندا کر دیں وہ جب چاہیں جسے چاہیں اسے فرماروا کر دیں، کہیں بارگاہ رسالت سے اپنے عشق ومحبت اور سوز گداز کو سپرد قرطاس کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

داغ فرقت طیبہ، قلب مضمحل جاتا کاش گنبد خضریٰ دیکھنے کو مل جاتا
میرا دم نکل جاتا ان کے آستانے پر ان کے آستانے کی خاک میں مل جاتا

کہیں فرماتے ہیں۔

گلوں کی خوشبو مہک رہی ہے دلوں کی کلیاں چٹک رہی ہیں
نگاہیں اٹھ اٹھ کے جھک رہی ہیں کہ ایک بجلی چمک رہی ہے

تاج الشریعہ! شان فقاہت

مولانا ظفر احمد نورانی امجدی

مدرسہ غوثیہ فیض العلوم بڑھیا

حدیث: من یرد اللہ بہ خیر یفقہ فی الدین

ترجمہ: جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین میں فقیہ بنا دیتا ہے

ممتاز المحدثین، سند المفسرین، سید المحققین، عمدۃ المتکلمین، زینۃ المورخین، زبدۃ المفکرین، اعلم العلماء، افضل الفضلاء، خیر المشائخ، سیدی مرشدی حضرت علامہ مولانا مفتی الشاہ محمد اختر رضا خان قادری ازہری حنفی بریلوی علیہ الرحمہ سیدی سرکار اعلیٰ حضرت کے علوم کے عکس جمیل تھے آپ کی ہمہ جہت شخصیت علم وفضل اور روحانیت کا ایسا روشن آفتاب تھی جس کی ضیا بار کرنوں سے قلوب اہل سنن منور ہوئے یوں تو آپ کی ذات بیک وقت محدث، فقیہ، متکلم، مفسر، محشی، مترجم، جیسے عظیم اوصاف کے حامل تھی مگر علم فقہ میں آپ پایا بہت بلند نظر آتا ہے جس کی نظیر ماضی قریب میں نہیں دکھائی دیتی کہ ایک مفتی کے لئے چند اوصاف کا ہونا ناگریز ہے وہ تمام اوصاف حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی ذات میں نمایاں طور پر موجود تھے۔

سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اپنی تصنیف لطیف (ابانۃ المتواری فی مصالحۃ عبد الباری) میں تحریر فرمایا ہے اور وہ یہ ہیں فقہ یہ نہیں کہ کسی جزیہ کے متعلق کتاب کی عبارت نکال کر اس کا لفظی ترجمہ سمجھ لیا جائے یوں ہر اعرابی ہر بدوی فقیہ ہوتا کہ ان کی مادری زبان عربی ہے بلکہ فقیہ بعد ملاحظہ اصول مقررہ وضوابط محررہ ووجود تکلم وطرق تفاہم وتنقیح مناط ولحاظ انضباط ومواضع یسر و احتیاط تجنب تفریط وافراط وفرق روایات ظاہرہ ونادرہ وتمیز درآیات غامضہ وظاہرہ ومنطوق ومفہوم وصریح وقول وجمہور ومرسل و معلل ووزن الفاظ مفتیین وسبر مراتب ناقلین وعرف عام وخاص وعادات بلاد واشخاص وحال زمان ومکان واحوال رعایہ و سلطان وحفظ مصالح دین ودفع مفاسد مفسدین وعلم وجوہ تجریح واسباب ترجیح ومناہج توفیق ومدارک تطبیق ومسالک تخصیص ومنا سک تقیید ومشارع قیود وشوارع مقصود وجمع کلام نقد مرام فہم مراد کا نام ہے کہ تطلع تام واطلاع عام ونظر دقیق وفکر عمیق وطول خدمت علم وممارست فن وتیقظ وافی وذہن صافی معتاد تحقیق مئوید بتوفیق کا کام ہے اور حقیقۃ وہ نہیں مگ ایک نور کہ رب عزوجل بحض کرم اپنے بندہ کے قلب میں القا فرماتا ہے (وما یلقھا الا الذین صبروا وما یلقھا الا ذو حظ عظیم) الآیہ اور یہ دولت نہیں ملتی مگر صابروں کو اور اسے نہیں پاتا مگر بڑے نصیب والا۔

آپ کی ذات میں مذکورہ اوصاف کی جامعیت ہی آپ کے فتوی پر خواص وعام کے اعتماد کا سبب ہے اور فقہی جزئیات

کے استحضار کا عالم یہ ہیکہ ایک بار آپ جمشید پور تشریف لے گئے جناب علیم الدین صاحب کے مکان پر رونق بار تھے کہ ایک استفتا آیا آپ نے فوراً اس کا جواب ارقام فرمایا اور متعدد فقہی عبارات سے بھی مزین فرمایا اور دستخط کر کے حوالہ کر دیا جبکہ کوئی کتاب سامنے نہ تھی۔،،بحوالہ حیات تاج الشریعہ صفحہ نمبر ۱۱۱،، آپ کے فتاؤوں میں حوالہ جات کی بہتات بھی فقہی جزئیات کے استحضار پر دال ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کو نو پید مسائل کے احکام شرعیہ کے استنباط واستخراج کا ملکۂ راسخہ عطا فرمایا اسی خداداد استعداد کی بدولت آپنے ٹیلیفون سے خبر استفاضہ کے متعلق ایسی تحقیق انیق پیش فرمائی کہ مدمقابل آج تک ساقط ہے ٹیوی اور ویڈیو میں نظر آنے والی تصویر کے تصویر ہونے پر دلائل عقلیہ ونقلیہ براہین واضحہ حجت ناطقہ کے انبار لگا کر ثبت فرمایا کہ یہ تصویر ہے لھذا اسکا حکم بھی وہی ہے جو کاغذ وغیرہ پر پر چھپی تصویر کا ہے مسائل جدیدہ پر لکھی گئی آپ کی تصنیفات وتحقیقات ومقالات آج بھی اہل علم وفن سے خراج تحسین اصول کر کے آپ کی شان فقاہت کو اجاگر کر رہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کی خدمات جلیلہ وعظیمہ کو قبول فرمائے مگر افسوس کہ ان گونا گوں صلاحیتوں کا حامل آفتاب علم وفضل ۲۰ جولائی ۲۰۱۸ مطابق ۶ ذی قعدہ ۱۴۳۹ بروز جمعہ بوقت مغرب لب پر سوغات تکبیر لئے ہوئے ہمارے درمیان سے غروب ہو گیا اللہ تعالیٰ رشدنا الکریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درجات بلند سے بلند تر فرمائے اور آپ کے فیضان کرم سے ہم غلاموں کو مالا مال فرمائے۔آمین!

تاج الشریعہ! جہان سنیت کے بے تاج بادشاہ

حضرت مولانا احمد رضا امجدی
(استاذ: جامعہ اہل سنت امداد العلوم مٹھنا)

قاضی القضاۃ فی الہند، وارث علوم رضا، جانشین مفتی اعظم ہند، تاج الشریعہ علامہ الحاج الشاہ مفتی محمد اختر رضا خان ازہری علیہ الرحمۃ والرضوان کے وصال پرملال سے پورا عالم اسلام سوگ واروغم زدہ ہے۔ بلاشبہ اس عظیم سانحہ نے اسلامیان عالم خصوصاً مسلمانان ہند کو ابتلاوآزمائش کی دہلیز پر لاکھڑا کردیا ہے، جس سے عالم سنیت کو نا قابل تلافی نقصان ہے۔

یقیناً ''موت العالِم موت العالَم'' کے تحت پوری دنیا اس عظم روحانی پیشوا، عظیم فقیہ اور جید عالم دین سی محروم ہوگئی، جو علم وعمل کے جبل مستحکم بن امام احمد رضا کے علمی وعملی پرتو کی حیثیت سے خدمت دین متین میں لگے ہوئے تھے اور جس کے علمی فیضان سے پوری دنیا مستفیض ومستنیر ہورہی تھی، وہ بلاشبہ مرجع خلائق اور اسلامیان عالم کے مرکز عقیدت تھے، آپ کی پوری زندگی اتباع سنت میں گزری، آپ نہ صرف علم وعمل کے تاجدار تھے بلکہ زہد وتقویٰ اور بردباری کے پیکر جمیل بھی تھے، آپ ''الحب فی اللہ والبغض فی اللہ'' کی روشن مثال تھے۔

آپ کے وصال پرملال کی خبر سنتے ہی پوری دنیاے اسلام تڑپ اٹھی، اکناف عالم سے مریدین، معتقدین اور متوسلین کا نورانی قافلہ جوق درجوق شہر عشق ووفا (بریلی شریف) کی طرف کوچ کرنے لگا، دیکھتے ہی دیکھتے امڈتے ہوئے سیلاب کی طرح لوگوں کا ایک جم غفیر جمع ہوگیا! بھلا کیوں نہ ہو! آج سنیت کی جان اور باغ رضا کے مہکتے ہوئے پھول کا آخری دیدار کرنا تھا۔

پروردگار عالم تمام عالم اسلام کو صبر وشکر اور پس ماندگان بالخصوص شہزادۂ تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد عسجد رضا خان مدظلہ العالی ودیگر خانوادۂ رضویہ کے افراد کو صبر جمیل کی توفیق حسنہ سے مالا مال فرمائے، اللہ ان کی مرد پر رحمتوں اور برکتوں کا ساون بھادوں برسائے نیز ہم غلاموں کو ان کے علمی وروحانی فیوض برکات کا حق دار بنائے۔ آمین!

جہان صحافت کا عظیم شاہ کار
''سال نامہ ''خزائن العرفان'' کا
''تاج الشریعہ خصوصی شمارہ''
(شاعر) شعلہ گونڈوی

شمس الاساتذہ علامہ مفتی زین العابدین شمسی علیہ الرحمہ
کے فیضان مکتب کی کرامت
''سال نامہ ''خزائن العرفان'' کا
''تاج الشریعہ خصوصی شمارہ''
(مولانا) مبارک حسین نیپالی، بحر العلوم مہراج گنج، نیپال

تاج الشریعہ! جامع صفات شخصیت

حضرت مولانا محمد احمد قادری برکاتی (استاذ جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی، مئو)

حضور تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں ازہری علیہ الرحمۃ والرضوان، ان نابغۂ روزگار شخصیتوں میں سے ایک تھے، جنھیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے بے شمار محاسن وکمالات عطا فرمایا، پاکیزہ اخلاق، بحث وتحقیق کی اعلیٰ بصیرت سے آراستہ فرمایا تھا۔ آپ بیک وقت ایک مفتی، ادیب، محقق، مفکر اور بہترین قسم کے شاعر تھے اور یہ سب آپ کو اللہ نے وراثت میں عطا کیا تھا۔

آپ کی ولادت ۲۶ رمحرم الحرام ۱۳۶۲ھ/ ۲ر فروری ۱۹۴۳ء محلّہ سوداگران بریلی میں ہوئی۔ ۲۰ رسال کی عمر شریف میں سرکار مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو تمام سلاسل کی اجازت وخلافت عطا فرمائی اور آپ کے والد ماجد مفسر اعظم ہند علامہ محمد ابراہیم رضا جیلانی میاں نے فراغت سے پہلے ہی آپ کو اپنا جانشین بنا دیا تھا،

حضور تاج الشریعہ کوئی معمولی شخصیت کے مالک نہیں تھے، بلکہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت کے علوم وفنون اور فیوض وبرکات کے سچے پکے وارث اور خانقاہ رضویہ کے چشم وچراغ تھے، بلا شبہ آپ اللہ کے ولی کامل اور آیت کریمہ: ان الذین آمنوا وعملوا الصٰلحٰت سیجعل لھم الرحمٰن وُدا. (سورۂ مریم، آیت نمبر ۹۶) (ترجمہ: بے شک وہ جو ایمان لائے، اور اچھے کلام کیے عنقریب ان کے لیے رحمٰن محبت کرے گا۔) کے مصداق تھے۔ مشکاۃ شریف میں ہے: ”حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ پیارے رسو اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی بندے کو محبوب کرتا ہے تو جبریل کو بلاتا ہے، اور فرماتا ہے کہ فلانا میرا محبوب ہے، تو تم بھی اس سے محبت کرو! تو حضرت جبریل اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر حضرت جبریل آسمان والوں میں ندا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعلیٰ فلاں کو محبوب رکھتا ہے، سب اس کو محبوب رکھیں، تو آسمان والے اس کو محبوب رکھتے ہیں پھر زمین میں اس کی مقبولیت عام کر دی جاتی ہے“۔

انھیں شخصیتوں میں حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ بھی ہیں کہ اللہ نے مخلوق کے دلوں میں ان کی محبت ڈال دی ہے، لوگ تاج الشریعہ کی ایک جھلک پانے کے لیے گھنٹوں انتظار کرتے، ملک بیرون ملک ہر جگہ لوگ ہر وقت آپ کے دیدار کو مشتاق اور آپ پر جان نچھاور کرنے کو تیار رہتے۔ تمنا کرتے کاش ہمیں بھی تاج الشریعہ کی زیارت ایک بار ہی میسر آ جاتی! راقم الحروف خود ساؤتھ امریکہ گیا وہاں کے لوگوں کے دلوں میں تاج الشریعہ کے لیے بے انتہا محبت پائی۔ اکابر کی عزت ان کا ادب واحترم اوران کی تعظیم وتوقیر وہاں کے لوگوں کا طرۂ امتیاز ہے۔ آج بھی لوگ محدث کبیر دامت برکاتھم القدسیہ کی زیارت اوران کی آمد کے انتظار میں پلکیں بچھائے ہوئے ہیں۔

آپ صرف ایک عالم دین اور مفتی ہی نہیں تھے بلکہ اپنے آپ میں ایک انجمن تھے، تمام علوم وفنون کے ساتھ آپ کو تصنیف وتالیف پر بھی مکمل عبور حاصل تھا، دو درجن سے زائد نادر روزگار مصنفات آپ کی حیات مبارکہ کے عظیم شاہ کار ہیں۔ جن میں امام اہل سنت کی بہت سی وہ کتابیں جو اردو میں تھیں ان کو آپ نے عربی اور جو عربی میں تھیں ان کو اردو کا جامہ عطا کیا۔

رشد وہدایت کا یہ آفتاب ۶ رذی قعدہ ۱۴۳۹ھ/ ۲۰ رجولائی ۲۰۱۸ء بروز جمعہ بوقت مغرب بریلی شریف کے افق پر غروب ہو گیا (انا للہ وانا الیہ راجعون)

تاج الشریعہ! ردمنکرات و دینی خدمات

مفتی محمد علیم خاں قادری امجدی
جامعہ عربیہ اہل سنت گلشن رضا بسکو ہر باز ار سدھارتھ نگر

نگاہ مفتی اعظم کی ہے یہ جلوہ گری
چمک رہا ہے جو اختر ہزار آنکھوں میں

رب کائنات کے محبوب یعنی دانائے غیوب ﷺ کی بعثت مقدسہ کے بعد انبیاے کرام علیہم السلام کی آمد کا سلسلہ تو منقطع ہو گیا مگر آپ کے تصدق سے آپ کی امت پر رب کائنات نے یہ انعام فرمایا کہ ہر دور میں اسے اپنے محبوبین اور مقربین سے نوازا، یہ مقبولان بارگاہ الٰہی تا قیام قیامت اپنے روحانی فیوض و برکات سے اہل عالم کو متمتع فرماتے رہیں گے اور حضور نبی کریم ﷺ کے سر چشمۂ نبوت سے دلوں کی مردہ زمینوں کو سیراب فرماتے رہیں گے، رسول پاک ﷺ نے انہیں بزرگان دین کی شان میں ارشاد فرمایا ہے؛ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل،، یعنی میری امت کے علما بنی اسرائیل کے علما کی طرح ہیں (من وجہ) انہیں محبوبان بارگاہ الٰہی میں سے ایک رفیع الشان، عظیم المرتبت شخصیت سرکار تاج الشریعہ بھی ہیں۔

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان ان نابغۂ روزگار اوران جلیل القدر علماے اعلام میں سے ایک ہیں جو گوناگوں خوبیوں اور کمالات کے جامع ہیں، جنہیں اللہ رب العزت نے بے شمار محاسن و کمالات سے مالا مال فرمایا ہے، خاندانی وجاہت و کرامت ، پاکیزہ اخلاق و سیرت، بحث و تحقیق کی اعلیٰ بصیرت، زبردست علمی استحضار و فنی صلاحیت، فصاحت بیان، اور بلاغت لسان پر حد درجہ قدرت، فقہ و افتا میں غیر معمولی مہارت و حذاقت، جیسی صفات فاضلہ سے مزین فرمایا ہے، درس و تدریس، تحریر و تقریر، تصنیف و تالیف ، انشاپردازی، دعوت و ارشاد اور بحث و مناظرہ میں آپ کی ہمہ گیری و جامعیت خاص طور پر قابل ذکر ہے۔

درس و تدریس کا حال یہ تھا کہ مسند تدریس پر بیٹھ کر حدیث پاک کا درس دیتے تو امام بخاری کی یاد تازہ ہو جاتی ،معقولات پڑھاتے تو امام رازی کی یاد آنے لگتی، مرکزی دارالافتا میں بیٹھ کر مسائل شرعیہ کی تحقیق فرماتے تو امام اعظم کا عکس جمیل نظر آتے ، فقہ حنفی کے اثبات و اظہار اور ترجیح راجح پر محققانہ کلام فرماتے تو آپ کی تحریروں پر امام بدرالدین عینی امام طحاوی اور امام ابن الھمام کی تحریروں کا شبہ گزرنے لگتا، بارگاہ رسالت کے گستاخوں کا ردو ابطال فرماتے تو امام اہل سنت امام احمد رضا کی جانشینی کا حق ادا فرما دیتے۔

آپ کا سلسلہ نسب اس طرح ہے تاج الشریعہ محمد اختر رضا خاں بن مفسر اعظم محمد ابراہیم رضا خاں بن حجۃ الاسلام محمد حامد رضا خاں بن سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں۔ آپ کی ولادت رضا نگر محلہ سوداگراں بریلی شریف میں ہوئی، علماے اعلام کے بیان کے مطابق چار سال چار ماہ چار دن کی عمر میں آپ کے والد ماجد علامہ جیلانی میاں صاحب نے بڑے اہتمام کے ساتھ رسم بسم اللہ

خوانی کی تقریب منعقد کی، تاجدار اہل سنت حضور مفتی اعظم ہند نے رسم بسم اللہ خوانی ادا فرمائی، قرآن پاک ناظرہ اپنی مادر مشفقہ سے گھر ہی میں پڑھا، ابتدائی تعلیم والد اور نانا کے علاوہ دیگر نامور علما سے حاصل کی، پھر دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف میں داخل ہوئے اور فضیلت تک کی تعلیم حاصل کی، اس مرحلہ میں ذہانت وفطانت بحث وتمحیص دقیقہ سنجی اور نکتہ رسی کا ستارہ جبین اقدس پر نمایاں تھا، منظر اسلام کے بعد جامعہ ازہر مصر تشریف لے گئے، وہاں سے فارغ ہونے کے بعد دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف میں تدریس کے کام پر معمور ہوئے اور بہت ہی کامیابی کے ساتھ منتہی کتابوں کا درس دیا، تبلیغی اسفار اور بیعت وارشاد کی مصروفیات کے باعث درس وتدریس کا سلسلہ زیادہ دنوں تک جاری نہ رہ سکا، مگر فتوی نویسی اور تصنیف وتالیف کا جو سلسلہ بعد فراغت جاری فرمایا تھا وہ آخری دم تک جاری رہا۔

جس طرح سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالی عنہ نے باطل کا سر نیچا کرنے اور منکرات کو توڑنے کے لیے قرطاس وقلم کا سہارا لیا تاکہ موت کے بعد بھی لوگ قیامت تک اس سے فائدہ حاصل کرتے رہیں، اسی جانشینی کا حق ادا کرتے ہوئے حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ نے بھی تصانیف کے زور سے غلط رسم ورواج اور باطل فرقوں کا مکمل بائکاٹ فرمادیا، مسلک اعلیٰ حضرت کی اشاعت اور اس کی تائید کے لیے اور احقاق حق وابطال باطل کے لیے متعدد کتابیں تصنیف فرمائی، جن میں سے کچھ کتابیں قارئین کے سامنے پیش کی جارہی ہیں۔

۱۔ مراۃ النجدیۃ بجواب البریلویۃ ۲۔ تحقیق ان ابا ابراھیم تارخ لا آزر ۳۔ الحق المبین ۴۔ الصحابۃ نجوم الاھتداء ۵۔ حاشیۃ علی صحیح البخاری ۶۔ دفاع کنز الایمان ۷۔ ازہر الفتاوی ۸۔ سد المشارع علی من یقول ان الدین یستغنی عن الشارع ۹۔ صیانۃ القبور ۱۰۔ ٹی وی ویڈیو کا شرعی آپریشن ۱۱۔ ہجرت رسول ۱۲۔ شرح حدیث ۱۳۔ تین طلاقوں کا شرعی حکم ۱۴۔ ٹائی کا مسلہ ۱۵۔ کنز الایمان کا دیگر تراجم سے تقابلی جائزہ ۱۶۔ آثار قیامت ۱۷۔ جشن عید میلاد النبی ۱۸۔ سفینۂ بخشش ۱۹۔ نغمات اختر ۲۰۔ فضیلت صدیق اکبر ۲۱۔ چلتی ٹرین پر فرض و واجب نمازوں کی ادائیگی کا حکم ۲۲۔ جدید ذرائع ابلاغ سے رویت ہلال کے ثبوت کی شرعی حیثیت۔ ان کے علاوہ سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کی متعدد کتابوں کا عربی میں ترجمہ فرمایا ہے اور ان کو ملک و بیرون ملک بھیجا ہے۔

ہر دور میں زبان وقلم کی اہمیت مسلم رہی ہے، باطل عناصر زبان وقلم ہی کے زور پر سر اٹھائے ہوئے ہیں، حضور تاج الشریعہ نے دیکھا کہ فتنہ وہابیت ودیوبندیت، غیر مقلدیت ونیچریت، وبدمذہبیت اپنی قلمی ولسانی مہارت کی بنیاد پر ہمیں دانت دکھا رہا ہے، اور ہمارے مسلک کے خلاف ورق کے ورق اور دفتر کے دفتر سیاہ کیے جارہے ہیں، زبان وقلم کا ناجائز اور بے جا استعمال کر کے عوام الناس اور سادہ لوح مسلمانوں کو یہ باور کرایا جارہا ہے کہ بریلوی حضرات شرک کرتے ہیں اور قبر پوجتے ہیں، اب ایسی صورت حال میں ضروری ہے کہ نئی پود کو زبان وقلم دونوں ہتھیار سے مسلح کیا جائے تاکہ اسلام کے خلاف تمام سامراجی عناصر اور طاغوتی قوتوں کا ہر موڑ پر مقابلہ کرسکیں اس خاص مقصد کے تحت ''جامعۃ الرضا'' قائم فرمایا اور ان شاء اللہ صبح قیامت تک یہ ادارہ اپنا کام اسی شان

کے ساتھ کرتا رہے گا۔

جب حالات بدلتے ہیں اور زمانہ کروٹ لیتا ہے تو ایسی صورت میں زمانے کے ساتھ ساتھ جدید مسائل بھی جنم لیتے ہیں، جن کا حل مشکل ہو جاتا ہے اور جواز وعدم جواز کی کوئی صورت نظر نہیں آتی ہے، بڑے بڑے علمائے کرام ومفتیان عظام حیران وشش درره جاتے ہیں، تو ایسے مسائل کو حل کرنے اور جواز وعدم جواز کی صحیح رائے قائم کرنے کے لیے حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ نے بریلی شریف میں ''شرعی کونسل آف انڈیا'' قائم فرمایا تاکہ ملک کے بڑے بڑے مفتیان کرام وہاں جمع ہوں اور کتاب وسنت کی روشنی میں نو پید مسائل پر اپنی رائے دیں اور جو درست ہو اسی کے مطابق مسئلہ کا حل نکالیں۔اس کے قیام سے لے کر اب تک تقریباً پندرہ بار فقہی سیمینار منعقد ہو چکا ہے اور کئی اہم مسائل کا حل بھی نکالا جا چکا ہے، جیسے سعودی بینک میں قربانی کا روپیہ جمع کرنا جائز ہے یا نہیں ؟عصر حاضر میں پلاٹوں کی بیع وشرا کیسا ہے؟ موبائل فون کے ذریعہ چاند کا ثبوت ہوسکتا ہے یا نہیں؟ ٹیشو پیپر کا استعمال درست ہے یا نہیں؟ چلتی ٹرین پر فرض وواجب کی ادائیگی درست ہے یا نہیں؟ اس طرح کے کئی مسائل حضور تاج الشریعہ کے زمانے ہی میں حل ہو چکے ہیں اور ان شاء اللہ اب حضور محدث کبیر مدظلہ العالی کی سرپرستی میں چلے گا اور علامہ عسجد میاں صاحب قبلہ کی سربراہی میں یہ کام ہوتا رہے گا۔

حضور تاج الشریعہ ابتدا سے انتہا تک منکرات کے خلاف تھے کبھی کسی کی انگشت نمائی اور ملامت کی پروا نہیں کیا اور مضبوطی کے ساتھ اصح اور راجح قول پر عمل کرتے اور دوسروں کو کرواتے رہے، جیسے یہ کہ مسلک اعلی حضرت ہی مسلک اہل سنت وجماعت ہے، لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ نماز جائز نہیں ہے، چین دار گھڑی کا استعمال جائز نہیں ہے، موبائل فون کے ذریعہ رویت ہلال کا ثبوت درست نہیں ہے، چلتی ٹرین پر فرض وواجب نمازوں کا اعادہ واجب ہے وغیرہ۔

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ پوری زندگی نہایت ہی اخلاص ولگن اور حوصلہ کے ساتھ ملت ومسلک کی پاسبانی کرتے رہے ،کہیں میدان تدریس میں چمکے تو کہیں مسند تدریس کی زینت بنے، کہیں میدان مناظرہ کے شہسوار نظر آئے، تو کہیں خارزار صحافت کے راہی نظر آئے گویا حضور تاج الشریعہ کے اندر ایک مضطرب روح تھی جو نیستان اہل سنت کو پورے ہندوستان اور بیرون ہند لیے پھرتی تھی آخر کار ۲۰ جولائی ۲۰۱۸ء بروز جمعہ مبارکہ کو اس دار فانی سے دار بقا کی طرف کوچ کر گئے، خود فرماتے تھے۔

اختر قادری خلد میں چل دیا
خلد وا ہے ہر اک قادری کے لیے
ابر رحمت ان کے مرقد پر گہر باری کرے
حشر تک شان کریمی ناز بر داری کرے

☆☆☆

تاج الشریعہ: ہمہ جہت شخصیت

مولانا محمد ساجد احمد
اسلامک ریسرچ اسکالر جے۔ الیف۔ اے۔ راجستھان
sajidshereaalamraza@gmail.com-

اس بات سے کسی کو مجال انکار کی گنجائش نہیں کہ اس خاکدان گیتی پر بے شمار شخصیات کو اللہ رب العزت نے رشد وہدایت کے لیے پیدا فرمایا، ساتھ ہی ان کو بے شمار عادات وخصائل سے مزین فرمایا، تاریخ انسانیت ابتدائے آفرینش سے لے کر آج تک اس بات پر شاہد عدل ہے کہ جو بھی حق کا نمائندہ ہوتا ہے اللہ تعالی اس کو ہر چیز سے بے خوف وخطر فرمادیتا ہے اوران کی حفاظت بھی فرماتا ہے ۔حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی پیدائش کا وقت ہے اور حاکم وقت، ظالم حاکم فرعون کا حکم ہے کہ ہماری حکومت میں جتنے بھی لڑکے پیدا ہوں سب کو قتل کر دیا جائے تاکہ ہماری حکومت پر کوئی غالب نہ آنے پائے، ایسے پرفتن دور میں کسی شخص کا اعلان حق تو کجا جان بچنا ہی اتنا بڑا چیلنج تھا جس کا تصور کرتے ہی روح کانپ جاتی ہے، حضرت ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کی پاکیزہ ذات کا زمانہ اور کفر ضلالت کی گود میں پلے ہوئے جابر وظالم بادشاہ نمرود کا خلاف اسلام ہر طرح کے چیلنجز ہیں، اصحاب کہف کی شرافت ومقبولیت و پاکیزگی سے آج بھی تاریخ کی ہر ہر سطر معطر نظر آتی ہے، زمانہ دقیانوس کی تاریخ اپنی نظروں کے سامنے رکھیں!اور سوچیں! کہ دقیانوس کے ظلم و استبداد سے تاریخ کے صفحات لہولہان نظر آتے ہیں،سوال یہ کہ ان ظالموں کے پنجہ سے اللہ رب العزت نے حضرت موسیٰ، حضرت ابراہیم علیہما السلام اور اصحاب کہف کو اپنے حفظ وامان میں لے کر اسلام کے نمائندوں کی محافظت نہیں کی؟

اب آپ آجائیں زمانہ نبوی کے بعد کا زمانہ حضرت امام احمد بن حنبل کو خلق قرآن کے مسئلہ میں کوڑے نہیں لگائے گئے؟

امام اہل سنت سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت پر انگریزی سامراجیت نے شکنجے نہیں کسے؟ حضور مفتی اعظم پر حکومت نے چال نہیں چلی؟ لیکن صبح قیامت تک جب تک صداقت نام کی کوئی چیز تاریخ کے صفحات پر رہے گی دنیا کا کوئی مورخ، قلم کار، محقق و مدقق اس بات کو ثابت نہیں کر پائے گا کہ ان نفوس قدسیہ نے کبھی بھی حکومت وقت سے دینیات میں کسی طرح کا کوئی سمجھوتا کیا ہو، یا غیر شرعی معاملات میں حکومت کے ظلم وجبر کے باوجود بھی سر تسلیم خم کیا ہو۔ بلاشبہ جس زمانہ میں ہم سانس لے رہے ہیں یہ زمانہ اور اس زمانہ میں اپنی حیات کو زیور دین سے آراستہ کر کے اسلام کی نمائندگی اور پیروی کرنے والوں کا بھی نصیبہ اوج ثریا پر ہے کہ ہم نے یکتائے روزگار، نابغہ عصر، متفقہ نشان اہل سنت، امیر کارواں، شان مفتی اعظم ہند، مرکز ہر نکتہ داں، ترجمان دین اسلام، مقتدائے سنیاں، سند مفتیاں، اعتماد محققین و مدققین، پاکیزہ نفوس قدسیہ کی جھلک، نمونہ اسلاف، یادگار اکابر کی منہ بولتی تصویر، فقیہ اسلام، قاضی القضاۃ فی الہند، فخر عالم اسلام، یگانہ عرب وعجم، ممدوح حل وحرم، حضرت العلام حضرت علامہ الشاہ محدث، مفتی، حضور

تاج الشریعہ اختر رضا خان ازہری رضی اللہ تعالی عنہ کا زمانہ پایا، بلا شبہ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو سرکار تاج الشریعہ سے کسی نہ کسی طرح وابستہ ہیں۔

علم حدیث:

علم حدیث ایک وسیع سے وسیع تر میدان ہے متعدد انواع، کثرت علوم وفنون سے عبارت ہے جو علم قواعد مصطلحات حدیث، دراستہ الاسانید، علم اسماء الرجال، علم جرح وتعدیل وغیرہ فنون پر مشتمل ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب میدان حدیث میں دیکھا جاتا تو یہ درنایاب اپنے وقت کا امام بدرالدین عینی اور امام ابن حجر عسقلانی کا پرتو کامل واکمل نظر آتا ہے۔ مولانا محمد حسن ازہری جامعہ ازہر مصر لکھتے ہیں: ''اصحابی کالنجوم۔۔۔ کے تعلق سے حضور تاج الشریعہ مدظلہ العالی نے جو تحقیقی مرقع پیش کیا ہے اس سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اصول حدیث پر حضور تاج الشریعہ کو کس قدر ملکہ حاصل ہے''

ترجمہ نگاری:

معیشت کے اس دور جدید میں شاید ہی کوئی ہو جس کو اس شعبہ سے واقفیت نہ ہو، مدارس نے تھوڑی تساہلی کیا برتی عصریات نے جزیات کو مستقل فن قرار دے کر اپنے آپ کو ترقی یافتہ، ذریعۂ معیشت کا بے تاج بادشاہ سمجھ لیا۔

اس سے کسی کو مجال انکار کی چنداں گنجائش نہیں کہ فن ترجمہ نگاری کتنا اہم اور مشکل کام ہے، کیوں؟ ترجمہ میں نہ یہ کہ صرف ایک زبان پر مہارت کاملہ ہونا ضروری ہوتا ہے بلکہ جس زبان سے منتقل کیا جارہا ہے اور جس زبان میں منتقل کیا جارہا ہے دونوں زبانوں کے باہم نشیب وفراز، محاورات وضرب الامثال کے ساتھ صاحب مضمون کے خیالات، لب ولہجہ، انداز گفتگو، منشاؤ معاد کا سمجھنا اور پھر اس کو کسی زبان میں صاحب مضمون کے مطابق منتقل کرنا یقیناً ایک اچھی خاصی صلاحیت اور فطرت سلیم کا تقاضہ کرتی ہے۔ یہ تو رہے ادبی ترجموں کے حالات لیکن قران وحدیث کا ترجمہ۔ اللہ اکبر۔ نصوص دینیہ کے ترجمہ میں جہاں مذکورہ پریشانیاں حائل ہوتی ہیں وہیں پر ایک اہم موڑ یہ ہوتا ہے کہ مترجم کو اس بات کا بھی خیال رکھنا ہوتا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ معمولی سی غفلت آخرت کی ذلت ورسوائی کا سبب بن جائے، سب دھرا کا دھرا رہ جائے۔ اس امر کا اندازہ وہی کر سکتا ہے جو اس بحر زخار کا عظیم شناور ہو جس کو تائید غیبی نے اپنے حفظ و امان میں لے لیا ہو۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات بابرکات اس فن سے کس قدر واقفیت رکھتی تھی آپ پڑھیں ''الھاد الکاف فی حکم الضعاف'' اور ''المعتقد المنتقد مع المعتمد المستند اردو'' تو آپ پر روز روشن سے زیادہ آشکارا ہو جائے گا، آپ جہاں تمام علوم فنون کے بادشاہ تھے وہیں پر فن ترجمہ نگاری میں بھی آپ کو ایک اہم ناقابل فراموش مقام علیا حاصل تھا۔ لیجیے آپ کی نازک طبعیت کے حوالے سے نبیرہ حضور محدث اعظم ہند، شیخ طریقت علامہ سید محمد جیلانی اشرف الاشرفی کچھوچھوی کا ایک تبصرہ تحریر کرتا ہوں، فرماتے ہیں: ''ارے پیارے! ''المعتقد المنتقد'' فاضل بدایونی نے اور اس پر حاشیہ ''المعتمد المستند'' فاضل بریلوی نے عربی زبان میں لکھا ہے اور جس

مندرجہ بالا اقتباس کو ہم نے پڑھا ہے اس سے اہل سنت کی نئی نسل کے لیے تاج الشریعہ، ملک الفقہا حضرت العلام اختر رضا خان ازہری صاحب نے ان دونوں اکابرین کے ادق مباحث کو آسان اور فہم سے قریب اسلوب سے مزین ایسا ترجمہ کیا کہ ایک طرف ثقاہت وصلابت ہے تو دوسری طرف دقت نظر و ہمہ گیریت ہے۔ صحت وقوت کے ساتھ پختگی ومہارت بھی ہے۔ ترجمہ مذکورہ علامہ ازہری میاں کی ارفع صلاحیتوں کا زندہ ثبوت ہے'' (تجلیات تاج الشریعہ، ص: ۴۳)

شان تفقہ و فتوی نویسی:

''حضور تاج الشریعہ جب جامعہ ازہر مصر سے لوٹ آئے تو درس وتدریس کے بعد فتویٰ نویسی کا بھی آغاز کیا۔۔۔۔۔، بیسویں صدی کے اواخر کا زمانہ ہے حکومت ہند نے تصویر برائے تصدیق کو ملکی شناختی کارڈ کا جز لاینفک قرار دے دیا ہے، مملکت ہند کے تمامی مسلمان شش وپنج میں تھے کہ کسی انسان کو اپنا فوٹو کھنچوانا حرام وگناہ ہے، اس سلسلے میں امام اہل سنت سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالی عنہ کے متعدد فتاوے ہیں اور ایک فتویٰ تو ایسا تحقیقی ہے کہ آج اس پر تحقیق کی جائے تو فن تحقیق بھی اس محقق پر ناز کرے، جو بارہا کتابی شکل میں بنام ''عطایا القدیر فی حکم التصویر'' چھپ چکا ہے، اور یہی موقف مرشد برحق حضور مفتی اعظم، حضور صدر الشریعہ اور حضور حافظ ملت علیہ الرحمۃ کا بھی ہے مگر بعد میں جب قائد اعظم، رئیس القلم علامہ ارشد القادری علیہ الرحمۃ والرضوان حق رائے دہی کے لیے فوٹو کے لزوم کے تعلق سے چیف الیکشن کمیشنر آف انڈیا، ٹی این سیشن کے اعلان اور اس کے فوائد ونقصانات کے بارے میں آگاہ کرتے ہوئے ''تصویر کشی'' کے مسئلے پر بحث ونظر کی تحریک پیش کی تو ۱۹۹۴ء میں علامہ ارشد کی تحریک پر جامعہ اشرفیہ میں سیمینار کا انعقاد کیا گیا تو اس پر مختلف حیثیتوں سے بحثیں ہوئیں پھر بوجہ ضرورت فوٹو کھچوانے کے جواز پر تمام فقہائے سیمنار (مفتی شریف الحق امجدی، علامہ ارشد القادری، حضور محدث کبیر، شہزادہ حضور حافظ ملت، حضور فقیہ ملت، علامہ بہاء المصطفی، علامہ شبیر حسن رضوی روناہی، خواجہ مظفر حسین، مولانا عبدالمبین نعمانی، مفتی نظام الدین، محمد عبدالحق، محمد معراج القادری، قاضی شمس الدین ہبلی، عابد حسین مصباحی جمشید پور، مفتی اختر حسین علیمی، قاضی شہید عالم اور مولانا زاہد علی سلامی وغیرہ) کا اتفاق ہوگیا لیکن ایک اعتراض نے فیصلے کا رخ بدل دیا وہ اعتراض یہ تھا کہ ابھی ضرورت شرعیہ موجود نہیں تو پھر فوٹو کا جواز کیوں؟

اس پر فقید المثال مفتی، فخر ازہر، جانشین مفتی اعظم حضور تاج الشریعہ نے اپنی شان فقاہت کی جلوہ گری کو بروے کار لاتے ہوئے فرمایا: ''عند الطلب'' ضرورت شرعیہ کی بنا پر فوٹو کھنچوانے کی اجازت ہے'' پھر آپ نے ہی فیصلہ املا کرایا جس کا متن یہ ہے ''چونکہ اس صورت میں عند الطلب ضرورت ملجئہ یا حاجت شدیدہ متحقق ہوگی۔ لہٰذا شناختی کارڈ کے لیے تصویر کھنچانے کی اجازت ہوگی۔ الضرورات تبیح المحظورات۔ الحاجۃ تنزل منزلۃ الضرورۃ۔ وما ابیح للضرورۃ یتقدر بقدرھا۔ کذا فی الاشباہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری غفرلہ

شب ۲۲ رجب المرجب ۱۴۱۵ھ

سبحان اللہ! کیا شان فقاہت ہے، کیا انداز افہام و تفہیم ہے!

ایک ہی جملے نے کیسا شاندار فیصلہ کن رخ دیا ہے، اس شان فقاہت کو دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یقیناً سرکار مفتی اعظم کی زبان فیض ترجمان نے اپنا حتمی فیصلہ سنا دیا ہو، دلائل ماشاء اللہ!! امام اہل سنت کی یاد تازہ ہوگئی، کہ جب دلیل دینے پر آتے ہیں تو صرف ایک ہی پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ دلائل کے اتنے انبار لگا دیتے ہیں کہ مخالف کو دم زدن کی ہمت نہ رہ جائے۔

فن خطابت:

لا یختلف فیہ اثنان کہ رشد و ہدایت کے لیے جہاں قلم کی توانائی کو فراموش نہیں کیا جا سکتا وہیں پر زبان و بیان کو بھی خاصی اہمیت حاصل ہے ایک خطیب اپنی دل نشیں خطابت کے ذریعہ ان لوگوں کے دلوں پر بھی حکومت کرتا ہے جن تک اس کی تحریریں نہیں پہنچ پاتی ہیں یا جو لوگ اس کی تحریر سمجھنے کی صلاحیت سے محروم ہوتے ہیں آپ نے دیگر ذرائع تبلیغ کے ساتھ ساتھ خطابت کو بھی ذریعۂ تبلیغ بنایا، ماشاء اللہ۔ جب آپ کرسی خطابت پر ہوتے تو آپ کا خطبہ سن کر حضرت عمر بن عبدالعزیز کے خطبہ کا منظر نگاہوں کے سامنے آجاتا ویسے تو آپ کی زبان دانی کے حوالے سے مولانا شہاب الدین تحریر فرماتے ہیں ''تاج الشریعہ کو کئی زبانوں پر مکمل دسترس حاصل ہے۔ عربی، اردو، فارسی میں جہاں بہترین ادیب نظر آتے ہیں وہیں دوسری طرف انگریزی زبان پر بھی آپ کو مکمل عبور حاصل ہے۔۔۔

آپ کی انگلش ادب کے حوالے سے نائب انکم ٹیکس کمشنر جناب ظہور افسر خاں مقیم حال اجمیر کا تاثر نقل کرتے ہوئے مولانا یونس رضا مونس لکھتے ہیں ''موصوف کا تاثر یہ تھا کہ حضرت جن انگریزی الفاظ اور جملوں کا استعمال کرتے ہیں وہ لغات کے اعتبار سے بالکل درست ہوتے ہیں۔ اس طرح کی سلاست و روانی بھری تحریریں مجھے بہت کم دیکھنے کو ملیں' انگریزی کے علاوہ آپ کو میمنی، گجراتی، مراٹھی، پنجابی، بنگالی اور بھوجپوری وغیرہ زبانوں میں بھی صلاحیت ہے۔ ان کو سیکھنے کے لیے کبھی بھی آپ نے استاذ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ نہیں کیا بلکہ یہ خداداد صلاحیتیں آپ کو ورثہ میں ملی ہیں۔

عصر حاضر کے ایک عظیم نکتہ داں محقق، اسلامک اسکالر علامہ ضیاء المصطفی قادری بیان فرماتے ہیں ''حضرت (حضور تاج الشریعہ) کو میں نے انگلینڈ، امریکہ، ساؤتھ افریقہ اور زمبابوے وغیرہ میں برجستہ انگریزی زبان میں تقریر و وعظ کہتے ہوئے سنا اور وہاں کے تعلیم یافتہ لوگوں سے آپ کی تعریفیں بھی سنیں اور یہ بھی ان سے سنا کہ حضرت کو انگریزی زبان کے کلاسیکی اسلوب پر عبور حاصل ہے'' (سوانح تاج الشریعہ: ص: ۳۶)

حق گوئی و بے باکی کا انمول نمونہ

صاحب! جو حق کا سچا نمائندہ ہوتا ہے وہ دنیا کی کسی بھی طاقت سے کبھی بھی خوف نہیں کھاتا یقین نہ آئے تو تاریخ انسانیت کا کوئی بھی باب پلٹ کر اپنے لیے سکون و اطمنان کی غذا فراہم کریں، حضور تاج الشریعہ کی اس عظیم صفت پر روشنی ڈالنے کے لیے تاریخ

کے باب کا وہ حصہ پلٹیں جو ہم میں سے بہت ہی کم لوگوں کی نظروں نے دیکھا ہوگا تو ہوسکتا ہے کوئی سر پھرا یہ کہے کہ یہ تو آپ کے افسانے ہوسکتے ہیں اس لیے آیئے عصر حاضر کی تاریخ کے دو اہم تاریخ کا ذکر کروں جس کو ہر ذی شعور نے اپنی ماتھے کی آنکھوں سے دیکھا ہوگا۔

کون نہیں جانتا کہ وطن عزیز جنگ آزادی کے بعد فکری دشمنان ہند کے ہاتھوں چڑھ کر پھر سے غلامی کا شکار ہو گیا تھا۔ ہر بار اسلام کے خلاف زور آزمائی کی گئی اور بے جا یہ آزمانے کی کوشش کی گئی کہ کیا ابھی بھی مسلمانوں کے اندر حب دین کا سرمایہ لازوال باقی ہے! اس کے لیے حکومت کانگریس نے نسبندی کا حکم نافذ کیا اور جبہ و دستار میں چھپے ہوئے باغیان اسلام کے سرکردہ لوگوں کو خرید کر اپنی حمایت میں فتوے تحریر کرائے، جگہ جگہ پکڑ پکڑ کر حکومتی نمائندے نسبندی پر مجبور کر رہے تھے، مسلمانان ہند اس زہریلی فضا میں اپنے مستقبل کو تاریک سمجھنے لگے تھے اب کسی کے پاس کوئی سہارا سمجھ میں نہیں آرہا تھا ایسے میں بڑی یاس و امید کے ساتھ ایک استفتا مرتب کر کے مرکز اہل سنت بریلی شریف حضور مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں پیش کیا گیا اس وقت حضور تاج الشریعہ آپ کے زیر نگرانی فتویٰ نویسی کا کام انجام دے رہے تھے، حضور مفتی اعظم کے اشارہ ابرو پر آپ نے تفصیلی اور تاریخی فتویٰ تحریر فرمایا جس پر اکابرین اہل سنت نے مہر تصدیق ثبت فرمائی۔ جب فتویٰ عوام کے درمیان آیا کہ مرکز اہل سنت کا فتویٰ آچکا ہے اور نسبندی شریعت اسلامیہ میں حرام ہے ڈالر کے بل بوتے خریدے گئے ملاؤں کے ہوش و حواس گم ہو گئے، حکومتی کارندوں میں ایک سنسنی پھیل گئی، مرکز کے ایک فیصلے نے مسلمانان ہند میں ایک نیا جوش و جذبہ پیدا کر دیا، فسطائی طاقتوں کے ایوان کی دیواریں متزلزل ہونے لگیں، بے جا دباؤ ڈالا گیا کہ فتویٰ واپس لیا جائے اس وقت منظور نظر مفتی اعظم نے اعلان کیا کہ فتویٰ قرآن وحدیث کی روشنی میں حکم شرع ہے اس کو ہرگز نہیں بدلا جاسکتا حکومتیں اپنے ارادے بدل لیں!۔ تاریخ کے اس مجاہدانہ کردار سے دل و دماغ کو ہریالی ملتی ہے اور اپنے بزرگوں کے بلا غبار نشان قدم کا پتہ چلتا ہے۔ آخر کار حکومت کو مایوس ہو کر سر تسلیم خم کرنا پڑا۔

لیجیے صاحب! ایک اور حادثہ سنیے!

ایک مجلس میں دی گئی تین طلاقیں تین ہیں یا ایک؟ اس سلسلہ میں اصحاب کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے لے کر آج تک کے علما، فقہا و محدثین کے علمی ورثہ کو جب کھنگالنا شروع کریں گے تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی کہ ایک مجلس میں دی گئی تین طلاقوں کے تین ہونے پر اجماع امت ہے۔ یہی شریعت کا قانون اور یہی حکم شرع ہے۔ لیکن اسی خاکدان گیتی پر آپ کا سابقہ ایک ایسے گروہ سے بھی پڑسکتا ہے جو کہے گا ''نہیں! جناب ایک مجلس میں دی گئی تین طلاقیں، تین نہیں بلکہ ایک ہی ہے'' یہ کون سا گروہ ہے جو اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتا ہے اور صحابۂ کرام سے لے کر اب تک اجماعی مسئلے کی کھلی بغاوت بھی کرتا ہے۔ اس گروہ کے بارے میں کیا کہوں صاحب، الکوکبۃ الشہابیہ، سل السیوف الہندیہ، الفرق الوجیز بین الوہابی الرجیز و السنی

العزیز، زلزلہ، منصفانہ جائزہ پڑھ لیں حقائق ایسے واضح ہو جائیں گے گویا افہام کا سورج نصف النہار پر ہے۔ خیر بات آگے چلی گئی ۔اچھا تو تین طلاق: حکومت وقت جو اپنے آپ کو بہت ہوشیار، دقیق نظر، اور ترقی یافتہ سمجھتی ہے ملکی مرکز میں حکومت قائم کرنے کے بعد یہ قانون بنانے کی کوشش کی، کہ ایک مجلس میں دی گئی تین طلاق کو غیر قانونی قرار دیا جائے اور اس کے مرتکب کو جیل کی سلاخوں کے حوالے کیا جائے۔ اکیسویں صدی میں ایک مرتبہ پھر حکومت نے اسلامی نقطۂ نظر کو چیلنج کیا، شاید وہ اپنے سیاسی باپ داداؤں کی تاریخ بھول چکے تھی! کہ ابھی بھی بریلی ہندوستان کی سرزمین پر آباد ہونے کے ساتھ ساتھ خاندان رضا کے شیر نر کو اپنے گود میں لے کر اپنے وجود کو سعادت مندی سے سرفراز کر رہا ہے۔ یا تو پھر ان کو یہ گمان ہو چلا تھا کہ اب تو مفتی اعظم نہ رہے تو اختر رضا کو حوصلہ کون دے گا؟ لیکن واہ رے جواں مردی! ہمت و بہادری! تاج الشریعہ آپ کی عظمتوں پر سو جان سے قربان! جیسے حکومت نے اپنا فیصلہ سنایا حضرت نے ارشاد فرمایا کہ مرکز کا فیصلہ اعلان کیا جائے کہ نظام طلاق جیسا کل تھا ویسا آج بھی ہے اور صبح قیامت تک ویسا ہی رہے گا۔ اس میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی اہل اسلام قبول کرنے کو تیار نہیں! حکومت کا فیصلہ ہم مسترد کرتے ہیں! ہمیں وہ فیصلے ہرگز منظور نہیں جو اسلامی نظام کو چوٹ پہنچائیں! لیکن ابھی بھی حکومت کا زاویہ قسمت دنیاوی زوال کا متمنی تھا کہ چند دن ہی نہ ہوئے تھے کہ ہندوستانی ترانہ جس کا حقیقت میں نہ ملک سے کوئی تعلق ہے اور نہ باشندگان وطن عزیز سے، بلکہ اس کو رابیندر ناتھ ٹیگور نے انگریزی حاکم پنجم اور رانی میری کی آمد پر ان کی چاپلوسی میں لکھا تھا جس میں اسلامی عقائد و نظریات سے متصادم اشعار تحریر کیے گئے ۔حکومت نے اپنی اکثریت کے غرور میں آ کر ایک مرتبہ عمائدین اسلام کی غیرت کو چیلنج کرتے ہوئے اعلان کیا کہ اسلامی مدارس میں ان اشعار کا پڑھا جانا لازمی ہے ورنہ خیر نہیں!

حکومت کا اعلان آتے ہی ایک مرتبہ پھر مرکز کے دارالافتا پر دستک دی گئی، پھر کیا تھا، اس مرد آہن نے اپنے قلم کو حرکت دی ء اور اعلان کیا کہ: حکومت کا فیصلہ نہ کل ہمیں منظور تھا اور نہ آج ،جس شعر کے پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے اس کے لیے شریعت اسلامیہ میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ رہی بات یہ کہ حکومت ہمارا کیا بگاڑ لے گی تو کان کھول کر سن لے! ہم مسلمان ہیں اسلام ہمارا تشخص ہے۔ ہم اپنی جان تو قربان کر سکتے ہیں لیکن نظام اسلام کے خلاف حکم کا نفاذ ہرگز قبول نہیں۔

آج بھی ہو جو براہیم سا ایماں پیدا
آگ کر سکتی ہے انداز گلستاں پیدا

☆☆☆

تاج الشریعہ! حق گوئی اور بے باکی کا جبل مستحکم

مولانا شہر عالم رضوی دہلی

(ٹریزرر: تحریک "تحفظ عقائد اہل سنت" ناگ پور مہاراشٹر)

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے باطل کی سرکوبی میں امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان اور آپ کی آغوش تربیت کے پروردہ تلامذۂ کرام نے بے مثل خدمات انجام دیے ہیں۔آپ کے بعد حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کی سیادت میں یہ سلسلہ جاری رہا۔الحمدللہ ان کی علمی وفقہی خدمات کی رونق سے آج بھی عالم اسلام منور اور روشن ہے۔آپ کے بعد بدخواہوں کو یہ محسوس ہونے لگا تھا کہ خانوادۂ اعلیٰ حضرت میں اب ایسا کوئی جانشین نہیں رہا جو باطل کو منہ توڑ جواب دے سکے۔اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ہے کہ جانشین مفتی اعظم ہند حضور تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں ازہری علیہ الرحمہ نے اپنی دوراندیشی اور فاضلانہ وقائدانہ صلاحیتوں سے ایک مرتبہ پھر اس خدمت کو برقرار رکھا، جس سے اعدا کی صفوں میں ماتم چھا گیا۔صاحب شریعت علامہ محمد اختر رضان خاں ازہری علیہ الرحمہ کی ذات بابرکات علمی، دینی ، روحانی اور سماجی خدمات کے اعتبار سے ایک مثال ہے۔یہ اس وقت کی ایک اہم قابل ذکر اور قابل قدر شخصیت ہیں، ایسے حلقے کے سربراہ ہیں جن کے ذکر کے بغیر ہمارے عہد (اکیسویں صدی) کی دینی، فقہی، مسلکی اور تبلیغی تاریخ مکمل ہو ہی نہیں سکتی۔یہ بذات خود شخصی اعتبار سے بلند مرتبت ہیں، ایک ایسے نامور خانوادہ کے چشم و چراغ ہیں جو ہندوستان میں دین اسلام کی تاریخ کا روشن باب ہے، پورے عالم اسلام میں قدر و منزلت رکھتا ہے۔یہ بات یقین کے اجالے میں آگئی ہے کہ زندہ قوم اپنے بزرگوں کی یادوں کو مرنے نہیں دیتی تاج الشریعہ علامہ محمد اختر رضا خاں ازہری نابغۂ روزگار علم ودانش کے پیکر ،عربی زبان کے بلند پایہ ادیب، اپنے دور کے ممتاز ترین مصنف، مفکر، مفسر، مدبر، محقق، محدث، مفتی، دلکش اسلوب تحریر اور حسین انداز تعبیر کا نام ہے۔

حضرت کی حق گوئی اور بے باکی :

(بھی ان کے علوم وفنون کی طرح فقید المثال نظر آتی ہے) حضرت ایک مضبوط دل، خوف خدا سے سرشار نفس رکھتے ہیں، بزرگوں اور اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہیں۔اللہ تبارک وتعالی نے حضرت کو جن گوناگوں صفات سے متصف کیا ہے ان صفات میں ایک حق گوئی اور بے باکی بھی ہے۔آپ نے کبھی صداقت وحقانیت کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔چاہے کتنے ہی

مصلحت کے تقاضے کیوں نہ ہوں۔ چاہے کتنے ہی قید و بند، مصائب و آلام اور ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پہننا پڑیں۔ کبھی کسی کو خوش کرنے کے لیے اس کی منشا کے مطابق فتویٰ تحریر نہیں فرمایا۔ جب کبھی فتویٰ تحریر کیا تو اپنے اسلاف، اپنے آبا و اجداد کے قدم بقدم تحریر فرمایا۔ جس طرح جدامجد امام اہل سنت سیدی سرکار اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اور حضور مفتی اعظم علیہ الرحمہ نے بے خوف و خطر فتاوے تحریر فرمائے اسی طرح ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے حضرت نظر آتے ہیں۔ اس حق گوئی کے شواہد آج آپ کے ہزاروں فتاوے اور واقعات ہیں جو ملک اور بیرون ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں۔

نسبندی کے خلاف فتویٰ:

(آپ کی کم سنی میں ہی استقامت و تصلب فی الدین اور حق و صداقت کی علم برداری کی جیتی جاگتی مثال ہے مورخین بیان فرماتے ہیں کہ) اندرا گاندھی سابق وزیر اعظم ہند کا مزاج آمرانہ تھا، ان کے دور اقتدار میں عوام پر ظلم و جبر کیا گیا، کانگریس پارٹی کی ساری قوت کا نقطۂ ارتکاز صرف اور صرف اندرا گاندھی کی ذات تھی۔ ۱۹۷۵ء میں پورے ملک میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا گیا، تمام شہریوں کے بنیادی حقوق سلب کر لیے گئے، رقیبوں کو قیدِ سلاسل میں جکڑ کر نذرِ زنداں کر دیا گیا ''میسا'' جیسے جابر قانون کو نافذ العمل کر دیا گیا۔ ان تمام حالات کے ساتھ ہی دو سے زیادہ بچہ پیدا کرنے پر سختی سے پابندی عائد کر دی گئی، نسبندی کرنا ضروری قرار دے دیا گیا۔ پولیس عوام کو جبرا پکڑ پکڑ کر نسبندی کرا رہی تھی، اسی اثناء میں نسبندی کے جواز یا عدم جواز پر شرعی نقطۂ نظر جاننے اور عمل کرنے کے لیے دارالافتا بریلی سے عوام نے رجوع کرنا شروع کر دیا۔ دوسری طرف دیوبند کے دارالافتا سے قاری محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند میں نسبندی کے جائز ہونے کا فتویٰ دے دیا۔ ملک کی ہیجانی کیفیت اور امت مسلمہ میں انتشار کو دیکھتے ہوئے جابر و ظالم حکمراں کے خلاف تاجدار اہل سنت حضور مفتی اعظم قدس سرہ کے حکم پر حضرت نے نسبندی کے حرام و ناجائز ہونے کا فتویٰ صادر فرمایا۔ اس فتوی پر حضور مفتی اعظم علیہ الرحمہ کے علاوہ حضرت مولانا مفتی قاضی عبدالرحیم بستوی علیہ الرحمہ، مولانا مفتی ریاض احمد سیوانی قدس سرہ کی دستخط ہیں۔

فتویٰ کی اشاعت کے بعد حکومت نے اس بات کے لیے دباؤ ڈالا کہ یہ فتویٰ واپس لے لیا جائے! مگر حضرت نے رجوع کرنے سے انکار کر دیا، نمائندگان حکومت سے صاف صاف کہہ دیا گیا کہ فتوی قرآن و حدیث کی روشنی میں لکھا گیا ہے کسی بھی صورت میں واپس نہیں لیا جا سکتا۔

☆☆☆

حضور تاج الشریعہ! ایک سچے عاشق رسول

مولانا محمد نظام الدین مصباحی

مدرسہ غوثیہ فیض العلوم بڑھیا

انسانی فطرت ہے کہ وہ سب سے زیادہ اپنی جان سے محبت کرتا ہے پھر مال اور اولاد سے مگر ایک مومن اپنی جان، مال ،اور اولاد سے بھی زیادہ اپنے نبی پیغمبر کائنات سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے عشق ومحبت کرتا ہے اور کیوں نہ ہو کہ خود اللہ کے حبیب سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے:

"لا یو من احد کم حتیٰ ا کون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین"

تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن کامل نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کی ماں، باپ، اولاد اور تمام جہاں سے پیارا نہ ہو جاؤں۔

اس حدیث پاک سے یہ بات نہایت واضح اور منقح ہوتی ہے کہ عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ایک مومن کی متاع حیات اور سرمایۂ زندگی ہے عشق جتنی ترقی کرتا ہے اتنا ہی کمال کی منزلیں طے کرتا ہے اور وہ شخص اسی قدر بارگاہ خداوندی وبار گاہ مصطفوی سے رفعت وسرفرازی کی گراں قدر انعامات سے نوازا جاتا ہے۔

اس امت میں سب سے زیادہ کامل ایمان حضرت سیدنا ابو بکر صدیق، پھر حضرت عمر فاروق، پھر حضرت عثمان ذوالنورین اور پھر مولائے کائنات علی شیر خدا رضی اللہ عنھم کا ہے،ان کے بعد دیگر صحابہ، تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتھدین اور اولیائے کاملین کا ہے۔رضی اللہ عنھم اجمعین۔

انھیں اولیائے کاملین میں موجودہ صدی میں ایک نمایاں نام خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے چشم وچراغ تقویٰ وطہارت، علم وعمل اور عشق رسول میں اپنے آبا واجداد کے سچے وارث وجانشین حضور تاج الشریعہ، بدر الطریقہ، جانشین حضور مفتی اعظم ہند حضرت علامہ مفتی الشاہ اختر رضا خان صاحب قبلہ ازہری علیہ الرحمۃ والرضوان کا ہے۔آپ علیہ الرحمہ کی رگ وپے میں عشق مصطفیٰ صلی علیہ وسلم بسا ہوا تھا، آپ ہر وقت عشق رسول میں سرشار رہا کرتے تھے اور کیوں نہ ہو کہ عشق ان کی گھٹی پلایا گیا تھا، محبت رسول انھیں اپنے اجداد سے ورثے میں ملی تھی، خصوصاً اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام عشق ومحبت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ سے جن کی پہچان ہی چہار دانگ عالم میں ایک سچے عاشق رسول کے طور پر ہوتی ہے، جس طرح امام اہل سنت کو کو بارگاہ

ایزدی سے عشق رسول کا وافر حصہ عطا ہوا تھا، جس کا اظہار ان کے قول وفعل اور عمل سے ہمیشہ ہوتا تھا، آپ فرماتے ہیں۔

جان ہے عشق مصطفیٰ روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزہ ناز دوا اٹھائے کیوں

اعلیٰ حضرت نے عشق رسالت میں سرشار ہو کر حدائق بخشش کا گراں قدر تحفہ قوم وملت کو عطا فرمایا، اسی طرح ان کے حقیقی جانشین ووارث حضور تاج الشریعہ نے بھی عشق محبوب خدا میں مست و بے خود ہو کر "سفینۂ بخشش" جیسا نعت ومنقبت کا حسین گلدستہ عطا کیا، جس کے ہر ایک شعر اور شعر کے ہر مصرع سے عشق رسول کی جلوہ سامانیاں مترشح ہوتی ہیں۔

حضرت موصوف جب نعت پڑھتے تو آپ پر وارفتگی کی کیفیت چھا جاتی اور آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب جاری ہو جا تا! ایک عاشق صادق کو ہر خوشی اور غم میں اپنے محبوب کی یاد آتی ہے، چونکہ حضور تاج الشریعہ کو عشق مصطفیٰ کی دولت لازوال حاصل تھی، اس لیے آپ حضور کی مدح سرائی اپنے لیے متاع حیات تصور کرتے تھے۔ چنانچہ جب جانشین مفتی اعظم کو گنبد خضریٰ کی زیارت کے بغیر سعودی حکومت نے ہندوستان واپس بھیج دیا تو آپ نے اس کے ظلم وبربریت سے متاثر ہو کر بارگاہ نبی میں کچھ اشعار پیش کیے اور اپنے درد وکرب کا اظہار فرمایا:

داغ فرقت طیبہ قلب مضمحل جاتا
کاش گنبد خضری دیکھنے کو مل جاتا
میرا دل نکل جاتا انکے آستانے پر
ان کے آستانے کی خاک میں میں مل جاتا
ان کے در پہ اختر کی حسرتیں ہوئیں پوری
سائل در اقدس کیسے منفعل جاتا

(ماخوذ از حیات تاج الشریعہ ملخصاً)

اللہ رب العلمین ہم تمامی غرباے اہل سنت کو ان کے عشق کا چھینٹا عطا کر کے ان کے فیوض وبرکات سے مالا مال فرمائے! آمین!

☆☆☆

تاج الشریعہ! شان خطابت

مولانا حافظ امیر احمد خان علیمی
دھوبہی، کھنڈسری، سدھارتھ نگر

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ جہاں تمام علوم وفنون میں یکتائے زمانہ اور وحید دہر تھے وہیں میدان خطابت کے ایک باکمال شہسوار بھی تھے، لہجہ کی کھنک اور شیریں بیانی آپ کی جاگیر تھی ،نکتہ سنجیاں اور معنی آفرینیاں آپ کے زور بیان کا خاص طرۂ امتیاز تھا، آپ کی مجلسیں کم ہی ایسی ملیں گی جن میں کوئی نہ کوئی بدعقیدہ اپنی بدعقیدگی سے تائب نہ ہوا ہو یا ضعیف الاعتقاد سنی ایمان کی پختگی سے مشرف نہ ہوا ہو، باخبر اہل دانش کا ماننا ہے کہ جب آپ کرسی خطابت پر جلوہ افروز ہوتے تو سناتے نہیں بلکہ پلاتے تھے اور آپ کے پرکشش چہرے کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے دنیا بے چین رہتی تھی، جس آبادی سے گزر جاتے تھے انسانوں کا ہجوم امنڈ پڑتا تھا، جس کانفرنس میں شریک ہو جاتے جملہ حاضرین کی توجہ کا مرکز بن جاتے اور آپ کے بیانات کو سننے کے بعد لوگوں کے دل ودماغ میں بہت جلد انقلاب آجاتا آپ کی خطابت کا ڈنکا صرف ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ بیرون ہند، برطانیہ، افریقہ، امریکہ، ماریشش، ہالینڈ، نیوزی لینڈ، پاکستان، بنگلہ دیش، ابوظبہی میں بھی بج رہا ہے، آپ کی تقریر خالص علمی تحقیقی فکری ہوتی تھی بے شمار جواہر پارے اس میں ہوتے تھے ، جہاں کہیں آپ کی تقریر کا اعلان ہوتا لوگ سننے کے لیے کشاں کشاں چلے آتے ، کتنے مقررین تو اس لیے سنتے کہ انہیں خود تقریر کرنے کے لیے نادر ونایاب مواد بغیر کسی محنت کے مل جاتے ، جو سالہا سال کی ورق گردانی کے باوجود بھی نہ ملتے ،علمی حلقوں میں آپ کی تقریر دلیل سمجھی جاتی تھی ،تاحین حیات آپ اپنی تقریر وتحریر وتصنیف کے ذریعہ وہی درس دیتے رہے جو سرکار اعلیٰ حضرت، حضور صدر الشریعہ، حضور مفتی اعظم ہند، حضور حافظ ملت، علیہم الرحمۃ والرضوان اور تمام علماے اہل سنت اپنے اپنے دور میں مسلمانوں کو قرآن پاک اور حدیث رسول کی روشنی میں نجات اخروی وفلاح دارین کی خاطر دیتے رہے۔اور خود اسی پر عمل پیرا رہے۔

☆☆☆

تاج الشریعہ کی بارگاہ میں خراجِ عقیدت

تاج الشریعہ کی نماز جنازہ میں شرکت اور چہرۂ انور کی زیارت

مولوی نور عالم نورامدادی (جماعت سابعہ)

ہوسکے تو دیکھ اختر باغ جنت میں اسے وہ گیا تاروں سے آگے آشیانہ چھوڑ کر

شیخ الاسلام والمسلمین قاضی القضاۃ فی الھند وارث علوم اعلی حضرت جانشین حضور مفتی اعظم ہند، آقائی ومولائی حضور تاج الشریعہ الحاج الشاہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری رضوی ازہری علیہ الرحمۃ والرضوان یہ ایسی عظیم شخصیت کا نام ہے جو محتاج تعارف نہیں ! حضرت کے انتقال پرملال کی خبر جب اس ناچیز تک پہونچی ! تو دل میں ایک عجیب سی کیفیت پیدا ہونے لگی، رنج وملال سے لبریز دل سے یہ آہ نکلی کہ آخر اب سنیوں کی نیا کس پتوار کے سہارے پار ہوگی ! بہر حال خبر ملتے ہی میں نے عزم مسمم کرلیا کہ اگر چہ میں ظاہری حیات میں حضرت سے مرید نہ ہوسکا ! اور ان کے چہرۂ انور کی زیارت سے محروم رہ گیا ! لیکن مجھے ان کی نماز جنازہ میں ضرور شامل ہونا ہے ۔اور میں تمام دقتوں اور پریشانیوں کو نظر انداز کرتے ہوئے بریلی شریف کی مبارک سرزمین پر پہونچا، تو میں نے جدھر بھی نظر دوڑایا ہر چہار جانب انسانوں کا موجیں مارتا ہوا سیلاب دکھائی دیا اور حضرت کے عقیدت مندان دنیا کے کونے کونے سے اس طرح کھنچے چلے آئے کہ شہر بریلی میں انسانوں کا ایک عظیم ازدحام اکٹھا ہوگیا، اتنے عقیدت مند پہونچ گئے کہ دنیا کے تمام calculatorer اس بات سے قاصر رہ گئے کہ اس امنڈتے ہوئے سیلاب کا کس مشین کے ذریعہ calculate کیا جائے ! چنانچہ اس عظیم ازدحام میں ، میں اس امنگ سے آگے بڑھتا گیا کہ کچھ بھی ہوجائے حضرت کے چہرۂ انور کی زیارت کرنی ہے اور میں اپنی حقیر کدوکاوش کے ذریعہ اس منزل پہ پہونچا جہاں میں پہونچنے کا مشتاق تھا اور مجھے اپنی قسمت پر ناز کرنے کا موقع ملا کہ میں نے اپنی گنہگار آنکھوں سے حضرت کے چہرۂ انور کی زیارت کی، یقیناً یہ حضور تاج الشریعہ کا مجھ پر بہت بڑا احسان ہوا کہ جہاں پر لوگ دو دنوں سے قطار میں کھڑے تھے صرف اس انتظار میں کہ ابھی ہماری باری آئے گی اور ہم حضرت کے چہرۂ انور کی زیارت کریں گے وہیں پر مجھے چند گھنٹوں میں حضرت کے چہرۂ انور کی زیارت نصیب ہوئی اور ایک بار پھر مجھے اپنی قسمت پر ناز کرنے کا موقع ملا کہ میں نے اپنی ٹوپی کو حضرت کے جسد مبارک سے مس کراکے اپنے سر پر فخر کا تاج رکھا اور حضرت کے جنازے کو اس حقیر کو کاندھے سے لگانے کی سعادت عظمی حاصل ہوئی، اور جدو جہد کے بعد اس حقیر نے حضرت کی نماز جنازہ صاحبزادہ حضور تاج الشریعہ خلیفۂ تاج الشریعہ علامہ عسجد میاں کی اقتدا میں حضرت کے جنازے کے ٹھیک پیچھے پہلی صف میں ادا کیا، لیکن آنکھوں میں حزن وملال کے آثار نمایاں تھے اور قلب مضطر سے یہ آواز آرہی تھی کہ ہم سنیوں کی رہنمائی کون کریگا!!!

یقیناً حضور تاج الشریعہ ایک ایسی عظیم شخصیت کا نام ہے جس پر پوری دنیائے سنیت فخر کرتی ہے، اپنے تو اپنے ہیں غیروں نے بھی حضرت کی علمی صلاحیتوں کے سامنے سر تسلیم خم کیا ہے، اس حقیر کے قلم میں اتنا زور نہیں کہ حضرت کے پوری سوانح حیات پر روشنی ڈال سکے آخر میں بارگاہ رب العزت میں دعا ہے کہ مجھیا ور پورے عالم اسلام کو اس عظیم نقصان کا بہترین بدل عطا فرمائے آمین!

تاج الشریعہ! ایک عظیم داعی و مبلغ

مولوی محمد شفیق نیپالی (جماعت: سابعہ)

قاضی القضاۃ فی الہند، وارث علوم اعلیٰ حضرت، جانشین حضور مفتی اعظم ہند، حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری رضوی ازہری المعروف بہ ''تاج الشریعہ'' علیہ الرحمۃ والرضوان کا نام مبارک دعوت وتبلیغ کے باب میں بھی سرخیوں میں لکھا جاتا ہے آپ کی دعوت وتبلیغ کا امر اس قدر عروج پر تھا کہ آپ جہاں پہنچتے تھے عقیدت مندوں کا عظیم ازدحام لگ جاتا تھا آپ نے دعوت وتبلیغ کا کام اپنے ملک ہندوستان میں بہت ہی زور وشور کے ساتھ انجام دیا اور آپ نے باہر ممالک میں بھی دعوت وتبلیغ کا کام انجام دیا ہے، حضور تاج اشریعہ تبلیغ کے سلسلے میں ۱۴۲۴ھ میں لنکا کے لیے روانہ ہوئے اور ساتھ میں شہزادۂ حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مولانا عسجد رضا قادری مدظلہ العالی ناظم اعلیٰ جامعۃ الرضا بریلی شریف اور سیاح ایشیا ویورپ حضرت علامہ مولانا شعیب رضا سربراہ اعلیٰ ''اسلامی مرکز'' دہلی یہ دونوں حضرات بھی تھے، ان کے ساتھ میں ایک کتاب تھی جس کا نام ''المعتقد المنتقد'' انہوں نے حضرت کے بارگاہ میں عرض کیا کہ اس کتاب کا اردو میں ترجمہ کر دیجیے تو حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ ۲۷ر جمادی الآخر ۱۴۲۴ھ مطابق ۲۳ راگست ۲۰۰۳ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب اس کا ترجمہ کر دیا۔

یہاں ایک بات واضح کردوں کہ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ کی شخصیت مرجع خلائق ہے، آپ کے خلفا، مریدین، متوسلین و معتقدین کی تعداد بے شمار اور روز بروز درپیش ہونے والے مختلف مسائل کا انبار جن کی الجھی ہوئی گتھی کو سلجھانا بھی آپ کا فرض منصبی تھا باوجود اتنی مصروفیات کے درس وتدریس اور تصنیف وتالیف کے لیے وقت نکالنا کسی کرامت سے کم نہیں! حالاں کہ حضور کی طبیعت علیل رہتی تھی مگر دینی کاموں کے لیے ہمیشہ کمر بستہ رہتے تھے جیسے آپ کو دینی مشاغل میں مصروف رہنے سے قرار وسکون اور اطمنان قلبی حاصل ہوتا تھا بلکہ حضور تاج الشریعہ اکثر کہتے اور کرتے تھے کہ جب تک میں بخاری شریف اور باقی کتابوں کو پڑھا نہ لوں اس وقت تک مجھے سکون نہیں ملتا ہے۔

آپ کی شخصیت ہر نوع سے کامل و اعلیٰ ہے اور ہر اعتبار سے قابل تقلید ہے آپ علم و حکمت، شریعت وطریقت اور حقیقت ومعرفت کے سمندر، اخلاق وآداب اور سیرت وصورت کے پیکر ہیں۔ آپ کے شب وروز کے معمولات چال وحال اور اقوال وافعال سنت مصطفیٰ ﷺ کی عملی تصویر ہے۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ رب العزت ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

تاج الشریعہ! نقوش حیات

مولوی محمد عثمان علی (جماعت سابعہ)

حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ اختر رضا خان بریلوی عالم اسلام کے ممتاز مفکر اور جانی شخصیت اعلیٰ حضرت کے پر پوتے اور مفتی اعظم کے نواسہ و جانشین تھے، ان کی نماز جنازہ اسلامیہ انٹر کالج بریلی میں ادا کی جانی تھی لیکن جگہ کم پڑ گئی اور تدفین ازہری گیسٹ ہاؤس میں ہوئی، حضور تاج الشریعہ علامہ اختر رضا کی نماز جنازہ ان کے اکلوتے شہزادے مولانا عسجد رضا نے پڑھائی اور مفتی اختر رضا خان کی تدفین میں شرکت کے لیے ہندوستان اور دیگر ممالک سے لوگ شریک ہوئے، ۷۶/ سال کی عمر میں ازہری میاں کی رحلت کے بعد بریلی شہر غم میں ڈوبا ہوا تھا، لاکھوں لوگوں کی آمد کے پیش نظر شہر کے راستے بند کر دئے گئے تھے، سرکاری سروے کے مطابق ایک کروڑ ۳۳/ لاکھ تک افراد بریلی میں پہنچے ہوئے تھے، بھیڑ کے سبب ایک کلومیٹر کا راستہ تے کرنے میں پانچ گھنٹوں کا وقت لگ جاتا تھا، جیسے ہی بریلی کی مسجدوں میں یہ اعلان کیا گیا کہ حضور تاج الشریعہ اس دنیائے فانی کو چھوڑ کر دنیائے جاودانی کے طرف منتقل ہو گئے اس وقت سے بریلی شریف کے تمام لوگ رنج و غم میں ڈوب گئے اور یہ سوچنے لگے کہ اب ہم سب کو کون گمرہی کے دلدل سے بچائے گا اور اسی دوران بریلی شریف میں ہلکی ہلکی بارش رحمت کا نزول ہو رہا تھا پھر بھی لاکھوں لوگ ان کے چہرۂ انور کی زیارت کرنے کے مشتاق تھے اور ان کروڑوں افراد میں بہت ہی کم لوگ چہرا انور کی زیارت کر پائے ہونگے۔

حضور تاج الشریعہ ایک بہت بڑے عالم دین تھے انھوں نے اپنی پوری زندگی اسلامی شریعت کے مطابق گزاری، اگر حضور تاج الشریعہ چاہتے تو کیا نہیں بن جاتے، کیا ان کو اس کی ضرورت نہیں تھی ویسے ہی وہ پوری دنیا پر حکومت کرتے تھے ان کو حکومت کی کوئی ضرورت نہیں تھی، اسی سال میں حضور تاجالشریعہ بیمار پڑ گے اور ان کا جسم لاغر ہو چکا تھا چلنے کی طاقت نہیں تھی۔

تاج الشریعہ! گوشۂ حیات

مولوی اورنگ زیب (جماعت سابعہ)

نگاہ مفتی اعظم کی ہے یہ جلوہ گری چمک رہا ہے جو اختر ہزار آنکھوں میں

حضور تاج الشریعہ کا اصلی نام آپ کا پیدا نام محمد اسمٰعیل رضا رکھا گیا چونکہ والد ماجد کا نام محمد ابراہیم رضا ہے اس نسبت سے آپ کا یہ نام تجویز ہوا اور عرفی نام محمد اختر رضا ہے اور اسی نام سے مشہور ہیں اختر تخلص ہے اور ازہری علما و مشائخ کا عطا کردہ لقب ہے آپ افغانی النسل ہیں اور افغانی پٹھان ہیں آپ کے والد ماجد نے روحانی و جسمانی ظاہری و باطنی ہر طرح کی تربیت فرمائی، شاندار تربیت کا انتظام فرمایا اور بڑے ہی ناز و نعم سے پالا اور تمام ضرورتوں کو پورا فرمایا، جب آپ چار سال چار ماہ چار دن کے ہوئے تو والد ماجد نے

تسمیہ خوانی کا اہتمام کیا دارالعلوم منظر اسلام کے طلبہ و مدرسین کی دعوت فرمائی، مفسر اعظم ہند نے اپنے چچا جان جانشین اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں عریضہ پیش کیا کہ اختر میاں کی تسمیہ خوانی کی تقریب ہے حضور شرکت فرمائیں اور تسمیہ خوانی بھی کروائیں، چنانچہ حضور مفتی اعظم ہند نے تسمیہ خوانی کروائی، اس کے بعد آپ کو دارالعلوم منظر اسلام میں داخل کرادیا آپ بہت محنت ولگن سے طلب علم میں مصروف ہوگئے اور جب آپ دارالعلوم منظر اسلام سے فارغ ہوئے تو اس کے بعد آپ کے والد نے مصر میں داخلہ کرادیا، آپ نے بہت محنت ولگن سے علم حاصل کیا اور جب آخری سال کی امتحان میں ممتحن نے جو جو سوال کیے تو حضور تاج الشریعہ نے ہر ایک سوال کا جواب دے دیا اور آپ کے اول نمبر پر آنے کی وجہ سے مصر کے صدر جناب کرنل جمال عبدالناصر صاحب نے بطور تحفہ ''فخر ازہر'' ایوارڈ سے نوازا۔

تاج الشریعہ! خادم قوم وملت

مولوی محمد الطاف حسین امدادی (جماعت سابعہ)

دنیا میں ایک ایسی جماعت ہے جو قیامت تک ہم میں موجود رہے گی، اس مقدس جماعت کا نام جماعت صالحین ہے، جو اللہ اور اس کے رسول کی بشارتوں کے مطابق دین حق کے تحفظ وبقا کے لیے ہمیشہ کوشاں رہے گی اور لوگوں کو رشد وہدایت کی طرف گامزن کرتی رہے گی اور ان کے عقاید وایمان کی حفاظت کے لیے ہمہ وقت مستعد رہے گی، انھیں میں وارث علوم نبویہ نبیرہ اعلیٰ حضرت صاحب زہد وورع حامی قوم وملت حضور اختر رضا خان ازہری قدس سرہ کی ذات تھی، جنہوں نے اپنے زہد وورع اور علم وفضل کا سکہ تمام جہاں کے لوگوں کے دلوں میں ثبت کردیا، اور آپ نے اپنی جدوجہد سے مسلمانوں کو گمرہی کے گھٹا ٹوپ راستوں سے اور بے انتہاں گمراہ کن فتنوں سے بچا کر ان کو عشق رسول کا عظیم تحفہ عطا کیا، نا جانے کتنوں نے آپ کے نورانی خطاب اور دل میں گھر کر جانے والی تحریر کا لوہا مانا، نا جانے کتنے لوگوں کو گمراہ کن عقیدے سے آپ کی تحریر نے بچایا جو آج عوام وخواص کے مابین مثل شمس چمک دمک رہی ہے، ایک ایسی کتاب ہے آپ نے جس کے نا جانے کتنے کٹھن اور پیچیدہ مسائل کو اپنی باریک بینی اور وسعت علمی کی بنیاد پر اس طرح حل فرمایا کہ آج دنیا اس عظیم تحریری کارنامے کو دیکھ کر حیرت واستعجاب کے بحر زخار میں غوطہ زن ہونے پر مجبور ہے، یہ وہ کتاب ہے جس نے ہمارے عقاید کو مثل چٹان مضبوط کردیا اس عظیم تحفہ کا نام المعتقد المنتقد ہے جس کا آپ نے اردو زبان میں بہت سلیس الفاظ میں ترجمہ کیا ہے جس کو پڑھ کر لوگوں نے اپنے آپ کو اور اپنے کنبہ وخاندان کو باطل اعتقادات سے بچا کر صحیح اور سیدھے راستے پر لا کر کھڑا کردیا آپ کے اس کتاب کی ایک انوکھی خوبی یہ بھی ہے کہ آپ نے اس میں جو اپنی تحقیق پیش کی ہے وہ یقیناً سنہرے حرفوں سے لکھے جانے کے قابل ہے، آپ کی تصنیف سے ایسا لگتا ہے کہ احقاق حق وابطال باطل کا تحقیقی اندازہ آپ کو وراثت میں ملا ہو، اس کے علاوہ آپ کی اور بہت سی تصانیف ہیں جو کہ منظر عام پر آچکی ہیں اور الحمدللہ آپ شعر وشاعری میں بھی اپنی الگ تھلگ پہچان رکھتے ہیں

جیسا کہ جب آپ کو سعودیہ حکومت نے مکہ مکرمہ سے حج کو پورا کیے بغیر صرف اس وجہ سے لوٹا دیا کہ آپ نے وہاں کے وہابی امام کے پیچھے نماز نہ پڑھی تھی، تو جب آپ جدہ کے قریب پہونچے جہاں سے گنبد خضریٰ کا جلوہ نظر آرہا تھا تو آپ مدینہ منورہ کی جدائی میں جب تڑپتے ہیں تو یوں عرض گزار ہوتے ہیں ۔

فرقت مدینہ نے وہ دیئے ہمیں صدمے   کوہ پر اگر پڑتے کوہ بھی تو ہل جاتا

اس نعتیہ کلام سے جہاں آپ کے عشق رسول کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے وہیں پر اس بات کا بھی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آپ کے دل میں گستاخ رسول سے کتنی نفرت تھی کہ آپ نے اس وہابی امام کے پیچھے نماز نہ ادا کی۔ علاوہ ازیں آپ خداداد وجاہت سے متصف تھے اسی لیے عرب وعجم کے عوام خواص سب آپ سے اکتساب فیض کے مشتاق رہتے تھے، آپ کی زیارت کو تازگی ایمان کا ذریعہ سمجھتے تھے لیکن ہائے افسوس وہ درنایاب اب ہمارے مابین نہ رہا جس نے اپنی تمام تر کوششوں سے لوگوں کے دلوں میں عشق رسول کا چراغ روشن کر دیا اور ان کو آقا کا مستانہ بنا دیا۔ بارگاہ صمدیت میں دعا ہے کہ پروردگار ہمیں بھی ایسا سچا عاشق رسول بنائے آمین۔

تاج الشریعہ! کون؟

متعلم توفیق احمد (جماعت خامسہ)

حضور تاج الشریعہ علامہ مفتی اختر رضا خان اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے پرپوتے ہیں، آپ حجۃ الاسلام حضرت علامہ حامد رضا کے سگے پوتے اور مفتی اعظم ہند علامہ مصطفیٰ رضا خان کے سگے نواسے ہیں، آپ نے اسلامی دنیا کی سب سے پرانے اور بڑے مدرسہ جامعۃ الازہر قاہرہ مصر سے تعلیم حاصل کی، آپ نے بہترین تعلیمی ریکارڈ قائم کیا، university top ٹاپ کرنے پر مصر کے گورنر عبد الناصر کے ہاتھوں سے فخر ازہر کا award حاصل کیا، اس لیے آپ کے نام کے آگے ازہری لکھا جاتا ہے، آپ کو شریعت اسلامیہ کی حفاظت کی عظیم خدمت کی وجہ سے آپ کو شریعت کے تاج کا لقب ''تاج الشریعہ'' دیا گیا، آپ کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ دنیا بھر میں نہ جانے کتنے مریدین معتقدین ہیں جو ہندوستان پاکستان بنگلہ دیش مصر امریکہ افریقہ یورپ اور دیگر ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں، آپ نے اپنی زندگی میں چھ بار حج فرمایا اور انگنت بار عمرہ ادا فرمایا، آپ سلسلہ قادریہ کے عظیم الشان بزرگ تھے آپ کو ۳۶ سے زیادہ علوم (Educational subjects) پر مہارت حاصل تھی آپ کو اردو عربی فارسی انگریزی کے علاوہ گیارہ ا مزید زبانوں کا علم تھا آپ نے مرکزی دارالافتاء جامعۃ الرضا اسلامک univercity قائم فرمایا۔

محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ اعظمی دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں'' تاج الشریعہ کے قلم سے نکلے ہوئے فتاویٰ کا مطالعہ کرنے سے ایسا لگتا ہے کی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ عنہ کی تحریر پڑھ رہے ہیں، آپ کی تحریر میں دلائل اور حوالہ جات کی بھرمار

سے یہی ظاہر ہوتا ہے حضور تاج الشریعہ نے افتا و قضا اور کثیر تبلیغی اسفار و دیگر بے پناہ مصروفیات کے باوجود بھی تصنیف و تالیف کا سلسلہ جاری رکھا تھا۔

حضور تاج الشریعہ کی نماز جنازہ اور تجہیز و تدفین

متعلم مجاہد رضا (جماعت خامسہ)

عالم اسلام کی عبقری شخصیت، وارث ولایت غوث اعظم و خواجہ غریب نواز، وارث علوم سرکار اعلیٰ حضرت، جانشین مفتی اعظم ہند، قاضی القضاۃ فی الہند حضرت علامہ مفتی الحاج الشاہ محمد اختر رضا خان المعروف بہ تاج الشریعہ حضور ازہری میاں کا وصال پرملال ۲۰ جولائی ۲۰۱۸ بروز جمعہ بوقت مغرب تاجدار سنیت جانشین حضور مفتی اعظم ہند قاضی القضاۃ فی الہند حضور تاج الشریعہ حضور ازہری میاں کی نم آنکھوں سے تدفین عمل میں آئی، ایک کروڑ تینتیس لاکھ مندوبین شریک ہوئے نماز حضور عسجد رضا خان نے پڑھایا آپ کی رحلت سے عالم اسلام سوگوار ہو گیا۔

تاج الشریعہ کا جنازہ! آنکھوں دیکھا حال

متعلم محمد احمد قادری (جماعت خامسہ)

شیخ الاسلام، فخر ازہر، تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری رضوی ازہری علیہ الرحمہ کا جنازہ عہد ساز اور تاریخ ساز بھی تھا، جدھر بھی دیکھیے انسانوں کا موجیں مارتا ہوا سیلاب! بڑے۔ بڑے۔ ریاضی داں بھی ہجوم کا اندازہ نہ لگا سکے، اس عظیم الشان منظر کو دیکھ کر اپنے اور اغیا سب کے سب دنگ رہ گیے، ہر شخص یہ کہنے پر مجبور ہو گیا کہ آج تک ہماری آنکھوں نے اتنا بڑا مجمع کسی کے جنازہ میں نہیں دیکھا۔ بلاشبہ یہ سب سیدی سرکار اعلیٰ حضرت کا فیضان اور نگاہ مفتی اعظم کی جلوہ گری کا کرشمہ ہے۔

بڑے سعادت مند اور خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنھوں نے تاج الشریعہ کے جنازہ میں شرکت کا شرف حاصل کیا، جس میں نہ جانے کتنے اولیاے عظام، سادات کرام، بزرگان دین، فقہا و محدثین اور رجال الغیب نے بھی شرکت کی، ہمارے اساتذہ کرام نے خود اپنے ماتھوں کی نگاہوں سے اس عجیب و غریب منظر کو ملاحظہ فرمایا۔ چشم دید گواہان، سروے ٹیموں اور اکثر ذرائع ابلاغ کے اعتبار سے پورے دنیا سے جنازہ میں شرکت کے لیے تشریف لائے ہوئے لوگوں کی تعداد ایک کروڑ تینتیس لاکھ (۱۳۳۰۰۰۰۰) تک بتائی جاتی ہے۔

اللہ رب العزت شرکاے جنازہ کو اعلیٰ شرف سے مشرف فرمائے، حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کا علمی و روحانی سایہ پورے عالم اسلام پر دراز کرے اور آپ کے اہل و عیال بالخصوص علامہ مفتی محمد عسجد رضا خان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین!

تاج الشریعہ! مینارۂ نور

متعلم محمد محسن رضا (جماعت خامسہ)

حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ کی ذات اہل سنت و جماعت کے لیے مشعل راہ اور مینارۂ نور کی حیثیت رکھتی ہے۔ آپ کا مشن تھا۔

جہاں میں عام پیغام شہ احمد رضا کر دیں　　　پلٹ کر پیچھے دیکھیں اور تجدید وفا کر دیں

تاج الشریعہ! رفیق ملت کی نظر میں

متعلم احمد رضا (جماعت: خامسہ)

”کچھ لوگ کہتے ہیں کہ حضور تاج الشریعہ کے جنازے میں لاکھ ڈیڑھ لاکھ کا مجمع تھا! میں کہتا ہوں ارے میاں! اتنی تعداد میں تو صرف ان کے حاسدین وہاں آئے تھے۔ اس کے علاوہ جو تعداد تھی وہ تو شمار میں ہی نہیں آتی۔ بے شمار تعداد تھی، کوئی تعداد کو گن ہی نہیں سکتا! بریلی شریف کے چپہ چپہ پر سر ہی سر نظر آتے تھے“۔

(رفیق ملت حضور سید نجیب میاں صاحب قبلہ بموقع عرس سیدنا شاہ فضل اللہ قادری، قدس سرہ کالپی شریف ۲۹/ جولائی ۲۰۱۸ء)

تاج الشریعہ! منفرد المثال شخصیت

متعلم نور الھدیٰ صدیقی جماعت: رابعہ

شہزادۂ مفسر قرآن، عکس ریحان ملت، پرتو حجۃ الاسلام، جانشین مفتی اعظم، نبیرۂ اعلیٰ حضرت حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہمہ صفت موصوف ذات دنیائے اسلام میں محتاج تعارف نہیں! ہاں! جو ان کی تعریف توصیف میں زبان وقلم کے ذریعہ رطب اللسان ہیں ان کے صدقے میں وہ ضرور متعارف ہیں۔

پوری دنیا میں مسلک اعلیٰ حضرت کا ڈنکا بجایا، سنیت کا پرچم لہرایا اور تا حین حیات عشق مصطفیٰ ﷺ کا جھنڈا اڑایا، جس مشن کو امام اہل سنت نے قائم کیا تھا اس مشن کو فروغ دینے میں آپ کے کلیدی کردار کا سورج آج بھی آفتاب نصف النہار بن کر چمک رہا ہے۔ آپ علوم وفنون، حکمت و دانائی، اور ذہانت وفطانت میں یکتائے زمانہ، فرید دہر اور وحید عصر تھے۔ پورے عالم اسلام میں آپ کی مقبولیت اظہر من الشمس اور اجلیٰ من القمر ہے۔

دنیا کے چپہ چپہ سے جنازے میں شریک لوگوں نے پوری دنیاں کو یک لخت حیرانی میں مبتلا کر دیا، جنازے میں تعداد کتنی تھی؟ بے شمار و بے حد اور بے حساب تھی! ہاں! یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ جسے دیکھیے وہ یہی کہہ رہا ہے کہ اس طرح کا مجمع، اتنی بھیڑ اور اتنی

بڑی تعداد ہماری نگاہوں نے اب تک کسی کے جنازے میں نہیں دیکھا، آپ کی ذات ہر میدان میں اکمل و کامل نظر آتی ہے۔ یہ عشق رسالت، محبت اہل بیت، فیضان صحابہ، نوازشات سلف صالحین، عنایات بزرگان دین اور آپ کے خانوادے کے فیوض و برکات کے صدقات و خیرات کے جلوے ہیں۔ جس کا اعتراف آپ نے کچھ اس طرح کیا ہے ؎

چمک رہا ہے جو اختر ہزار آنکھوں میں نگاہ مفتی اعظم کی ہے یہ جلوہ گری

تاج الشریعہ! اپنی تعلیم و تربیت کے آئینے میں

متعلم آصف رضا (جماعت: رابعہ)

آپ بریلی شریف کے محلّہ سوداگران میں پیدا ہوئے، آپ کا اصلی نام محمد اسمٰعیل رضا، عرفیت محمد اختر رضا ہے لیکن ''تاج الشریعہ'' سے مشہور ہیں۔ بہت ہی ناز و نعم کے ساتھ آپ کی نشونما ہوئی، سرکاروں کی گود میں پرورش پائی، آپ کی رسم بسم اللہ خوانی ۴رسال ۴رمہینہ ۴ردن کی عمر میں آپ کے نانا جان حضور مفتی اعظم ہند نے ادا فرمائی، ناظرہ اور ابتدائی اردو اپنی والدہ محترمہ سے پڑھا، بعدہ باضابطہ جامعہ رضویہ منظر اسلام میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے داخل ہوئے، اس کے بعد جامعہ ازہر مصر گئے، وہاں بھی ممتاز ہوئے۔ بہت دنوں تک جامعہ رضویہ منظر اسلام میں درس و تدریس کا کام بھی کیا اور فتوی نویسی و صدارت کی ذمہ داری بھی نبھائی۔

آپ کے مخصوص اساتذۂ کرام کے اسمائے گرامی یہ ہیں: مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں قادری بریلوی، مولانا سید افضل حسین مونگیری، مولانا ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں بریلی، فضیلۃ الشیخ محمد سماحی جامعہ ازہر مصر، فضیلۃ الشیخ محمود عبد الغفار جامعہ ازہر مصر، مولانا ریحان رضا خاں قادری بریلوی، مولانا محمد جہانگیر خاں رضوی اعظمی۔

تاج الشریعہ! اور جامعۃ الرضا کا قیام

متعلم مسیح الدین قادری (جماعت: رابعہ)

سیدی سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے مرکز اہل سنت جامعہ رضویہ منظر اسلام قائم فرمایا، مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ نے مظہر اسلام کی داغ بیل ڈالی اور اسی روش کو اپناتے ہوئے خانوادے کے بہت افراد نے مدارس قائم کیا، انھیں کے انمٹ نقوش کو خضر راہ یقین کرتے ہوئے تاج الشریعہ علیہ الرحمہ نے ''مرکز الدراسۃ الاسلامیہ جامعۃ الرضا'' قائم فرما کر عالم اسلام پر احسان عظیم کیا ہے۔ رہتی دنیا تک اس کے ذریعہ عالم اسلام اور اہل اسلام آپ کے فیوض و برکات سے مالا مال ہوتا رہیں گے، یہ وہ نمایاں اور ضروری کام تھا جس کے نہ ہونے سے اہل سنت و جماعت کے لیے نہ جانے کتنی دشواریاں اور پریشانیاں سامنے آتیں! ع

یہ تو کہیے خدا کا کرم ہوگیا

تاج الشریعہ! ایک باکمال شخصیت

متعلم عبدالواحد (جماعت: رابعہ)

"ان لله ما اخذ ،وله ما اعطى و كل شئ عنده باجل مسمى" (ترجمہ) بے شک اللہ ہی کا ہے جو وہ لے لے اور اللہ ہی کا ہے جو وہ عطا کرے، اور اللہ کے علم میں ہر شے کا ایک وقت مقرر ہے۔ دنیا میں جو بھی آیا اسے جانا ہے، اناللہ وانا الیہ راجعون! بے شک ہم اللہ کے لیے ہیں اور اسی کی طرف پلٹ کر جائیں گے،"ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العالمین" بے شک میری نماز، قربانی، جینا اور مرنا سب اللہ کے لیے ہے، جو سارے جہان کا پالنہار ہے۔

مگر کچھ شخصیتیں ایسی ہوتی ہیں جن کے جانے سے صرف ان کی اولاد اور اہل خانہ ہی نہیں بلکہ پوری جماعت اور تمام افراد ملت کی آنکھیں اشک بار ہو جاتی ہیں ، انہیں باکمال شخصیات میں ایک ہرفن مولیٰ شخصیت وارث علوم رضا، جانشین مفتی اعظم ہند تاج الشریعہ سیدی مرشدی علامہ مفتی محمد اختر رضا خان ازہری علیہ الرحمۃ والرضوان کی بھی ہے۔

حضور تاج الشریعہ کا سایہ ہمارے سروں سے اٹھ جانا جماعت اہل سنت کے لیے ایک عظیم خسارہ کا باعث ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج ملت کا ہر فرد غم زدہ ہے، مدرس اہل سنن ومجالس عقیدت منداں میں تاہنوز تعزیتی محفلیں سج رہی ہیں، ایصال ثواب کا اٹوٹ سلسلہ جاری وساری ہے، عوام خواص کا رخ بریلی شریف کی طرف ہوا، دیوان گان تاج الشریعہ کثیر تعداد میں بریلی شریف پہنچ کر جنازہ میں شرکت کرنا اپنی معراج زندگانی یقین کیے، بریلی کا چپہ چپہ دنیا بھر سے آئے ہوئے مریدین ومتوسلین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔

عرش پر دھومیں مچی وہ مومن صالح ملا — فرش سے ماتم اٹھا، وہ طیب وطاہر گیا

حضور تاج الشریعہ علوم اعلیٰ حضرت کے سچے وارث، حجۃ الاسلام اور مفتی اعظم ہند کے زہد وتقویٰ کے اچھے امین اور مفسر اعظم ہند کے حسن وجمال کے پیکر جمیل تھے۔ ہندو بیرون ہند سنیت یعنی مسلک اعلیٰ حضرت کے صحیح ترجمان اور عظیم علم بردار تھے، دنیا کے بیشتر ممالک میں آپ نے دعوت وارشاد کے نمایاں کارنامے انجام دیے، لاکھوں کروڑوں افراد آپ کے دامن کرم سے وابستہ ہیں، جو قبول عام اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا تاریخ ماضی قریب میں اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر وعاجز ہے۔

ابر رحمت ان کی مرقد پر گہر باری کرے — حشر تک شان کریمی ناز برداری کرے

تاج الشریعہ! ایک سچے عاشق رسول

متعلم نیاز احمد (جماعت: رابعہ)

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ ایک ایک لمحہ عشق رسول میں گزرا ہے۔ آپ "الحب فی الله والبغض فی الله" کی عملی تصویر

تھے۔آپ نے زبان کھولا تو عشق رسول میں۔۔۔قلم چلایا تو عشق رسول میں۔۔۔فتویٰ لکھا تو عشق رسول میں۔۔۔نعت نبی گنگنایا تو عشق رسول میں۔۔۔الحادو بے دینی کا سراڑایا تو عشق رسول میں۔۔۔اپنے سینے میں آگ لگایا تو عشق رسول میں۔۔۔اس دنیا سے گئے تو عشق رسول لے کر گئے۔

اے عشق ترے صدقے جلنے سے چھٹے سستے جو آگ بجھادے گی وہ آگ لگائی ہے

تاج الشریعہ! اپنی ذات کے آئینے میں

متعلم رمضان علی (جماعت: رابعہ)

سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، تاجدار اہل سنت مفتی اعظم ہند علامہ مصطفیٰ رضا خان، نبیرۂ اعلیٰ حضرت حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان، گل سرسبد گلستان رضویہ علامہ ریحان رضا حان اور مفسر اعظم ہند علامہ ابراہیم رضا خان علیہم الرحمۃ والرضوان کے بعد تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری علیہ الرحمہ نے مرکز اہل سنت بریلی شریف کی عظمت و شہرت میں چار چاند لگایا۔

آپ بے شمار علوم وفنون کے جامع تھے،"فتاویٰ بریلی شریف" کے حوالے سے آپ نے کم وبیش پچاس سال تک فتویٰ نویسی کا کام بحسن وخوبی انجام دیا ہے جو کہ فقہ حنفی کا ایک عظیم ترین کام ہے، دیگر زبانوں پر مہارت تامہ رکھنے کے ساتھ ساتھ آپ عربی ادب پر بھی مہارت تامہ اور کامل دست رس رکھتے تھے، حاشیہ بخاری شریف بنام "تعلیقات ازہری" اور سیدی سرکار اعلیٰ حضرت کی جن کتابوں (مثلاً اعلیٰ حضرت کا رسالہ "شمول الاسلام لاصول الکرام" اور "ان ابا سیدنا ابراہیم علیہ السلام تارخ لا آزر") کی آپ نے تعریب فرمائی ہے، اس سے بحسن وخوبی یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ بے شک آپ کو عربی ادب پر ویسے مہارت حاصل تھی جیسا کہ آپ کی اپنی مادری زبان اردو پر۔

تاج الشریعہ! مرکز عقیدت

متعلم محمد امین انصاری (جماعت: رابعہ)

میری جان میری زندگی حضور تاج الشریعہ پر قربان! آپ کے جنازے نے پوری دنیا سے اس بات کا خراج اصول کرلیا کہ ہاں واقعی بریلی شریف آج بھی مصدر طریقت اور مرکز عقیدت ہے، حالات کی سختی ونرمی کی پروا کیے بغیر دنیا بھر سے آئے ہوئے دیوانگان تاج الشریعہ کا وہ سیلاب جس کا نظارہ پوری دنیا کے لوگوں نے اپنے ماتھے کی نگاہوں سے دیکھا، لاکھوں لاکھ کا مجمع حاسدین ومعاندین کی آنکھوں سے تعصب کی عینک اتار دینے کے لیے کافی ووافی ہے اور ساتھ ہی ساتھ حکومت وقت مسلمانوں کے تئیں جو بدنیتی کا جال بن رہی ہے کہ ان میں اختلاف ہی اختلاف ہے ان کا اتحاد مردہ ہو چکا ہے، اس گھنونے اور گھٹیا سوچ سے باز رہنے کے لیے یہ ازدحام عظیم ایک بہترین آلۂ کار ہے۔

ظاہراً ہم نے تاج الشریعہ کو کھویا ضرور ہے لیکن ان کی علمی و عملی زندگی کے انمٹ نقوش ہمارے لیے خضر راہ کی حیثیت رکھتے ہیں، ہم انھیں نقوش کے سہارے اپنی زندگی گزارنے کا عزم رکھتے ہیں کیوں کہ ان کی زندگی متبع سنت تھی، ہم ہر قدم پر ان کے خطوط کا لحاظ کر کے ہی کسی بھی سلسلے میں اقدام کرنے کی کوشش کریں گے اور یہی کامیابی و کامرانی کا راز سر بستہ بھی ہے۔

تاج الشریعہ! کون ہیں؟

متعلم ظہیر الدین احمد امجدی (جماعت: رابعہ)

تاج الشریعہ علیہ الرحمہ مفسر اعظم مولانا محمد ابراہیم ''جیلانی میاں'' کے فرزند ارجمند، حجۃ الاسلام الشاہ حامد رضا کے پوتے، مجدد اعظم امام اہل سنت کے پرپوتے اور مفتی اعظم ہند علیہم الرحمہ کے نواسے ہیں۔ آپ علوم و فنون میں یکتائے روزگار ہیں۔ آپ جامعہ رضویہ منظر اسلام کے قابل فخر فرزند ہیں۔ آپ کو جامعہ ازہر مصر میں مسلسل ممتاز رہنے کی وجہ سے مصر کے راشٹریہ پتی کرنل عبد الناصر کے ہاتھوں ''فخر ازہر'' کا شاندار ایوارڈ ملا۔

درجن دو درجن سے زائد قابل قدر کتابوں کے مصنف ہیں۔ جملہ اصناف سخن پر طبع آزمائی کرنے والے قادر الکلام شاعر ہیں۔ متعدد زبانوں پر قدرت کاملہ رکھنے والے ایک عظیم مفکر ہیں۔ آپ جان سنیت، آن سنیت اور شان سنیت ہیں۔

تاج الشریعہ! ترجمان مسلک اعلیٰ حضرت

متعلم مہتاب عالم (جماعت: رابعہ)

حضور تاج الشریعہ علوم اعلیٰ حضرت کے سچے وارث، حجۃ الاسلام اور مفتی اعظم ہند کے زہد و تقویٰ کے اچھے امین اور مفسر اعظم ہند کے حسن و جمال کے پیکر جمیل تھے۔ ہند و بیرون ہند سنیت یعنی مسلک اعلیٰ حضرت کے صحیح ترجمان اور عظیم علم بردار تھے، دنیا کے بیشتر ممالک میں آپ نے دعوت و ارشاد کے نمایاں کارنامے انجام دیے، لاکھوں کروڑوں افراد آپ کے دامن کرم سے وابستہ ہیں۔

تاج الشریعہ! خانوادۂ رضا کے چشم و چراغ

متعلم محمد ذیشان صدیقی پھلواپوری (جماعت: رابعہ)

محدث کبیر علامہ ضیاء المصطفیٰ اعظمی دامت برکاتہم القدسیہ (سابق شیخ الحدیث ازہر ہند الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور) فرماتے ہیں: ''تاج الشریعہ کے قلم سے نکلے ہوئے فتاویٰ کے مطالعہ سے ایسا لگتا ہے کہ ہم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کی تحریر پڑھ رہے ہیں، آپ کی تحریر میں دلائل و حوالہ جات کی بھر مار سے یہی ظاہر ہوتا ہے'' (حیات تاج الشریعہ، ص: ٦٦)

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ افتا، قضا، کثیر تبلیغی اسفار اور بے حد مصروفیات کے باوجود تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی جاری رکھے رہے، آپ کی قلمی نگارشات کی فہرست بہت لمبی ہے۔ جس کی تفصیل ہم جیسے طفل مکتب کے بس سے باہر ہے۔

تاج الشریعہ! ایک ممتاز ترین شخصیت

متعلم رضوان احمد نیپالی (جماعت: رابعہ)

دنیائے اہل سنت کے تاج دار، نبیرۂ اعلیٰ حضرت قاضی القضاۃ فی الہند، تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری رضوی ازہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، عالم اسلام بالخصوص ہندوستان کی علمی و عملی قد آور شخصیات میں سے ایک ممتاز ترین شخصیت ہیں۔

آپ کا عقد مسنون حکیم الاسلام مولانا حسنین رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ کی دختر نیک اختر کے ساتھ ماہ شعبان المعظم ۱۳۸۸ھ مطابق ۳؍نومبر ۱۹۶۸ء بروز اتوار محلّہ ''کانکر ٹولہ'' بریلی شریف میں ہوا۔

آپ کی اولاد میں آپ کے نائب و جانشین علامہ مفتی محمد عسجد رضا خان مدظلہ النورانی اور پانچ صاحبزادیاں ہیں۔

تاج الشریعہ! تاج الشریعہ

متعلم شمشاد احمد (جماعت: رابعہ)

ایک برگزیدہ بندۂ خدا کا نام! تاج الشریعہ ہے۔۔۔ پروانۂ عشق مصطفیٰ کا نام! تاج الشریعہ ہے۔۔۔ بہت سی خوبیوں اور کمالات کا نام! تاج الشریعہ ہے۔۔۔ ہمہ گیر شخصیت کا نام! تاج الشریعہ ہے ۔۔۔ تدبر کا نام! تاج الشریعہ ہے۔۔۔ تفکر کا نام! تاج الشریعہ ہے۔۔۔ تعلق کا نام! تاج الشریعہ ہے۔۔۔ تفہیم کا نام! تاج الشریعہ ہے۔۔۔ افہام کا نام! تاج الشریعہ ہے۔۔۔ تفقہ فی الدین کا نام! تاج الشریعہ ہے۔۔۔ محقق مسائل شرعیہ کا نام! تاج الشریعہ ہے۔۔۔ استفتا کی باریک بینی کا نام! تاج الشریعہ ہے۔۔۔ دنیائے وہابیت و دیوبندیت میں کہرام مچا دینے والی ہستی کا نام! تاج الشریعہ ہے۔۔۔ جہان صلح کلیت میں زلزلہ بپا کرنے والی ذات کا نام! تاج الشریعہ ہے۔۔۔ سنیت کی مشعل کا نام! تاج الشریعہ ہے۔

تاج الشریعہ! پیکر علم و عمل

متعلم شاہ عالم (جماعت: رابعہ)

نبیرۂ اعلیٰ حضرت، جانشین مفتی اعظم، تاج الشریعہ علامہ الحاج الشاہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری رضوی ازہری کی زندگی کا مطالعہ کرنے والوں پر یہ بات ظاہر و باہر ہے کہ آپ کلی ذات علم و عمل، عبادت و ریاضت، کشف و کرامت، تقویٰ طہارت، خوف خدا، عشق مصطفیٰ کا ایک روشن مینارہ ہے۔ زمانہ اس بات کا گواہ ہے کی آپ کی ذات مبارکہ یقیناً ''پیکر علم و عمل'' ہے۔

تاج الشریعہ! مرشد برحق

متعلم رضاءاللہ (جماعت: ثالثہ)

حضور تاج الشریعہ اپنے وقت کے ایک جید عالم دین اور مرشد برحق تھے۔اللہ نے آپ کو بلا کی ذہانت و فطانت سے بہرہ ورفرمایا تھا۔آپ کو تمام علوم وفنون میں یکساں مہارت تھی۔اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود بھی آپ نے تصنیف وتالیف کے وہ جواہر پارے لٹائے کہ جہان علوم وفنون کے سلاطین بھی انگشت بدنداں نظر آتے ہیں۔

سیدی سرکار اعلیٰ حضرت، مفتی اعظم ہند، حجۃ الاسلام، ریحان ملت، مفسر اعظم علیہم الرحمہ کی وراثت کے علوم وفنون کا جوہر آپ نے کچھ اس طرح لٹایا کہ آپ کے درس وتدریس اور دیگر علوم وفنون کی مہارت تامہ پر صرف اپنوں نے ہی نہیں بلکہ اغیار نے بھی آپ کی ذات والا صفات کا لوہا مانا۔ہندو بیرون ہند سنیت یعنی مسلک اعلیٰ حضرت کے صحیح ترجمان اور عظیم علم بردار تھے،دنیا کے بیشتر ممالک میں آپ نے دعوت وارشاد کے نمایاں کارنامے انجام دیے، لاکھوں کروڑوں افراد آپ کے دامن کرم سے وابستہ ہیں۔

تاج الشریعہ! مقبول زمانہ شخصیت

متعلم محمد یٰس (جماعت: ثالثہ)

پیرومرشد حضور تاج الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ یقیناً اللہ رب العزت کے محبوب بندوں میں سے ایک ہیں۔رسول اللہ ﷺ کے دیوانوں کی صف میں ان کا مقام ومرتبہ کیا ہے یہ پوری دنیا جانتی ہے۔اہل بیت اطہار،صحابۂ کرام ،تابعین، تبع تابعین، ائمۂ مجتہدین، سلف صالحین، بزرگان دین، اولیاے کاملین اور علماے ربانیین کی محبتیں ان کے دل میں کس قدر گھر کیے ہوئے تھی ان کی زبان وبیان سے سب ظاہر ہے۔گویا آپ نے خالق وتبع مخلوق خداوندی کی عظمتوں کے علم بردار تھے۔

اسی وجہ سے پوری دنیا نے آپ کے نام کا ڈنکا بجایا، آپ کا گن گایا، آپ کی عظمتوں کا جھنڈا لہرایا، کیوں نہ جو اللہ اور اس کے رسول کا ہو جاتا ہے اللہ اپنے بندوں کے دلوں میں اس کی محبت اس طرح بسا دیتا ہے کہ بڑے سے بڑے لوگ بھی اس کی رفعتوں کا اعتراف کرتے ہوئے اس کے لیے سجدۂ شکر کرنا اپنی معراج زندگانی تصور کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

تاج الشریعہ! ایک منفرد المثال ہستی

متعلم مظہر علی (جماعت: ثالثہ)

تاج الشریعہ رحمہ اللہ یقیناً ایک یگانۂ روزگار محقق اور صاحب بصیرت فقیہ ہیں۔علم وفضل اور زہد وتقویٰ میں آپ اپنے جدامجد امام اہل سنت کے حقیقی وارث ہیں۔احقاق حق اور ابطال باطل کا تحقیقی اسلوب آپ کو وراثت ملا ہے۔آپ خداداد شرافت و

وجاہت کے جامع ہیں۔اسی لیے عرب وعجم کے کروڑوں افراد آپ کی ایک نگاہ کیمیا کے مشتاق رہتے ہیں، آپ کی زیارت کو ایمان کی تازگی کا ذریعہ مانتے ہیں۔ اللہ نے آپ کو گوناگوں اوصاف حمیدہ اور خصائل محمودہ کا مرکب بنایا ہے۔آپ کو آپ کے زمانے والوں نے اجتماعی طور پر علوم وفنون کا ایک عظیم گہوارہ تسلیم کیا ہے۔آپ کی زندگی کا ہر پہلو نمایاں اور اجاگر ہے۔آپ کی تمام کوششوں اور کاوشوں کو عرب وعجم نے پسندیدگی کی نگاہوں سے دیکھا ہے۔آپ کے یہاں کسی بھی معاملے میں کوئی بھی تکلف نہیں!

تاج الشریعہ! فیضان اعلیٰ حضرت

متعلم غلام رسول (جماعت: ثالثہ)

تاج الشریعہ علیہ الرحمۃ والرضوان کی مقبولیت اور دنیا بھر میں بے حساب شہرت کا سبب امام اہل سنت اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کا خصوصی فیضان اوران کی نگاہ کیمیا اثر کا حیران کن کرشمہ ہے۔ان کی ہر ہر ادا سے اعلیٰ حضرت کی ادائیں روشن ومنور ہیں۔تاج الشریعہ کیا تھے؟ کیسے تھے؟ کون تھے؟ ان کی حقیقت کیا تھی؟ عظمت ورفعت کے لحاظ سے ان کا مقام ومرتبہ کیا تھا؟ ان اوران جیسے تمام تر سوالات کا جواب صرف اور صرف یہ ہے کہ سرکار تاج الشریعہ علیہ الرحمہ ''فیضان اعلیٰ حضرت'' تھے۔

تاج الشریعہ! مشعل راہ ہدایت

ارمان علی (جماعت: ثالثہ)

تاج الشریعہ کی شخصیت نہایت پر عظمت و پروقار ہے۔آپ کے جلائے ہوئے عشق رسول کی روشنی میں زمانہ آج ایمان وعقیدہ کی سلامتی کے لیے صحیح سمت سفر متعین کر رہا ہے۔جس سے کہ بدعقیدگی کا خاتمہ ہو۔آپ کی جلائی ہوئی شمع کا کوئی جواب نہیں۔آپ علم وعمل کے چٹان اور فضل وکرم کے سمندر ہیں۔

تاج الشریعہ! یگانۂ روزگار ہستی

متعلم سید محمد فیصل وسید محمد قیصر (جماعت: ثالثہ)

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ عالم اسلام میں یکساں مقبول ومحبوب رہے، آپ نے شرق وغرب اور شمال وجنوب ہر طرف دعوتی وتبلیغی سفر کیا خصوصاً علماے عرب وعجم کے درمیان ان کی تبحر علمی مثالی تھی۔

آپ خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے ایسے چشم وچراغ تھے کہ دنیا نے آپ کی عظمتوں کا خطبہ پڑھا، مصری علما نے آپ کو اپنی آنکھوں پر بٹھایا۔ پروردگار عالم نے وہ تمام علوم معارف جو امام احمد رضا اور مفتی اعظم ہند، کے سینوں میں پیدا فرمایا تھا وہ تمام علوم وفنون تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کو وراثت ملے تھے۔

آپ دنیاداری اور موجودہ گندی سیاست سے ہمیشہ الگ تھلگ رہے، خوف الٰہی اور عشق رسول ہی آپ کا اصلی سرمایۂ حیات تھا، آپ سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ کے ایک عظیم بزرگ تھے۔ آپ کے وصال پر ملال پر دنیا بھر کے لوگوں نے اپنے اپنے طور سے آپ کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کیا۔ یہ ہماری بے جان تحریر بھی آپ کی بارگاہ میں بطور خراج عقیدت ہی ہے۔

تاج الشریعہ! سلسلۂ نسب

متعلم مطیع اللہ (جماعت: ثالثہ)

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کا سلسلۂ نسب اس طرح ہے۔ تاج الشریعہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری رضوی ازہری ابن مفسر اعظم علامہ مفتی محمد ابراہیم رضا خان جیلانی میاں ابن حجۃ الاسلام الشاہ حامد رضا خان قادری رضوی ابن امام اہل سنت، مجدد دین وملت، سراپا عشق ومحبت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان ابن رئیس الاتقیا علامہ نقی علی خان ابن خیر الاذکیا، الشاہ رضا علی خان علیہم الرحمۃ والرضوان۔۔۔

تاج الشریعہ! مختصر تعارف

متعلم محمد وسیم (جماعت: ثالثہ)

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کا اصلی نام محمد اسمٰعیل رضا، عرفیت محمد اختر رضا ہے لیکن ''تاج الشریعہ'' سے مشہور ہیں۔ بہت ہی نازونعم کے ساتھ آپ کی نشونما ہوئی، سرکاروں کی گود میں پرورش پائی، آپ کی رسم بسم اللہ خوانی ۴ر سال ۴ر مہینہ ۴ر دن کی عمر میں آپ کے نانا جان حضور مفتی اعظم ہند نے ادا فرمائی، ناظرہ اور ابتدائی اردو اپنی والدہ محترمہ سے پڑھا، ابتدائی تعلیم والد گرامی اور نانا جان کے علاوہ وقت کے دیگر نامور علما فضلا سے بھی حاصل کیا، جامعہ رضویہ منظر اسلام میں پڑھنے کے بعد جامعہ ازہر مصر میں بھی تعلیم حاصل کیا اور ہمیشہ ممتاز ترین رہے۔

تاج الشریعہ! اپنی کرامت کے آئینے میں

متعلم محمد حسین (جماعت: ثالثہ)

۱۱ر مارچ ۲۰۱۵ء کو حضور تاج الشریعہ بریلی سے بنارس کے لیے ''کاشی وشوناتھ'' ایکسپریس سے روانہ ہوئے، عصر کی نماز بریلی جنکشن پر ادا کی گئی، مغرب شاہ جہاں پور میں اور عشا کے وقت ٹرین لکھنؤ پہنچ گئی، اسٹیشن پہنچنے سے پہلے حضرت رفع حاجت کے لیے تشریف لے گئے، فراغت تک ٹرین کے چھوٹنے کا وقت بالکل قریب ہوگیا، حضرت عشا ادا کرنے کے لیے جانماز نکالنے کا حکم فرمارہے تھے، کہ اتنے میں ٹرین چلنے لگی، جناب محمد یوسف رضوی نے بیگ سے مصلیٰ نکالا، اور بچھادیا ساتھ ہی ساتھ عرض گزار ہوئے حضور! ٹرین چلنے لگی! ادھر جیسے ہی حضرت نے مصلے پر قدم رکھا، ادھر ٹرین رک گئی۔

مکمل اطمینان وسکون کے ساتھ نماز ادا کی گئی، آپ نے اللہ کا شکر ادا کیا پھر آگے کا سفر جاری ہوا، اس واقعہ کے چشم دید گواہان میں مولانا عاشق حسین کشمیری، الحاج محمد یوسف نوری پور بندر اور الحاج شاہ نواز حسین رضوی دوبئی ہیں، جو کہ اس سفر میں موجود تھے۔

تاج الشریعہ! فخر ازہر

متعلم بلال احمد (جماعت: ثالثہ)

بریلی شریف کی سرزمین سے سچ پوچھیے تو سرکار اعلیٰ حضرت اور حضور مفتی اعظم ہند علیہما الرحمہ کے بعد اگر کسی ہستی نے شہرت کا آسمان چھوا ہے تو وہ ذات حضور تاج الشریعہ کی ہے۔ آپ کا نام نامی پوری دنیا کے لوگوں کی زبانوں پر ہے۔ اور ہر گھر آپ کے ذکر جمیل سے معطر و معنبر ہے۔ دنیاے اسلام کی مشہور ترین یونی ورسٹی جامعہ ازہر کے ارباب نے آپ کو "فخر ازہر" کے عظیم ایوارڈ سے نوازا ہے۔

تاج الشریعہ! درس وتدریس کے بے تاج بادشاہ

متعلم محمد رضوان (جماعت: ثالثہ)

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ جہاں دیگر کارہاے نمایاں میں بہترین مشق و ممارست رکھتے تھے، وہیں آپ کے درس وتدریس کا دستور بھی نرالا تھا، جامعہ ازہر سے فراغت کے بعد مرکز اہل سنت جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف کے استاذ، صدر المدرسین اور کہنہ مشق مفتی بھی تھے۔

سیدی سرکار اعلیٰ حضرت، مفتی اعظم ہند، حجۃ الاسلام، ریحان ملت، مفسر اعظم علیہم الرحمہ کی وراثت کے علوم وفنون کا جوہر آپ نے کچھ اس طرح لٹایا کہ آپ کے درس وتدریس اور دیگر علوم وفنون کی مہارت تامہ پر آپ کی ذات والا صفات کا لوہا مانا۔

تاج الشریعہ! ایک محتاط عالم ربانی

متعلم محمد شریف (جماعت: ثالثہ)

جواز واحتیاط کے پہلو میں احتیاط کا پہلو اختیار کرنا ہی تقویٰ کہلاتا ہے، حضور تاج الشریعہ علیہ ارحمہ نے مذکورہ دونوں اوصاف کے تصادم پر احتیاط کا پہلو ہی اختیار فرمایا ہے۔ جس سے آپ کے تقویٰ وطہارت کی گونج چہار دانگ عالم میں روز روشن کی طرح ظاہر وباہر ہے، تصویر کشی اور ویڈیو گرافی کے سلسلے میں آپ کا احتیاط کیا ہے؟ کس طرح کا ہے؟ کیسا ہے؟ یہ زمانے کی آنکھوں سے پوشیدہ نہیں۔

تاج الشریعہ! ایک بے مثال پیر

متعلم محمد اسرائیل (جماعت: ثالثہ)

اس زمانے میں پیران عظام کی کمی نہیں! لیکن اکثریت پیری مریدی کے شرائط سے ناواقف، اس کے اصول وضوابط سے بے بہرہ، اس منصب جلیلہ کے میزان پر کماحقہ اترنے سے قاصر!

ایسے عالم میں جب تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی حیات طیبہ کو پیری مریدی کے میزان پر پرکھا جاتا ہے تو اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ ایک پیر کامل کو جن شرائط کا حامل ہونا چاہیے وہ تمام آپ کے اندر بدرجۂ اتم موجود ہیں۔ انصاف کی نگاہوں کا اٹل فیصلہ ہے کہ آپ اپنے وقت کے ''اعظم المشائخ'' اور ''یگانۂ روزگار'' پیر ہیں۔

حضور تاج الشریعہ! ایک عظیم ہستی

متعلم قمر الزماں نیپالی (جماعت: ثانیہ)

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ صرف ایک عالم دین اور مفتی ہی نہیں تھے بلکہ اپنے آپ میں ایک انجمن تھے، تمام علوم وفنون کے ساتھ آپ کو تصنیف وتالیف پر بھی مکمل قدرت حاصل تھی، دو درجن سے زائد معتبر کتابیں آپ کی حیات مبارکہ کے اہم پہلو ہیں۔ جن میں امام اہل سنت کی بہت سی وہ کتابیں جو اردو میں تھیں ان کو آپ نے عربی اور جو عربی میں تھیں ان کو اردو میں کیا۔

تاج الشریعہ! جہان علم وادب

متعلم زرتاب رضا مشاہدی (جماعت: اولیٰ)

سنیوں کے امیر حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ علم وادب کے بحر ناپیدا کنار ہیں، پورے عالم اسلام نے آپ کے علم وادب کا لوہا مانا ہے، آپ کی علمی قابلیت وصلاحیت ہی کی بنیاد پر عالم اسلام کی سب سے بڑی یونی ورسٹی نے آپ کو ''فخر ازہر'' کا خطاب دیا، آپ کے اندر مناظرے کا بھی عجب ملکہ تھا، آپ بہت بڑے مصنف بھی تھے، آپ متعدد زبانوں پر کامل عبور رکھتے تھے۔

یہ علوم وفنون کی دولت آپ کو آپ کے باپ دادا اور نانا کی طرف سے وراثت میں ملا ہے اور اللہ نے آپ کو اعلیٰ قسم کا ذہن بھی بنایا، جس کو اہل دنیا والوں نے اپنی نگاہوں سے دیکھا۔ علم وادب کی دنیا میں آپ کی ذات جامع کمالات اور یگانۂ روزگار تھی۔

تاج الشریعہ! نقیب مسلک اعلیٰ حضرت

متعلم حافظ مشاہد رضا (درجہ: اعدادیہ)

حضرت تاج الشریعہ علیہ الرحمہ نے بریلی شریف میں ہزاروں کے مجمع سے خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ: آپ لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں اور وصیت کرتا ہوں کہ اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے مسلک پر قائم رہنا۔ وہابیوں اور دوسرے فرقوں سے میل جول، کھانا پینا یا کسی بھی طرح کا اتحاد جائز نہیں ہے۔ ان فرقہاے باطلہ سے تا قیامت اتحاد نہیں ہوسکتا۔ میرے خاندان کے لوگ ہوں یا میرا بیٹا ہی کیوں نہ ہو اگر آپ دیکھیں کہ مسلک اعلیٰ حضرت سے ہٹ گیا ہے تو دودھ کی مکھی کی طرح نکال کر باہر کر دیں۔ الحمد للہ! مسلک اعلیٰ حضرت کی پاسبانی کا یہ جذبہ! اللہ اللہ!!! (رپورٹ: آل انڈیا جماعت رضائے مصطفیٰ کانفرنس" منعقدہ: ۲۰۰۲ء)

تاج الشریعہ! ایک باکمال انسان

متعلم حافظ احمد رضا (درجہ: اعدادیہ)

بہت سارے علمی و خانقاہی گھرانوں میں امام احمد رضا خان کے گھرانے کو امتیازی شان حاصل ہے۔ ہر دور میں آپ کا گھرانا ممتاز رہا۔ آج بھی الحمد للہ! تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی ذات بابرکات کے فیضان سے ممتاز ہی ہے اور صبح قیامت تک ممتاز رہے گا۔ ان شاء اللہ!

آپ کی ذات علوم معارف کا ایک آئینہ کی حیثیت رکھتی ہے اور علم وعمل کے لحاظ سے انتہائی باکمال گردانی جاتی ہے۔ آپ درس وتدریس، دعوت تبلیغ، وعظ ونصیحت، تقریر وخطابت توضیح وتحقیق، تصنیف وتالیف اور شعر وشاعری ہر لحاظ سے ایک باکمال انسان ہیں۔

تاج الشریعہ! اپنی حیات کے آئینے میں

متعلم ظہیر خان (درجہ: حفظ)

شیخ الاسلام والمسلمین، وارث علوم رضا، جانشین مفتی اعظم، فخر ازہر، تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری، رضوی، ازہری، علیہ الرحمۃ والرضوان نہ صرف ایک عالم دین تھے بلکہ وہ اپنے آپ میں اہل سنت کے امیر کارواں اور سپہ سالار اور بے شمار علوم وفنون کے جامع تھے۔

میری یہ طاقت کہاں کہ میں آپ کی شان بیان کرسکوں! اور آپ کی بلند و بالا ہستی پر قلم اٹھا سکوں! یہ آپ کی خصوصی عنایتیں اور استاذ گرامی حضرت علامہ مولانا کلام احمد ازہر القادری استاذ جامعہ اہل سنت امداد العلوم مٹھنا کہ انھوں نے آپ کے "عرس چہلم" پر "خصوصی شمارہ" نکالنے کا اعلان کیا اور خصوصاً جامعہ کے طلبہ کے ساتھ مختصر ہی سہی پھر بھی اکثر طلبہ کو کچھ نہ کچھ ضرور لکھنے کی تاکید فرمائی، جس کا نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔

آپ کی ولادت بریلی شریف کے محلّہ سوداگران میں ہوئی، آپ کا اصلی نام محمد اسمٰعیل رضا، عرفی نام محمد اختر رضا ہے اور القاب وآداب بہت بڑے بڑے ہیں جن میں سے ''تاج الشریعہ'' بہت زیادہ مشہور ہے۔آپ کی رسم بسم اللہ خوانی کی ادائیگی ۴؍سال ۴؍مہینہ ۴؍دن کی عمر میں آپ کے نانا جان حضور مفتی اعظم ہند نے فرمائی، عمر کے لحاظ سے تعلیم کا سلسلہ بھی بڑھتا گیا جامعہ رضویہ منظر اسلام تعلیم حاصل کرنے کے بعد جامعہ ازہر مصر گئے، وہاں بھی ممتاز ہوئے۔ بہت دنوں تک جامعہ رضویہ منظر اسلام میں درس وتدریس کا کام بھی کیا اور فتویٰ نویسی وصدارت کی ذمہ داری بھی نبھائی۔

آپ کی شادی بھی بریلی شریف میں ہوئی، آپ حضور مفتی اعظم ہند کے مرید وخلیفہ بھی تھے، آپ نے بہت کتابیں لکھی ہیں، ۶؍ذی قعدہ ۱۴۳۹ھ؍۲۰؍جولائی ۲۰۱۸ء بروز جمعہ بریلی شریف میں وصال ہوا (انا للہ وانا الیہ راجعون) آپ کی نماز جنازہ آپ کے صاحبزادے مفتی محمد عسجد رضا خان نے پڑھائی، آپ کو سیدی سرکار اعلیٰ حضرت کے مزار مقدس سے قریب ''ازہری گیسٹ ہاؤس'' میں مدفون کیا گیا۔

اختر قادری خلد میں چل دیا
حاسدین رضا دیکھتے رہ گئے

☆☆☆

رضا کی کرامت ہیں تاج الشریعہ

از: حلیمہ سعدیہ رضویہ، بلرامپور

خدا کی عنایت ہیں تاج الشریعہ
مرے دل کی راحت ہیں تاج الشریعہ

جنازہ سے یہ ہوگیا صاف واضح
کہ حق کی علامت ہیں تاج الشریعہ

کہا دیکھ کر ان کو اہل جہاں نے
رضا کی کرامت ہیں تاج الشریعہ

وضو کرکے تکبیر کا ورد کرتے
چلے سوئے جنت ہیں تاج الشریعہ

چھپا کر رکھا اس لیے دل میں ہم نے
کہ محبوب نعمت ہیں تاج الشریعہ

مریدوں کی جانیں ہیں قربان جن پر
وہ پیر طریقت ہیں تاج الشریعہ

حلیمہ کو دامن سے وابستہ کرکے
عطا کرتے برکت ہیں تاج الشریعہ

تاج الشریعہ! ایک جامع تعارف

معلّمہ: گل افشاں امدادی

(شعبۃ البنات: جامعہ اہل سنت امداد العلوم، مٹھنا، کھنڈسری، سدھارتھ نگر)

گلستان تواریخ کے سبز پتوں پر ابھری ہوئی بے شمار ایسے ناموں کی لکیریں گلشن ہستی کو لالہ زار بنائے ہوئے ہیں جن کے کارہائے نمایاں کی پھبن سے مشام جاں معطر و معنبر ہے۔ انہیں میں سے ایک معتبر نام شیخ الاسلام والمسلمین، وارث علوم رضا، جانشین مفتی اعظم، فخر ازہر، قاضی القضاۃ فی الہند، تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری، رضوی، ازہری، علیہ الرحمۃ والرضوان کا بھی ہے۔

آپ کی ولادت بریلی شریف میں ہوئی، ابتدائی تعلیم والد ماجد (مفسر اعظم ہند علامہ محمد ابراہیم رضا رحمانی میاں علیہ الرحمہ) سے حاصل کیا، جامعہ رضویہ منظر اسلام سے درس نظامی کی تکمیل کی، مزید اعلیٰ تعلیم کے لیے دنیاے اسلام کی مشہور و معروف یونی ورسٹی "جامعہ ازہر" مصر تشریف لے گئے، وہاں سے فراغت کے بعد واپسی ہوئی جامعہ کے ارباب بست وکشاد اور اصحاب حل وعقد نے آپ پر فخر کرتے ہوئے آپ کی بارگاہ میں "فخر ازہر" کا ایوارڈ پیش کیا۔

بہت دنوں تک جامعہ رضویہ منظر اسلام میں درس وتدریس کا کام بھی انجام دیا اور فتوی نویسی وصدارت کی ذمہ داری بھی سنبھالی۔ آپ کی شادی بھی بریلی شریف میں ہوئی، آپ حضور مفتی اعظم ہند کے مرید وخلیفہ بھی تھے، آپ نے بہت سی کتابیں بھی تصنیف کیا ہے۔ آپ کو فارسی، اردو، عربی، انگریزی زبانوں میں یکساں مہارت حاصل تھی۔ جس بھی ملک میں تشریف لے گئے اسی کی زبان میں وہاں کے لوگوں سے بلا تکلف گفت وشنید، وعظ ونصیحت اور تقریر فرمائی۔ آپ نے چھ حج اور متعدد عمرے کیے۔ زہے نصیب مدینہ منورہ کی حاضری بار بار ہوئی، سبحان اللہ۔

اساتذۂ کرام میں حضور مفتی اعظم ہند، مفتی محمد افضل حسین مونگیری، مفسر اعظم مفتی محمد ابراہیم رضا جیلانی میاں، ریحان ملت علامہ ریحان رضا خان رحمانی میاں، شیخ الحدیث والتفسیر علامہ محمد سماحی جامعہ ازہر مصر، علامہ محمود عبد الغفار جامعہ ازہر مصر کے اسماے گرامی خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں۔

۶/ ذی قعدہ ۱۴۳۹ھ/ ۲۰/ جولائی ۲۰۱۸ء بروز جمعہ بریلی شریف میں وصال ہوا (انا للہ وانا الیہ راجعون) آپ کی نماز جنازہ آپ کے صاحبزادے مفتی محمد عسجد رضا خان نے پڑھائی، آپ سیدی سرکار اعلیٰ حضرت کے مزار مقدس سے متصل "ازہری گیسٹ ہاؤس" میں مدفون ہیں۔

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی رحلت "موت العالِم موت العالَم" کی عملی تفسیر ہے۔ یقیناً اس عظیم محسن کا ایسے دور "قحط الرجال" میں روپوش ہو جانا عالم اسلام بالخصوص اہل سنت وجماعت کے لیے ایک عظیم سانحہ اور ناقابل تلافی نقصان ہے۔

موت سے بھی مر نہیں سکتا کبھی تو شہید عشق ہے اختر رضا

تاج الشریعہ! اپنی ذات کے آئینے میں

متعلمہ: راشدہ انجم نظامی

جماعت: رابعہ، شعبۃ البنات جامعہ اہل سنت امداد العلوم متھنا

خاندان: ڈاکٹر شوکت صدیقی نے آپ کے خاندانی پس منظر کا جو نقشہ کھینچا ہے اس اعتبار سے آپ کا شجرۂ نسب یہ ہے:

شیخ الاسلام والمسلمین، وارث علوم رضا، پرتو حجۃ الاسلام، جانشین مفتی اعظم، فخر ازہر، قاضی القضاۃ فی الہند، تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری، رضوی، ازہری، علیہ الرحمۃ والرضوان بن مفسر اعظم مفتی محمد ابراہیم رضا خان بن حجۃ الاسلام علامہ شاہ حامد رضا خان بن امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بن علامہ مفتی نقی علی خان بن حکیم تقی علی خان بن حافظ کاظم علی خان بن وزیر مالیات سعادت یار خان بن شجاعت جنگ بہادر سعید اللہ خان (تجلیات تاج الشریعہ، ص:۱۰۲)

ولادت: آپ کی ولادت ۲۶ رمحرم الحرام ۱۳۶۲ھ ریکم فروری ۱۹۴۳ء محلہ سوداگران بریلی کے ایک علمی گھرانے میں ہوئی۔ محمد اسماعیل رضا آپ کا نام تجویز ہوا اور عرف محمد اختر رضا قرار پایا اور علما و مشائخ کی جانب سے ''تاج الشریعہ'' کے لقب سے نوازے گئے۔ (امام احمد رضا اور دیگر علمائے اہل سنت کی علمی و ادبی خدمات، ص:۴۶۵)

رسم بسم اللہ: خاندانی روایت کے مطابق چار سال چار ماہ چار دن کی عمر میں والد ماجد مولانا ابراہیم رضا نے تقریب بسم اللہ خوانی منعقد کی۔

تعلیم: ابتدائی تعلیم گھر ہی پر ہوئی۔ اس کے بعد والد ماجد نے آپ کا داخلہ دار العلوم منظر اسلام میں کرا دیا۔ جہاں پر آپ نے قابل قدر ذی استعداد اساتذۂ کرام سے معقولات و منقولات کی تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۶۳ء میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے آپ جامعۃ الازہر مصر تشریف لے گئے اور مسلسل تین سالوں تک فن تفسیر و حدیث اور اصول فقہ اصول حدیث کے ماہر اساتذہ سے اکتساب علم و فضل کرتے رہے۔

فخر ازہر: ۱۹۶۶ء میں جامعہ ازہر کے سالانہ امتحان میں آپ پورے جامعہ کے طلبہ میں درجہ اول پر رہے۔ جس کے سبب آپ کو ''فخر ازہر'' ایوارڈ اور سند سے نوازا گیا (امام احمد رضا اور دیگر علمائے اہل سنت کی علمی و ادبی خدمات، ص:۴۶۵)

اساتذہ: آپ کے مخصوص اساتذۂ کرام کی فہرست میں مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں قادری بریلوی، مولانا سید افضل حسین مونگیری، مولانا ابراہیم رضا خاں جیلانی میاں بریلی، فضیلۃ الشیخ محمد سماحی جامعہ ازہر مصر، فضیلۃ الشیخ محمود عبد الغفار جامعہ ازہر مصر، ریحان ملت مولانا شاہ ریحان رضا خاں قادری بریلوی رحمانی میاں، تاج الفقہاء مفتی محمد احمد جہانگیر خاں رضوی اعظمی کے اسمائے گرامی سرفہرست ہیں۔ (تجلیات تاج الشریعہ، ص:۱۱۸/امام احمد رضا اور دیگر علمائے اہل سنت کی علمی و ادبی خدمات، ص:۴۶۵)

درس وتدریس: آپ نے تحصیل علم کے بعد درس وتدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ ۱۹۶۷ء میں آپ دار العلوم منظر اسلام میں تدریس کی مسند پر فائز ہوئے اور ۱۹۷۸ء میں صدر المدرسین کے اعلیٰ عہدہ پر فائز ہوئے۔ آپ ایک بہترین مدرس رہے ساتھ ہی ساتھ ''رضوی دار الافتاء'' کے مفتی بھی رہے۔ درس وتدریس کا یہ سلسلہ مسلسل بارہ سال تک چلتا رہا۔ پھر تبلیغی اسفار کے سبب کچھ عرصہ لے لیے یہ سلسلہ منقطع ہو گیا۔ مگر کچھ ہی نوں کے بعد آپ نے اپنے دولت کدہ پر درس قرآن و درس حدیث کا سلسلہ شروع کیا۔ جس میں منظر اسلام، مظہر اسلام، جامعہ نوریہ اور جامعۃ الرضا کے طلبہ کثرت سے شرکت کرتے رہے اور یہ سلسلہ تا حین حیات جاری تھا۔ (امام احمد رضا اور دیگر علماے اہل سنت کی علمی وادبی خدمات، ص:۴۶۶)

بیعت وخلافت: تاج الشریعہ مولانا اختر رضا خاں ازہری کو بچپن میں ہی مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں نے بیعت فرما لیا تھا۔ اور جب آپ کی عمر ۲۰ رسال کی ہوئی تو مفتی اعظم ہند نے سلسلہ قادریہ برکاتیہ رضویہ کے تمام سلاسل کی اجازت و خلافت سے سرفراز فرمایا۔ والد ماجد مولانا ابراہیم رضا جیلانی میاں نے اپنی حیات میں آپ کو اپنا جانشین بنا دیا تھا۔ حضور مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خاں نے بھی اپنی حیات میں ہی آپ کو اپنا جانشین اور قائم مقام بنا دیا تھا۔ جہاں آپ وارث علوم اعلیٰ حضرت ہیں وہیں مفتی اعظم ہند کے سچے جانشین بھی ہیں۔ (امام احمد رضا اور دیگر علماے اہل سنت کی علمی وادبی خدمات، ص:۴۶۷)

مریدین: آپ کے روحانی فیض سے ایک عالم مستفیض ہے۔ آپ کے مریدوں کی ایک کثیر تعداد ہے جو ایک اندازے کے مطابق کروڑ کے متجاوز ہے۔ ہندوستان کے علاوہ بیرون ممالک میں بھی آپ کے مریدین کی کثیر تعداد موجود ہے۔ جو پاکستان، بنگلہ دیش، سعودی عرب، ساؤتھ افریقہ، تنزانیہ، برطانیہ، ہالینڈ، امریکہ، موریشش، عراق، ایران، ترکی، سری لنکا وغیرہ ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں (امام احمد رضا اور دیگر علماے اہل سنت کی علمی وادبی خدمات، ص:۴۶۷)

حج وزیارت: مولانا اختر رضا خاں بریلوی نے پہلے حج وزیارت کی سعادت ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء میں حاصل کی، دوسرے حج سے ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء میں اور تیسرے حج سے ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء میں مشرف ہوئے۔ اس کے علاوہ بھی کئی بار حج اور عمرہ وزیارت سے مشرف ہوئے۔

فتویٰ نویسی: مفتی اعظم قدس سرہٗ کے پاس فتاویٰ کی کثرت کی وجہ سے کئی مفتی کام کرتے۔ مفتی اعظم نے فرمایا: ''اختر میاں اب گھر میں بیٹھنے کا وقت نہیں یہ لوگ جن کی بھیڑ لگی ہوئی ہے کبھی سکون سے بیٹھنے نہیں دیتے۔ اب تم اس کام کو انجام دو۔ میں تمہارے سپرد کرتا ہوں لوگوں سے مخطب ہو کر مفتی اعظم نے فرمایا۔'' آپ لوگ اب اختر میاں سلمہٗ سے رجوع کریں، انہیں کو میرا قائم مقام اور جانشین جانیں'' (ماہ نامہ یٰس، ص:۱۶۸)

اسی دن سے لوگوں کا رجحان آپ کی طرف ہو گیا اور آپ خود اپنی فتویٰ نویسی کی ابتدا کے متعلق یوں فرماتے ہیں:

''میں بچپن سے ہی حضرت (مفتی اعظم) سے داخل سلسلہ ہو گیا ہوں۔ جامعہ ازہر سے واپسی کے بعد میں نے اپنی دلچسپی کی بنا

پر فتاویٰ کا کام شروع کیا۔ شروع شروع میں مفتی سید افضل حسین صاحب علیہ الرحمہ اور دوسرے مفتیان کرام کی نگرانی میں میں یہ کام کرتا رہا۔ اور کبھی کبھی حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر فتویٰ دکھایا کرتا تھا۔ کچھ دنوں بعد اس کام میں میری دلچسپی زیادہ بڑھ گئی اور پھر میں مستقل حضرت کی خدمت میں حاضر ہونے لگا حضرت کی توجہ سے مختصر مدت میں اس کام میں مجھے وہ فیض حاصل ہوا کہ جو کسی کے پاس مدتوں بیٹھنے سے بھی نہ ہوتا'' (ماہ نامہ استقامت کا مفتی اعظم نمبر ۱۹۸۳ء، ص:۱۵۱)

تلامذہ وخلفا: آپ کے تلامذہ کا شمار آسمان علوم وفنون میں ہوتا ہے۔ یوں تو آپ سے بے شمار طلبہ نے اکتساب علم وفضل کیا، جن کی تعداد ہزاروں سے متجاوز ہے۔ اسی طرح آپ کے خلفا کا بھی معاملہ ہے یعنی ان کی بھی فہرست بہت لمبی ہے۔ (ایضاً، ص:۶۶۔۴۶۸)

فضائل: آپ علم وفضل، زہد وتقویٰ اور عظمت وشہرت میں اپنے جد امجد امام اہل سنت کے حقیقی وارث ہیں۔ احقاق حق اور ابطال باطل کا تحقیقی اسلوب آپ کو وراثت ملا ہے۔ آپ خداداد شرافت ووجاہت کے جامع ہیں۔ اسی لیے عرب وعجم کے کروڑوں افراد آپ کی ایک نگاہ کیمیا کے مشتاق رہتے ہیں، آپ کی زیارت کو ایمان کی تازگی کا ذریعہ مانتے ہیں۔ اللہ نے آپ کو گوناگوں اوصاف حمیدہ اور خصائل محمودہ کا مرکب بنایا ہے۔ آپ کو آپ کے زمانے والوں نے اجتماعی طور پر علوم وفنون کا ایک عظیم گہوارہ تسلیم کیا ہے۔ آپ کی زندگی کا ہر پہلو نمایاں اور اجاگر ہے۔ آپ کی تمام کوششوں اور کاوشوں کو عرب وعجم نے پسندیدگی کی نگاہوں سے دیکھا ہے۔

جامعیت: ڈاکٹر شفیق اجمل قادری، بنارس لکھتے ہیں:

''تاج الشریعہ مولانا اختر رضا خاں ازہری کی ذات والا صفات علم وفضیلت، رشد وہدایت، زہد وتقویٰ، سیاسی شعور وآگہی، صداقت شعاری، راست بازی اور اتباع سنت رسول میں اپنی مثال آپ اور یگانۂ روزگار ہے۔ ہر فن میں آپ کی سیاست اور تاجداری مسلم ہے۔ تصنیف وتالیف میں بھی انہوں نے جو علم وفن کے جواہر دکھائے ہیں اس سے بھی دنیائے علم وفن میں آپ کی تاجداری کا پتہ چلتا ہے۔

تاج الشریعہ مولانا اختر رضا خاں ازہری شریعت وطریقت کی روشن کتاب ہیں، آپ علم وفضل کے دریائے ذخار ہیں۔ حق گوئی وبے باکی، فقہی بصیرت اور حقیقت ومعرفت میں آپ یکتائے روزگار ہیں۔ علما نے انہیں ''مفتی اعظم ہند'' اور'' قاضی القضاۃ فی الہند ''تسلیم کیا ہے''۔ (امام احمد رضا اور دیگر علمائے اہل سنت کی علمی وادبی خدمات، ص:۴۷۱)

عنایات: مرکزی مفتی قاضی عبد الرحیم بستوی رقمطراز ہیں:

''آپ کے اندر ان عظیم وفخیم نسبتوں کے لحاظ سے اوصاف حمیدہ واخلاق کریمانہ کی جھلک رہی ہے اور سب ہی حضرات گرامی کے کمالات علمی وعملی سے آپ کو گراں قدر حصہ ملا ہے۔ فہم وذکا اور قوت حافظہ واتقا اعلیٰ حضرت فاضل بریلی قدس سرہٗ سے جودت طبع ومہارت تامہ (عربی ادب) حضرت حجۃ الاسلام قدس سرہٗ سے۔ فقہ میں تبحر واصابت حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ سے۔ قوت خطابت وبیان پدر بزرگوار حضرت جیلانی میاں قدس سرہٗ سے۔ گویا مذکورۃ الصدر ارواح اربعہ سے وہ تمام کمالات علمی وعملی آپ کو وراثت میں حاصل ہو گئے

ہیں۔ جس کی رہبر شریعت وطریقت کو ضرورت ہوتی ہے۔ اور سلسلۂ قادریہ برکاتیہ رضویہ کی مسند رشد وارشاد بھی موصوف کی ذات گرامی سے آراستہ وپیراستہ ہے اور ہزارہا بندگان خدا آپ ہی سے اپنی عقیدت کو وابستہ کر چکے ہیں'' (مقدمہ شرح حدیث نیت، ص:۴)

کمالات: دو درجن سے زائد قابل قدر کتابوں کے مصنف ہیں۔ جملہ اصناف سخن پر طبع آزمائی کرنے والے قادر الکلام شاعر ہیں۔ متعدد زبانوں پر قدرت کاملہ رکھنے والے ایک عظیم مفکر ہیں۔ آپ جان سنیت، آن سنیت اور شان سنیت ہیں۔

وصال: ۶/ذی قعدہ ۱۴۳۹ھ/۲۰/جولائی ۲۰۱۸ء بروز جمعہ بوقت اذان مغرب بریلی شریف میں آپ کے دولت خانے پر آپ کا وصال ہوا (انا للہ وانا الیہ راجعون)

نماز جنازہ: آپ کی نماز جنازہ آپ کے صاحبزادہ وجانشین نمونۂ سلف، عمدۃ الخلف حضرت علامہ مفتی محمد عسجد رضا خان مدظلہ النورانی کی اقتدا میں دنیا بھر سے آئے ہوئے کروڑوں مسلمانوں کی موجودگی میں بریلی شریف کے سب سے بڑے میدان ''اسلامیہ انٹر کالج'' کے گراؤنڈ میں بروز اتوار دن کے ساڑھے دس اور گیارہ بجے کے درمیان ادا کی گئی۔ (بروایت والد محترم حضرت مولانا کلام احمد صاحب قبلہ ازہر القادری استاذ جامعہ مٹھنا)

تدفین: امام اہل سنت سیدی سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، حجۃ الاسلام شاہ حامد رضا خان اور مفتی اعظم ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے مزارات مقدسہ سے متصل ''ازہری گیسٹ ہاؤس'' میں آپ کا مزار مقدس مرجع خلائق ہے۔ (بروایت والد محترم حضرت مولانا کلام احمد صاحب قبلہ ازہر القادری استاذ جامعہ مٹھنا)۔

غم زدہ غم خوردہ و روتا بلکتا چھوڑ کر
چل دیے تاج الشریعہ ہم کو تنہا چھوڑ کر

تاج الشریعہ: ایک محبوب ترین ہستی

عالمہ: یاسمین فاطمہ عثمانی

صدر المعلمات: قادری مدرسۃ اللبنات، بھگوت پور، ٹینواں گرانٹ، سدھارتھ نگر

آبروئے سنیت، جانشین مفتی اعظم ہند، فخر ازہر، تاج الشریعہ حضرت علامہ الحاج الشاہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری، رضوی، ازہری، بریلوی، علیہ الرحمۃ والرضوان (متوفی ۶/ذی قعدہ، ۱۴۳۹ھ، ۲۰/جولائی ۲۰۱۸ء، بروز جمعہ مبارکہ، بوقت مغرب) نے اپنے آباواجداد کی روش پر گامزن رہ کر اسلام وسنیت کی خوب خدمتیں کیں۔ پوری دنیا بالخصوص عالم اسلام میں آپ کی ذات محتاج

تعارف نہیں!

آپ نے علمائے ذوی الفحول اور مشائخ عظام کی آغوش تعلیم وتربیت میں پرورش پائی، "جامعہ رضویہ منظر اسلام" بریلی شریف اور عالم اسلام کی مشہورترین یونیورسٹی "جامعہ ازہر" مصر میں تعلیم حاصل کیا، بعد فراغت منظر اسلام بریلی شریف میں ایک مدت تک تدریس وافتا کی خدمات انجام دیتے رہے، سرکار اعلیٰ حضرت اور حضور مفتی اعظم ہند کے فیوض وبرکات سے مستفیض ومستنیر رہے، حضور مفتی اعظم ہند کے وصال کے بعد آپ "جانشین مفتی اعظم ہند" قرار پائے۔ آپ پوری دنیا میں مسلک اعلیٰ حضرت اور خانوادۂ رضویہ کے اول العزم نمائندہ تھے، آپ کی ذات پر عالم اسلام خصوصاً اہل سنت وجماعت کو بڑا ناز ہے، علم وعمل، تقویٰ طہارت، فضل وکمال، دعوت وتبلیغ، اشاعت وترویج اور مسلک اعلیٰ حضرت کے فروغ وارتقا کے سلسلے میں مرکز الدراسات الاسلامیہ "جامعۃ الرضا" کا قیام آپ کا بہت ہی بڑا کارنامہ ہے جو وسیع وعریض قطعۂ ارض میں شان دار عمارتوں پر مشتمل علوم وفنون کا "تاج محل" صیانت عقائد کا "لال قلعہ" اور دینی وعلمی عظمت ورفعت کا "قطب مینار" ہے۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ مقبولیتوں سے نوازا تھا، حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو محبوب کرتا ہے تو جبریل کو بلاتا ہے، اور فرماتا ہے کہ فلاں بندہ میرا محبوب ہے، تو تم بھی اس سے محبت کرو! تو حضرت جبریل اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر حضرت جبریل آسمان والوں میں ندا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں کو محبوب رکھتا ہے، سب اس کو محبوب رکھیں، تو آسمان والے اس کو محبوب رکھتے ہیں، پھر زمین میں اس کی مقبولیت عام کردی جاتی ہے"۔ (مشکاۃ شریف)

مذکورہ حدیث پاک کے پیش نظر حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ، اللہ کے مقبول ومخصوص بندے تھے جو کہ عوام وخواص سب میں یکساں محبوب ومقبول رہے۔ جب تک باحیات تھے، عالم سنیت کے سردار وپیشوا رہے اور بعد رحلت، لاکھوں کروڑوں مریدین، متوسلین، منتسبین اور معتقدین آج بھی آپ کے نام پر خون جگر بہانا اپنی معراج زندگانی تصور کرتے ہیں۔

مشہور زمانہ مؤرخ علامہ یٰس اختر مصباحی مدظلہ العالی آپ کی مقبولیت کا ذکر کرتے ہوئے اپنی ایک تعزیتی تحریر میں رقم طراز ہیں کہ "حضرت مفتی اعظم ہند کو اپنی زندگی کے آخری پچیس سالوں میں جو مقبولیت وہردل عزیزی حاصل ہوئی، وہ آپ کے وصال کے بعد ازہری میاں کو بڑی تیزی کے ساتھ ابتدائی سالوں ہی میں حاصل ہوگئی، اور بہت جلد لوگوں کے دلوں میں ازہری میاں نے اپنی جگہ بنالی"۔ آپ کو رواں صدی کے علما ومشائخ میں انفرادی حیثیت اور ممتاز مقام حاصل تھا۔ پوری دنیا نے آپ کی ہمہ دانی کا خطبہ پڑھا، آپ کے علمی وعملی وقار وتمکنت کا کوئی جواب نہیں۔!

☆☆☆

مناقب تاج الشریعہ

مقتدائے سنیاں تھے سیدی اختر رضا

نتیجۂ فکر:۔ خلیفۂ تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی اختر حسین علیمی، دار العلوم علیمیہ جمدا شاہی بستی

عظمتوں کے پاسباں تھے سیدی اختر رضا
اہل سنت کے نشاں تھے سیدی اختر رضا

علم وحکمت، زہد وتقویٰ، فکر وفن کی بزم میں
سب پہ فائق بے گماں سیدی اختر رضا

غوث کے اعظم کی عطا سے اعلیٰ حضرت کے طفیل
حق کے میر کارواں تھے سیدی اختر رضا

اختر برج شرافت نیر چرخ کرم
پیار کے بحر رواں تھے سیدی اختر رضا

جلوئے احمد رضا اور پرتو حامد رضا
مفتی اعظم کی شاں تھے سیدی اختر رضا

جملہ ارباب بصیرت کا کھلا اعلان ہے
مرکز ہر نکتہ داں تھے سیدی اختر رضا

مرجع فقہ وفتاویٰ شارح قول نبی
دین حق کے ترجماں تھے سیدی اختر رضا

عشق سرکار دو عالم کی بدولت دہر میں
مقتدائے سنیاں تھے سیدی اختر رضا

اختر خستہ جگر ہو یا مرے عسجد رضا
سب پہ بے حد مہرباں تھے سیدی اختر رضا

کر گئے سونا چمن اختر رضا خاں ازہری

نتیجۂ فکر:۔ مولانا اظہار احمد قادری، ڈوکم امیا، تلوک پور، سدھارتھ نگر

سنیت کی جان وتن اختر رضا خاں ازہری
کر گئے سونا چمن اختر رضا خاں ازہری

گل سا رخ، نرگس سی آنکھیں بھولتی ہرگز نہیں!
اے حسیں، شیریں دہن اختر رضا خاں ازہری

علم کا کوہ ہمالہ بول کر خاموش ہے
نازش بزم سخن اختر رضا خاں ازہری

میرے اختر کی کوئی قیمت لگا سکتا ہے کیا
ایسے تھے درعدن اختر رضا خاں ازہری

کتنے شاہان زمانہ کو بھی ان پر ناز تھا
عاشق شاہ زمن اختر رضا خاں ازہری

سعدی و جامی نظامی کے تخیل کی بہار
تاج اقلیم سخن اختر رضا خاں ازہری

دیکھ لے اظہار ہرگز تو بہک جانا نہیں!
کیوں کہ تھے سرو چمن اختر رضا خاں ازہری

''کون کہتا ہے گئے وہ بے سہارا چھوڑ کر''

ازہر القادری

غم زدہ، غم خوردہ و روتا بلکتا چھوڑ کر
چل دیے تاج الشریعہ ہم کو تنہا چھوڑ کر

اعلیٰ حضرت مفتی اعظم کے گلشن کی بہار
ہوگئی افسوس رخصت! آشیانہ چھوڑ کر

عاشقوں کی بھیڑ میں دولہا کے جیسا کروفر
حاسدوں کو چل دیے حیرت میں تکتا چھوڑ کر

کس کی شامت تھی؟ کہ آتا سامنے اس شیر کے
دم دبائے بھاگتا ہر ایک رستہ چھوڑ کر

دل سے شیدا ہوگیا وہ جس نے دیکھا اک نظر
حاسدوں کو کیا ملا؟ ان کا کف پا چھوڑ کر

آپ کا علمی تبحر دیکھ کر اہل عرب
بول اٹھے جینا عبث ہے ان کا پایا چھوڑ کر

آپ کی ہر ہر ادا سے سنتیں تھیں آشکار
ہے بدل؟ کوئی! کہیں! گزرا زمانہ چھوڑ کر

آپ کی شان فقیہانہ کے سب ہیں معترف
ہے کسی کی شان یہ؟ رضوی گھرانا چھوڑ کر

مفتی اعظم کی نگہ ناز کا فیضان ہے
آگئی دنیا بریلی میں زمانہ چھوڑ کر

پرتو احمد رضا ہے شان اقدس سے عیاں
دنیا میں جیتے رہے، انبار دنیا چھوڑ کر

''والذین جاھدوا'' کی بن کے تفسیر مبیں
قتل باطل کا کیا سر، دوستانہ چھوڑ کر

چھوڑا ہے عسجد میاں کو اہل سنت کے لیے
''کون کہتا ہے گئے وہ بے سہارا چھوڑ کر''

منزل مقصود پاسکتے نہیں! ازہرؔ کبھی
ان کے جلوؤں کی تجلی ان کا سایہ چھوڑ کر

کیسے کہیں کہ پیر ہمارا چلا گیا

ازہر القادری

اہل سنن کی آنکھ کا تارا چلا گیا
احمد رضا کا راج دلارا چلا گیا

علم و عمل کا کوہ ہمالہ تھا بالیقیں
فکر و نظر یقین کا دھارا چلا گیا

وہ ذات عکس مفتی اعظم تھی بے گماں
تقویٰ کا خوب رو، وہ منارا چلا گیا

چیلنج بدعقیدوں کے تا عمر تا حیات
جیتا ہمیشہ، ایک نہ ہارا چلا گیا

پیک اجل بحکم خدا آئی جب قریب
''اختر چلو'' یہ جیسے پکارا! چلا گیا

آنکھیں بہا رہی ہیں مسلسل جگر کا خون — تسکین روح، جان سے پیارا چلا گیا
مرکز تھا، ہے، رہے گا، بریلی سدا بہار — آخر میں سب کو کر کے اشارا چلا گیا
ازہرؔ سراپا حسن ہے نظروں کے سامنے — کیسے کہیں کہ پیر ہمارا چلا گیا

☆☆☆

جہاں بھر میں ڈنکا مرے تاج شریعت کا

ازہر القادری

نوازش ہے عنایت کرم ہے اعلیٰ حضرت کا — جہاں بھر میں بجا ڈنکا مرے تاج شریعت کا
نگاہ مفتی اعظم کی یہ جلوہ گری دیکھو — مرا مرشد ہما لہ ہو گیا تقویٰ طہارت کا
پڑھا جو مصر میں وہ ازہری کہلائے گا لیکن — نہیں ہو گا کوئی ثانی مرے تاج شریعت کا
حوالہ جات برجستہ سے ظاہر ہے کہ کچھ حصہ — ملا ہے بو حنیفہ سے ذہانت اور فطانت کا
بصیرت کی حدوں کا ہم تعین کر نہیں سکتے — نہیں محدود ہے جب سلسلہ ان کی بصارت کا
طفیل غوث و خواجہ مفتی اعظم کے صدقے میں — بلاشبہ ملا فیضان ہے عشق رسالت کا
نہ کیوں نازاں ہوں ہم اختر رضا کی ذات والا پر — مقدر ہے ثریا پر تمامی اہل سنت کا
یکا یک بول اٹھے عرب و عجم کے عبقری علما — ہے اونچا مرتبہ پروانۂ شمع رسالت کا
لکھو! مصرع رضا کا بس کرو ازہر کہو یارب! — گدا بھی منتظر ہے خلد میں نیکوں کی دعوت کا

☆☆☆

میرے سرکار اختر رضا ازہری

ازہر القادری

ہیں بہت خوبصورت نہایت حسیں ،میرے سرکار اختر رضا ازہری
دلکش و دلنشیں ،پرضیا، مہ جبیں ،میرے سرکار اختر رضاازہری
علم و عرفان کی شان ہیں جان ہیں،وارث علم احمد رضا خان ہیں
مفتی اعظم ہند کے جانشیں ،میرے سرکار اختر رضا ازہری

آپ بے مثل ہیں بے بدل آپ ہیں، نیر چرخ علم وعمل آپ ہیں
زہد و تقویٰ کے ہیں آپ بدر مبیں ،میرے سرکار اختر رضا ازہری

آپ نے جب چلا یا قلم جھوم کر، بولے علمائے عرب وعجم جھوم کر
اعلیٰ حضرت کے ہو واقعی جانشیں ،میرے سر کار اختر رضا ازہری

علم وحکمت میں یکتا ،یگانہ، ہوئے ،نازش دہر، فخر زمانہ ہوئے
دور حاضر میں ہے ویسا کوئی ہے نہیں، میر سرکار اختر رضا ازہری

ازہری شان وشوکت عجب دیکھ کے ،مرحبا مرحبا جھوم کر بول اٹھے
نوشہِ کالپی آفریں آفریں، میرے سرکار اختر رضا ازہری

بے شک و شبہ تاج شریعت ہیں وہ، ناشر مسلک اعلیٰ حضرت ہیں وہ
فخر ازہر ہیں ازہر کہو بالیقیں، میرے سرکار اختر رضا ازہری

☆☆☆

قلم آج چلتا چلا جا رہا ہے

ازہرالقادری

میرے پیر ومرشد ہیں تاج الشریعہ ،جنھیں فخر ازہر کہا جا رہا ہے
بفیضان احمد رضا خان ان کا ،بہر سمت خطبہ پڑھا جا رہا ہے

حقیقت ہے کوئی کہانی نہیں ہے،کوئی دہر میں ان کا ثانی نہیں ہے
وہ ہیں نازش دہر فخر زمانہ ،یہ دعویٰ مدلل کیا جا رہا ہے

کرم مفتی اعظم ہند کا ہے،نوازش عطا فیض حامد رضا ہے
مفسر کے فیضان سے عظمتوں کا ،بہر سمت ڈنکا بجا جا رہا ہے

جہان رضا کے وفا دار ہیں وہ ،نبی کی محبت میں سرشار ہیں وہ
سر انجمن نام کا ان کے نعرہ ،سر شام ہی سے لگا جا رہا ہے

یہ ہے فیض شہزادۂ اعلیٰ حضرت،کرم ہے نوازش عطا ہے عنایت
اے ازہر عقیدت کے قرطاس پر جو ،قلم آج چلتا چلا جا رہا ہے

ایسے گئے کہ سب کو رلا کر چلے گئے

ازہر القادری

عشق نبی کی شمع جلاکر چلے گئے تاج الشریعہ حضرت اختر چلے گئے
علم و ہنر کا دریا بہاکر چلے گئے
تاج الشریعہ حضرت اختر چلے گئے

بے مثل وبے مثال،شریعت کا تاج تھے ملت کا پاسبان، طریقت کی لاج تھے
صدق وصفا کا جام پلاکر چلے گئے
تاج الشریعہ حضرت اختر چلے گئے

احمد رضا کی آنکھ کا تارا تھے بالیقیں ہم سنیوں کے دل کا سہارا تھے بالیقیں
حسن عمل کادرس بتاکر چلے گئے
تاج الشریعہ حضرت اختر چلے گئے

عالم، فقیہ، مفتی، مفکر تھے لاجواب ان کی حیات پاک مکمل تھی اک کتاب
عشق نبی کادرس پڑھاکر چلے گئے
تاج الشریعہ حضرت اخترچلے گئے

ان کے کرم کا باغ مہکتا ہے آج بھی ان کی عطاسے ذرہ چمکتا ہے آج بھی
''جامع رضا'' حسین بناکر چلے گئے
تاج الشریعہ حضرت اختر چلے گئے

سونا چمن ہے،اہل جہاں سوگ وار ہیں اہل سنن خدا کی قسم زارزار ہیں
ایسے گئے کہ سب کو رلاکر چلے گئے
تاج الشریعہ حضرت اختر چلے گئے

ازہرؔ خدا کے فضل سے ان کا غلام ہے اس واسطے جہاں میں بڑانیک نام ہے
قسمت کا اِس کو لطف عطاکر چلے گئے
تاج الشریعہ حضرت اختر چلے گئے

احمد رضا کی آنکھ کا تارا چلا گیا

نتیجۂ فکر:۔ مولانا محمد فیصل علیمی، دارالعلوم علیمیہ جمداشاہی بستی

نوری کا نور دل کا سہارا چلا گیا احمد رضا کی آنکھ کا تارا چلا گیا
فکر و نظر کے باغ کو پژمردہ چھوڑ کر افسوس آج پیر ہمارا چلا گیا
غم کے پہاڑ ٹوٹے ہیں اختر حسین پر جس کا تھا ان کے دل پہ اجارہ چلا گیا
تشنہ لبان علم کو پیاسا ہی چھوڑ کر شفقت کرم خلوص کا دھارا چلا گیا
مغرب کے وقت کہہ کے زمانے کو الوداع خلد بریں کا کرنے نظارہ چلا گیا
جس کی ضیا سے جہل کی ظلمت تھی منعدم محراب علم کا وہ منارہ چلا گیا
جس کے کمال فن کا زمانہ تھا معترف تاج الشریعہ سب کا وہ پیارا چلا گیا
جس کے سبب تھیں زینتیں بزم علوم کی اختر رضا وہ نورِ دل آرا چلا گیا
فیصلؔ نہیں میں تنہا یہ کہتے ہیں سارے لوگ چین وسکوں وہ لے کے ہمارا چلا گیا

افلاکِ علم کا وہ ستارہ چلا گیا

نتیجۂ فکر:۔ مولانا محمد شمس الدین شمس علیمی، دارالعلوم علیمیہ جمداشاہی بستی

عشق نبی کے بحر کا دھارا چلا گیا دنیائے سنیت کا سہارا چلا گیا
دل کو اداس کرگیا آنکھوں کو اشک بار افسوس آج پیر ہمارا چلا گیا
ملتی تھی جس سے مسند تدریس کو ضیا افلاک علم کا وہ ستارہ چلا گیا
عالم کی موت واقعی عالَم کی موت ہے دے کر یہ درس کرکے اشارہ چلا گیا
روشن تھیں جس سے بزم تخیل کی مسجدیں تنویر علم کا وہ منارہ چلا گیا
علم وعمل کا باغ خزاں سار ہوگیا بزم ادب سے انجمن آرا چلا گیا
بام عروج طے کیا بازار عشق میں جس کو کبھی لگا نہ خسارہ چلا گیا
جس کا ہر ایک قول تھا آئینۂ حدیث حقانیت کے برج کا تارا چلا گیا
جس کی تھی دید باعث تسکین دل فگار اے شمسؔ اب وہ روے دل آرا چلا گیا

☆☆☆

"KHAZAAINUL IRFAN" YEARLY (JANUARY 2019 TO DECEMBER 2019)=VOL:1 ISSUE No:1
PUBLISHED BY: "ALLAMA KAIFI ACADEMY" Tenwwan Grant Road, Raza Nagar, Matehna P.o. Khandsari Distt: SiddharthNagar(U.P.)India-272192 | Editor in Chif: Azharul Qadiri = 9559494786, 9451207213, 9450387786
Printed by: Mohammad Qasim Ashrafi, Proprietor MAKTABA QADRIA Itwa Bazar Distt Siddharth Nagar(U.P.)India-272192